تاریخ
اور
علم سیاست

F6995U

درجہ ششم

ଇତିହାସ ଓ ରାଜନୀତି ବିଜ୍ଞାନ
ଷଷ୍ଠ ଶ୍ରେଣୀ

اڈیشا اسکول تعلیمی پروگرام اتھاریٹی،
بھوبنیشور

محکمہ تعلیم اساتذہ اور صوبائی تحقیقی و تربیتی ادارہ برائے تعلیم،
اڈیشا، بھوبنیشور

ବିଦ୍ୟାଳୟ ଓ ଗଣଶିକ୍ଷା ବିଭାଗ, ଓଡ଼ିଶା ସରକାର

تاریخ اور علم سیاست
درجۂ ششم
(تجرباتی اشاعت)

مصنفین کرام

ڈاکٹر شمبھو پرساد سامنترائے

شری وشنو چرن پاتر

شری پرپھول کمار جینا

شری متی پدما شری مہانتی

مبصرین کرام

پروفیسر اشوک ناتھ پریڈا

ڈاکٹر درگا چرن جے سنگھ پائکرائے

ڈاکٹر جتندر ناتھ داش

پریتی لتا جینا (نظامت)

کوآرڈی نیٹر:

ڈاکٹر تلوتما سیناپتی

ڈاکٹر سبیتا ساہو

مترجمین:

ڈاکٹر نسیمہ بیگم

شیخ منور احمد

نظر ثانی کنندگان

ڈاکٹر نسیمہ بیگم

تصحیحِ زبان:

محمد ضیاء اللہ

سید غلام صمدانی

ناشر: محکمۂ اسکول و تعلیمِ عامہ، اڈیشا سرکار

سن اشاعت : 2010
2019

ترتیب : محکمۂ تعلیمِ اساتذہ اور صوبائی تحقیقی و تربیتی ادارہ برائے تعلیم، اڈیشا، بھوبنیشور
اور
ادارۂ نشر و اشاعت برائے کتبِ تعلیم و تدریس صوبۂ اڈیشا، بھوبنیشور

مکتبہ : درسی کتاب چھپائی و فروخت، بھوبنیشور

میں یہ سمجھتا ہوں کہ کتابی علم ہی اصل تعلیم نہیں ہے۔ سچا علم تو کردار سازی اور فرض سے آگاہی ہے۔ اُپنیشدوں کی شرح میں لکھا ہے کہ پہلا آشرم یعنی برہمچریہ آشرم، سنیاس آشرم کے برابر ہے۔ اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا ہے۔ تفریح اور دل لگی صرف ایک خاص عمر تک ہی اچھی لگتی ہے۔ بارہ برس کی عمر کے بعد تفریح اور دل لگی کا بہت ہی کم بلکہ نہیں کے برابر ہی موقع مجھے ملا ہے۔

دنیا میں تین باتیں اہم ہیں۔ ان کو حاصل کر کے تم دنیا کے کسی بھی کونے میں جاؤ گے تو اپنا گزارا کر سکو گے۔ اپنی روح کا اپنے آپ کا اور خدا کا سچا عرفان حاصل کرنا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تمہیں کتابی علم نہیں ملے گا وہ تو ملے گا ہی۔ کتابی علم تو اس لیے ہوتا ہے کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے اسے تم دوسروں کو دے سکو۔

mkgandhi

فہرست

تاریخ

باب	موضوع	صفحہ:
پہلا باب	تاریخ کے بارے میں تصوّر	1
دوسرا باب	سب سے پرانا معاشرہ	12
تیسرا باب	پہلا کسان اور جانور پالنے والا (گڈریا)	19
چوتھا باب	بھارت کا پہلا شہری نظام	25
پانچواں باب	زندگی کے گزر بسر کے مختلف طریقے	35
چھٹا باب	نیے نظریات کا آغاز	42
ساتواں باب	پارسی اور یونانی حملہ	52
آٹھواں باب	موریہ سلطنت کا عروج	57
نواں باب	بھارت 200 قبل مسیح سے 300ء کے درمیان	65
دسواں باب	بھارت 300 سے 800ء کے درمیان	76

علم سیاست:

باب	موضوع	صفحہ
پہلا باب	ہم اور ہمارا سماج	95
دوسرا باب	ملک	102
تیسرا باب	سرکار	109

پہلا باب

تاریخ کے بارے میں تصوّر

F6I57H

ملک یونان (گریس) میں ایک طاقتور راجہ تھا۔اس کا نام تھا سکندر اعظم۔ دنیا کے مختلف ملکوں کو فتح کرنے کے بعد اس نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ س زمانے میں بھارت کے شمال۔ مغربی حصے میں حکومت کرنے الے حکمرانوں میں سے دو مشہور حکمراں تھے جن کا نام تھا امبی اور پورو۔ سکندر اعظم کے خوف سے امبی نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ لیکن پورو بہادر تھا۔ اس نے سکندر اظم کے ساتھ جنگ کی۔ پورو جنگ ہار گیا اور قید کر لیا گیا۔ سکندر اعظم نے پورو سے پوچھا ''تم مجھ سے کس طرح کے برتاؤ کی امید رکھتے ہو؟'' پورو نے جواب دیا'' ایک راجا دوسرے راجہ سے جس طرح کے سلوک کی امید رکھتا ہے۔'' پورو کی دلیری پر سکندر اعظم خوش ہوا، انہیں آزاد کر دیا اور اس کا ملک اسے لوٹا دیا۔

کہانی سننے کے بعد لیپی نے سوال کیا'' دادا جی! آپ نے ان باتوں کی معلومات کہاں سے حاصل کی؟''

دادا جی نے جواب دیا، '' تاریخ سے''۔ اس کے بعد لیپی نے تاریخ کے بارے میں دادا جی سے مختلف سوالات کیے اور دادا جی نے ان کے جواب دیے۔ لیپی نے کیا کیا سوالات کیے اور دادا جی نے ان کا کیا جواب دیا، چلیے معلوم کرتے ہیں۔

تاریخ سے کیا مراد ہے؟:

فی الحال دنیا میں جتنے بھی انسان دکھائی دیتے ہیں وہ سب ایک ہی نسل کے ہیں۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ آج سے تقریباً پندرہ لاکھ سال قبل دنیا میں نسل انسانی کی شروعات ہوئی تھی۔ مگر اس سے پہلے انسان کی شکل وصورت اس طرح کی نہیں تھی۔ بن مانس (نر بانر) کی ارتقا پذیری سے انسان کی شروعات ہوئی تھی۔ اب سطح ارض پر اس طرح کے بن مانس نہیں ملتے۔ اسی نسل کے گبن اورانگ اوتان، انسان، گوریلا اور چمپانزی موجود ہیں۔ گوریلا کے جسم کی بناوٹ کی طرح انسان کے جسم کی بناوٹ ہے۔ علاوہ ازیں چمپانزی کے عقل کی ساتھ انسانی عقل کی مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔

(آپ کے علاقے میں پائے جانے والے بندروں کے بارے میں لکھیے۔)

انسانوں کی تہذیب وتمدن بے حد قدیم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ معاشرتی رسم ورواج اور اسلحہ کی ایجاد سے انسانی تہذیب وثقافت کا آغاز ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کاشتکاری، آگ کا انکشاف واستعمال، پہیے کا ایجاد، مختلف دھاتوں کا استعمال، گاؤں، شہر اور ملک کا تصور، حکومت کرنے کا طریقہ، اور دیگر انتظامات وغیرہ مختلف درجات سے گزرتے ہوئے انسانی تہذیب وتمدن آگے بڑھی ہے۔ انہیں سلسلے وارترقی کے مجموعے کو تاریخ کہتے ہیں۔ اسے ہم یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ انسان کے ماضی کی درجہ بدرجہ ترقی کی داستان کا نام ہے تاریخ۔

(آپ کے علاقے میں رائج رسم ورواج اوروں سے پوچھ کر لکھیے۔)

تاریخ کو انگریزی میں History کہتے ہیں۔ لفظ تاریخ یونانی لفظ ''ہسٹو'' (Histo) سے ماخوذ ہے۔ اس کا مطلب ہے ماضی کے بارے میں جاننا۔ دوسرے معنی میں '' تاریخ وہ حقیقی واقعات کا مجموعہ ہے جو ماضی میں بسنے والے انسانوں کی طریقۂ زندگی کے بارے میں وضاحت کرتا ہے۔''

تحصیلِ تاریخ کے فوائد کیا ہیں؟

☆ تاریخ کے مطالعہ سے ہم ماضی کے مختلف ادوار کے ترتیب وار تاریخی واقعات کو جان سکتے ہیں۔

☆ حال کو جاننے کے لیے ماضی کو جاننا ضروری ہے۔ ماضی کو جاننے سے ہم حال اور مستقبل کو صحیح طریقے سے تشکیل دے سکتے ہیں۔

☆ خوش حال اور چین وسکون کی زندگی گزارنے کے لیے انسان ماضی میں جو ذرائع اختیار کرتا تھا ان میں سے کئی اب بھی ہمارے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ماضی کے ان طریقوں کا انتخاب کر کے ان میں سے ضروری طریقوں کو اپنانے میں تاریخ کا مطالعہ ہماری مدد کرتا ہے۔

☆ ماضی کے مختلف رسم ورواج، ملک سازی، طریقۂ حکومت کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان میں سے جو ہمارے لیے ضروری ہے ہم اسے اپنا سکتے ہیں۔ اس کام کے لیے تاریخ کا مطالعہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

☆ ماضی کے بہت سارے فرسودہ رسم ورواج اور اوہام پرستی اب بھی ہمارے سماج میں رائج ہیں۔ وہ سب کب کیوں اور کیسے وجود میں آیے تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں معلومات حاصل ہوں گی اور آج کے زمانے میں جو باتیں قابل قبول نہیں ہیں انہیں ہم سمجھ پائیں گے۔ ان میں حسب ضروری تبدیلیاں لاکر موجودہ حالات کے موافق بنانے کی کوشش کریں گے۔ لہذا تاریخ کا مطالعہ ہمارے لیے نہایت ضروری ہے۔

تاریخ کے عناصر ترکیبی کیا ہیں؟

تاریخ کوئی خیالی کہانی نہیں ہے۔ پختہ ثبوت پر مبنی واقعات کا مجموعہ ہے۔ بہت سارے قدیم عناصر سے ہم تاریخ کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ ان عناصر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (i) آثارِ قدیمہ کے عناصر (ii) ادبی مواد۔ ان دونوں کی مدد سے تاریخ کو جاننا ممکن ہوتا ہے۔

آثارِ قدیمہ سے ملنے والی اشیا:

بھارت کی مختلف جگہوں میں زمین کی سطح کے نیچے اور اوپر قدیم زمانے کی بہت ساری تاریخی چیزیں اور کھنڈرات کے نشانات پائے گئے ہیں۔ وہ سب قدیم زمانے کے مختلف کارنامے اور واقعات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ان آثارِ قدیمہ کے عناصر کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جیسے: (i) نقش کندہ رسم الخط (ii) یادگار کارنامے اور فنونِ لطیفہ (آرٹ) (iii) مادّی باقیات (iv) سکّے

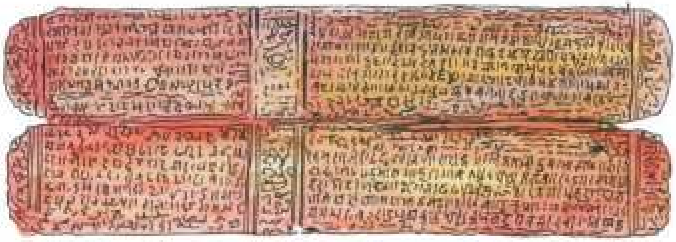

(۱) نقش کندہ تحریر:

ماضی کے مختلف واقعات کارنامے حکمرانی کے طریقے، ثقافتی نظام، رسم و رواج، چال چلن اور رہن سہن وغیرہ مٹی کے ٹائل، اینٹ، تانبے کا پتھر، جانوروں کے چمڑے، کپڑے، منار، مندروں کے دیوار، پتھر، پیڑ کے پتے، چھال اور تاڑ کے پتے پر لکھے جاتے تھے۔ وہ سب آج بھی موجود ہیں۔ اڈیشا کے بھوبنیشور کے قریب دھولی پہاڑ، گنجام کے جوگڑھ میں آج سے تقریباً 2200 سال پہلے کی پتھر پر لکھی تحریریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایران، عراق، مصر، چین، یونان اور ہمارے ملک کے مختلف مقامات پر ماضی کی تحریریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔

(۲) یادگار تعمیرات اور فنون لطیفہ:

ہمارے ملک میں بہت ساری تاریخی یادگاریں جیسے مندر، قلعہ، شاہی محل، منار، لاٹ اور مٹھ وغیرہ موجود ہیں۔ ان کی تعمیر کا زمانہ اور تعمیر کرنے والے کے متعلق ہم جان سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس وقت کے سماجی معاشرتی، ثقافتی۔مذہبی اور سائنسی خیالات کے بارے میں ہمیں بہت سارے مواد ملتے ہیں۔

تصویراودے گیری کا پہاڑی گپھا

آپ کے علاقے میں جو تاریخی مقامات اور یادگاریں ہیں ان کی ایک فہرست تیار کیجیے۔

(iii)مادّی باقیات:(Material Remains)

آثار قدیمہ کی کھدائی سے بہت سارے مٹی کے برتن، دھات کے برتن، ہتھیار، زیورات، اسلحہ اور مورتیاں ملتی ہیں۔ان کا مشاہدہ کرنے سے ماضی کے متعلق بہت ساری معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

(iv)سکّے(Currency):

تاریخ جاننے کے لیے قدیم سکّے خاص طور پر مدد کرتے ہیں۔یہ کس دور میں اور کس حکمران نے اسے رائج کیا تھا اور یہ کس کے زمانے میں رائج ہوئے تھے اس زمانے کی مالی وتجارتی حالات اور ملک کی وسعت کتنی تھی وغیرہ کے بارے میں تفصیلی جان کاری قدیم سکّے سے ملتی ہیں۔

قدیم سکّے

مختلف قسم کے سکّے اکٹھا کیجیے۔ان میں کیا کھدا ہوا ہے لکھیے۔

ادبی عناصر:

ماضی کے مختلف واقعات کو جاننے کے لیے قدیم ادب ہماری بہت مدد کرتا ہے۔اس ادبی عناصر کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔جیسے:(i) مذہبی ادب (ii) دنیاوی ادب (iii) غیر ملکی حوالجات

(i) مذہبی ادب:

جن کتابوں میں مذہب کے بارے میں تذکرہ ہوتا ہے انہیں مذہبی ادب کہتے ہیں۔ یہ ادب مختلف مذہبی باتوں پر مبنی ہے۔ وید، اپنیشد، پوران، مہابھارت اور رامایَن وغیرہ اس زمرے میں شامل ہیں۔ ان سے ماضی کے مذاہب، سماجی نظام اور سیاسی حالات کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

(ii) دنیاوی ادب:

مذہبی ادب کے علاوہ قدیم زمانے میں بہت ساری ادبی تخلیقات کی گئی تھیں۔ انہیں دنیاوی ادب سے موسوم کیا گیا ہے۔ ایسے ادب میں دھرم، سوتر (مذہبی صحیفے)، استوتی (قصیدہ) پانینی اور پتنجلی کے تصنیف شدہ قواعد، کوٹیلیہ کا ارتھ شاستر، کالی داس کی تصنیفات، وان بھٹ کا ہرش چریتم وغیرہ سے اس وقت کے سماج، رسم و رواج، طریقہ حکمرانی، معاشیات وغیرہ کے بارے میں بہت ساری معلومات ملتی ہیں۔

(iii) غیر ملکی سفرنامے:

زمانہ قدیم میں متعدد بیرونی سیاح ہندوستان کی سیاحت کے لیے آیے تھے۔ انہوں نے اس وقت کے سماجی حالات، مذہب، طریقہ حکمرانی اور اقتصادیات وغیرہ کے بارے میں بہت ساری باتیں اپنی سیاحت کی سرگزشت میں قلم بند کیا ہے۔ انہیں سرگزشتوں سے ہم تاریخ سے متعلق بہت سارے حقائق سے دوچار ہوتے ہیں۔ ان سیاحوں میں سے میگھا ستھنس، فاہیان، جوآنگ جانگ، البیرونی، ابن بطوطہ، وغیرہ خاص ہیں۔ ان میں سے چین کے سیاح جوآنگ جانگ اڈیشا بھی آیے تھے۔

وقت کی بنیاد پر تاریخ کی درجہ بندی کیسے کی جاتی ہے؟

وقت کی بنیاد پر تاریخ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسے:

(i) زمانہ قبل تاریخ (Pre Historic) (ii) ابتدائی تاریخ کا زمانہ۔ (iii) تاریخی زمانہ

(i) قبل تاریخ کا زمانہ:

قدیم زمانے میں لوگ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ اس لیے اس زمانے کے واقعات تحریری شکل میں نہیں ملتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت کے انسانوں کی زندگی گزارنے کے طریقے جاننے کے لیے آثارِ قدیمہ کی کھدائی اور کھوج پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ مختلف قسم کے مٹی کے برتن، زیورات ہتھیار، ڈھانچے وغیرہ انسانوں کی زندگی گزر بسر کرنے کے طریقوں کے بارے میں

معلومات اکھٹا کی جاتی ہیں۔ اس زمانے کے لوگ جس غار میں رہتے تھے اس پر مختلف قسم کے نقوش بناتے تھے۔ان سے ہم ان لوگوں کے بارے میں جان سکتے ہیں۔اس زمانے کو قبل تاریخ زمانہ کہا جاتا ہے۔

(ii) ابتدائی تاریخ کا زمانہ:

لکھنا سیکھ لینے کے بعد انسان متعدد واقعات کا تحریری طور پر اظہار کرنے لگا۔اس زمانے کو ابتدائی زمانہ تاریخ کہا جاتا ہے۔یہ تحریر مختصر ہیں اور انہیں پڑھنا ممکن نہیں ہے۔لہٰذا اس زمانے کے واقعات کو جاننے کے لیے تحریر کے ساتھ آثارِ قدیمہ کی کھدائی اور کھوج پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔اس زمانے میں دریائے سندھ کے کنارے ایک تہذیب وجود میں آئی تھی۔

(دنیا کے کن کن مقامات پر قدیم تہذیبیں وجود میں آئیں تھیں،معلومات حاصل کر کے ایک فہرست بنائیے۔)

(iii) تاریخی زمانہ:

تحریر میں ترقی ہونے کے بعد انسان متعدد واقعات کو پتھر کی دیواریں،ستون،تانبے کی تختی۔تاڑ کے پتے،مٹی کے برتن وغیرہ پر لکھ سکا۔ ان تحریروں سے اس زمانے کی سماجی،اقتصادی،معاشیاتی اور تہذیبی حالات کے بارے میں بہت ساری معلومات حاصل ہوتی ہیں۔اس زمانے کو تاریخی زمانہ کہتے ہیں۔مگر یہ تحریر بہت قدیم زمانے کی ہونے کی وجہ سے ان میں سے بہت برباد ہو چکی ہیں۔

بھارت کی جغرافیائی حالات کے ساتھ تاریخ کا کیا تعلق ہے؟

دنیا کے شمالی نصف قطر میں (Northern Hemisphere) بھارت واقع ہے۔(گلوب دیکھیے) یہ برِ اعظم ایشیا کے جنوبی ساحل کے لگ بھگ بیچ کے حصے میں قائم ہے۔ بھارت کے جنوبی علاقے کو سمندر نے تین طرف سے گھیر رکھا ہے۔اس لیے بھارت کو جزیرہ نما (Indian Peninsula) کہا جاتا ہے۔ اس لیے بھارت سے افریقہ،اسٹریلیا اور یوروپ کا فاصلہ تقریباً برابر ہے۔جن ملکوں میں قدیم تہذیب کی ترقی ہوئی تھی وہ ممالک یا تو بھارت کی سرحد سے متصل ہیں یا نسبتاً کم فاصلے پر واقع ہیں۔ان ممالک میں بھارت کی شمالی مشرقی سرحد پر چین،مغرب میں ایران واقع ہے۔عراق،اسرائیل،مصر اور یونان وغیرہ ممالک ہمارے ملک سے تھوڑے فاصلے پر واقع ہیں۔

ہندوستان کی قدرتی تقسیم:

مختلف قدرتی ترتیب کے مطابق بھارت کو چھ خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔وہ ہیں ہمالیہ کا پہاڑی علاقہ،شمالی میدانی علاقہ،مرکزی سطح مرتفع والا علاقہ،ساحلی ہموار میدانی علاقہ اور سمندری مجموعۂ جزائر۔ان میں سے مرکزی سطح مرتفع والا علاقہ اور مغربی ریگستان بالترتیب سب سے بڑا اور سب سے چھوٹا قدرتی علاقہ ہے۔

بھارت کا جغرافیائی نقشہ

قدرتی خصوصیات:

بھارت کی تاریخ پر اس کی قدرتی تقسیم نے بڑی حد تک اثر ڈالا ہے۔ بھارت میں چار اہم قدرتی خطے ہیں۔ جیسے (i) پہاڑ (ii) دریا کی ترائی والا خطہ (iii) جنگلات (iv) ساحلی ہموار میدانی خطہ

(i) پہاڑی خطہ:

بھارت کے شمالی سرحد پر واقع ہمالیہ کے بلند پہاڑی سلسلے اسے وسط ایشیا سے الگ کرتے ہیں۔ ہمالیہ پہاڑی سلسلے کے دامنی خطے اور اس کی وادیوں کی مٹی زرخیز اور آبی وسائل سے بھرپور ہے۔ انہیں سہولیات کی وجہ سے یہ خطہ کاشتکاری کے لیے موزوں اور گنجان آبادی والا ہے۔

عظیم ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے کو عبور کر کے شمال کی جانب سے بھارت میں داخل ہونا دشوار ہے۔ مگر شمالی مغربی رخ پر واقع پہاڑی علاقوں میں کچھ تنگ پہاڑی درّے ہیں۔ انہیں درّوں کے راستے مختلف اوقات میں حملہ ور تاجر اور سیاح بھارت آیے ہیں۔ ان کی آمد سے ان کے رہن سہن فلسفہ، زبان اور ادب وغیرہ ہماری تہذیب وتمدن پر اثر انداز ہویے۔

جنوبی بھارت سطح مرتفع کے مشرق میں پوربی گھاٹ پہاڑی سلسلہ اور مغرب میں مغربی گھاٹ پہاڑی سلسہ واقع ہے۔ مغربی گھاٹ پہاڑی سلسلہ بھارت کے وسطی حصے سے جنوبی حصے تک پھیلا ہوا ہے۔ مغربی گھاٹ پہاڑی خطے میں بارش کی افراط ہونے کی وجہ سے گھنے جنگل سے بھرپور ہے۔ علاوہ ازیں جنوبی بھارت کے اکثر علاقے پہاڑی ہیں اور مٹی بنجر ہے، مگر معدنیاتی وسائل سے بھرپور ہیں۔

(آپ کے گاؤں / شہر کے اطراف کو جن چیزوں نے گھیر رکھا ہے انہیں بیان کیجیے۔)

(ii) دریائی ترائی کا مجموعہ:

ہمارے ملک میں ہمالیہ پہاڑی خطہ اور جنوبی بھارت کے سطح مرتفع کے درمیان ایک وسیع ہموار میدانی خطہ مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ دریائے سندھ، گنگا اور برھم پتر جیسے ہمیشہ رواں ندیوں کی پٹومٹی (Silt) کے ذریعہ یہ ہموار علاقہ وجود میں آیا ہے۔ اس خطے کی مٹی زرخیز اور وافر پانی ملنے کی وجہ سے یہاں مختلف قسم کے اناج اگایے جاتے ہیں۔ اس لیے اس خطے میں کثیر تعداد میں لوگ آباد ہیں۔ انہیں وجوہات سے ندی کے کنارے قدیم تہذیبیں وجود میں آئیں تھیں۔

(iii) جنگل:

بھارت کے ہمالیہ پہاڑی علاقے کا دامن اور مغربی گھاٹ پہاڑی سلسلہ کے مغرب کی جانب وافر بارش کی وجہ سے ان علاقوں میں گھنے جنگل دکھائی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں جنوبی بھارت کے اکثر علاقے، مشرق اور شمالی۔ مشرقی بھارت کے کچھ علاقوں میں جنگل دکھائی دیتے ہیں۔ جنگل میں پیدا ہونے والی چیزوں پر منحصر کر کے یہاں کے لوگ اپنا گزر بسر کرتے ہیں۔ جنگل کی پرسکون اور دل فریب فضا تہذیب خصوصاً مذہب، فلسفہ اور ادب کی ترقی میں مددگار ثابت ہوئی تھی۔

(iv) ساحلی میدانی خطہ:

ہمارے ملک کے مغرب کی طرف بحیرۂ عرب اور مشرق کی طرف بنگال کی کھاڑی کے ساحل پر ہموار علاقہ دکھائی دیتا ہے۔ مغربی ساحل کے ہموار علاقے مشرقی ساحل کا ہموار علاقہ زیادہ کشادہ ہے۔ مغربی ساحل کا ہموار خطہ گجرات سے کیرلا تک اور مشرقی ساحل کا ہموار خطہ اڈیشا سے تامل ناڈو تک پھیلا ہوا ہے۔ سابرمتی، ماہی، نرمدہ، تاپتی، وغیرہ ندیوں کی پٹومٹی کے ذریعہ مغربی ساحل کے ہموار علاقے کی تشکیل ہوئی ہے اور مہاندی، کرشنا، کاویری، گوداوری وغیرہ ندیوں کی پٹومٹی کے ذریعہ مشرقی ساحل کا ہموار خطہ تیار ہوا ہے۔ ساحلی علاقے کی ہموار زمین بہت ہی زرخیز اور زراعت کے لیے بے حد کارآمد ہے۔ اس لیے اس علاقے میں گھنی آبادی پائی جاتی ہے۔ ساحلی خطے کے ہموار علاقے میں واقع ندی کے دہانے پر متعدد بندرگاہ وجود میں آنے کے سبب سے سمندری تجارت میں اضافہ ہوا تھا۔ ان علاقوں میں بہت سارے تاریخی شہر آباد ہیں۔

(بھارت کے مشرقی اور مغربی ساحلی ہموار علاقے میں جو شہر آباد ہیں نقشہ دیکھ کر ان کی فہرست تیار کیجیے۔)

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) ''انسان کے ماضی کی خاموش واقعات کی ترتیب وارارتقا کا نام ہی تاریخ ہے۔ ایسا کیوں کہا گیا ہے؟ لکھیے۔

(ii) تاریخ کا مطالعہ کیوں کرنا چاہیے؟

(iii) تاریخ کو جاننے کے مختلف عناصر کیا ہیں؟

(iv) وقت کی بنیاد پر تاریخ کو کتنے حصے میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(v) بھارت کی جغرافیائی حالات اس کی تاریخ کو کیسے متاثر کرتی ہے؟

(vi) بھارت کی کن دو قدرتی خصوصیات نے خاص طور سے اس کی تاریخ پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے؟ وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

2۔ نیچے دیے گیے ہر ایک سوال کا جواب 30 الفاظ میں لکھیے۔

(i) قدرتی بناوٹ کے لحاظ سے بھارت کو جن مختلف خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے ان کے نام لکھیے۔

(ii) تنگ پہاڑی درّے کے راستے سے کون بھارت آیے تھے اور انہوں نے ہماری تہذیب وتمدن کے کن کن شعبوں پر اثر ڈالا؟

(iii) مغربی گھاٹ کا پہاڑی سلسلہ کہاں سے کہاں تک پھیلا ہوا ہے اور کس وجہ سے یہ گنجان جنگل سے بھر پور ہے؟

(iv) ہموار علاقہ کیسے بنا، اور کس وجہ سے یہاں مختلف قسم کے اناج کی پیداوار کی جاتی ہے؟

(v) بحری تجارت میں کس طرح ترقی ہوئی؟

(vi) کن وجوہات کی بنا پر ندی کے کناروں میں قدیم تہذیبیں وجود میں آئیں تھیں؟

(vii) کس علاقے میں گھنی گنجان آبادی پائی جاتی ہے اور کیوں؟

3۔ نیچے دیے گیے ہر ایک سوال کا جواب ایک سطر میں لکھیے۔

(i) کس جگہ پر بہت سارے بندرگاہ وجود میں آیے تھے؟

(ii) جنگل کی پرسکون اور دلکش فضا کن کن شعبوں کی ارتقا میں مددگار ثابت ہوئی؟

(iii) ہمارے ملک میں کس جگہ ہموار علاقے پایے جاتے ہیں؟

(iv) کون سا ہموار علاقہ زیادہ کشادہ ہے؟

(v) مغربی ساحل کی ہموار زمین کسے کہا جاتا ہے؟

(vi) مشرقی ساحل کی ہموار زمین کسے کہا جاتا ہے؟

4۔ قوسین میں سے مناسب الفاظ/اعداد چن کر خالی جگہ کو پر کیجیے۔

(i) آج سے تقریباً..................لاکھ سال قبل دنیا کی سطح پر انسانوں کی شروعات ہونے کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

(12,13,14,15)

(ii) قدیم زمانے میں.................. کے پتے پر لکھا جاتا تھا۔

(برگد کا پتہ، تاڑ، کٹھل، سال)

(iii) وقت کے مطابق تاریخ کو..................حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(2,3,4,5)

(iv) بھارت کا..................سب سے بڑا قدرتی علاقہ ہے۔

(ہمالیہ پہاڑی خطہ، شمالی ہموار خطہ، مغربی ریگستانی خطہ، وسطی سطح، مرتفع والا خطہ)

5۔ خط کشیدہ عبارت / عبارات میں ترمیم کیے بغیر غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔

(i) چمپانزی کی ارتقاپذیری سے انسانوں کی شروعات ہوئی ہے۔

(ii) لفظ تاریخ لاطینی لفظ ہسٹو سے آیا ہے۔

(iii) بھوبنیشور کے قریب رتن گیری کے پاس بائیس سو سال کے قبل پتھر پر لکھی گئی تحریک دستیاب ہوئی ہیں۔

(iv) وان بھٹ ایک غیر ملکی سیاح ہیں۔

(v) ہمارے ملک کے مشرقی حصے میں عرب ساگر واقع ہے۔

6۔ نیچے دیے گیے جوابات میں سے جو جواب صحیح ہے اس پر صحیح کا ( ) نشان لگائیں۔

(i) نر بانر یا بن مانس کے ہم نسل ہیں۔

☆ باگھ ☆ گودھی ☆ اونٹ ☆ اورانگ اوٹان

(ii) انسانی عقل سے مشابہت رکھنے والا جانور ہے۔

☆ گوریلا ☆ لال بندر ☆ چمپانزی ☆ گبن

(iii) ہرش چریتم کی تصنیف کی تھی۔

☆ کوٹیلیہ ☆ پانینی ☆ پاتنجلی ☆ وان بھٹ

(iv) آثار قدیمہ کے عناصر کی ایک مثال ہے...

☆ اُپنیشد ☆ وید ☆ مٹی کا برتن ☆ مہابھارت

(v) ملک ایران بھارت کے کس سمت میں واقع ہے؟

☆ مشرق ☆ مغرب ☆ شمال ☆ جنوب

آپ کے لیے کام:

مختلف قدیم شہر / مندروں کی تصاویر اکٹھا کیجیے اور ان کی شہرت کے اسباب لکھیے۔

☆☆☆

دوسرا باب

سب سے پرانا معاشرہ

F6S195

ایک استاد اپنے اسکول کے کچھ طلبا کو ساتھ لے کر ایک عجائب گھر (میوزیم) گیا تھا۔ عجائب گھر کے مختلف کمروں کو دیکھنے کے دوران لڑکوں نے دیکھا کہ ایک کمرے میں بہت سارے پتھر الگ الگ شیشے کے بکس میں حفاظت کے ساتھ رکھے گیے ہیں۔ یہ دیکھ کر وکاش نے اپنے استاد سے پوچھا "جناب! ان معمولی پتھروں کو اس طرح احتیاط سے رکھنے کا سبب کیا ہے؟" یہ سن کر استاد نے کہا:

"آج سے تقریباً پندرہ لاکھ سال قبل بن مانس یا نر بازشکل کے قدیم انسانوں سے قدیم باشندوں کی ابتدا ہوئی تھی۔ ان کی عقل کا دائرہ صرف تلاش معاش اور اپنی تحفظ تک محدود تھا۔ بھوک سے بچنے کے لیے جانوروں کا شکار کر کے ان کے کچے گوشت کو کھایا کرتے تھے۔ ایک جگہ پر شکار یا پھلوں کے کم ہو جانے پر دوسری جگہ کوچ کر جاتے۔ کپڑے کا استعمال انہیں معلوم نہیں تھا۔ اس لیے برہنہ گھومتے تھے۔ بات کرنا نہیں جانتے تھے۔ مختلف اشاروں سے اپنے دل کی بات کو ظاہر کرتے تھے۔ اس طرح کی خانہ بدوش زندگی گزارنا ان کے لیے دشوار اور پر خطر تھا۔"

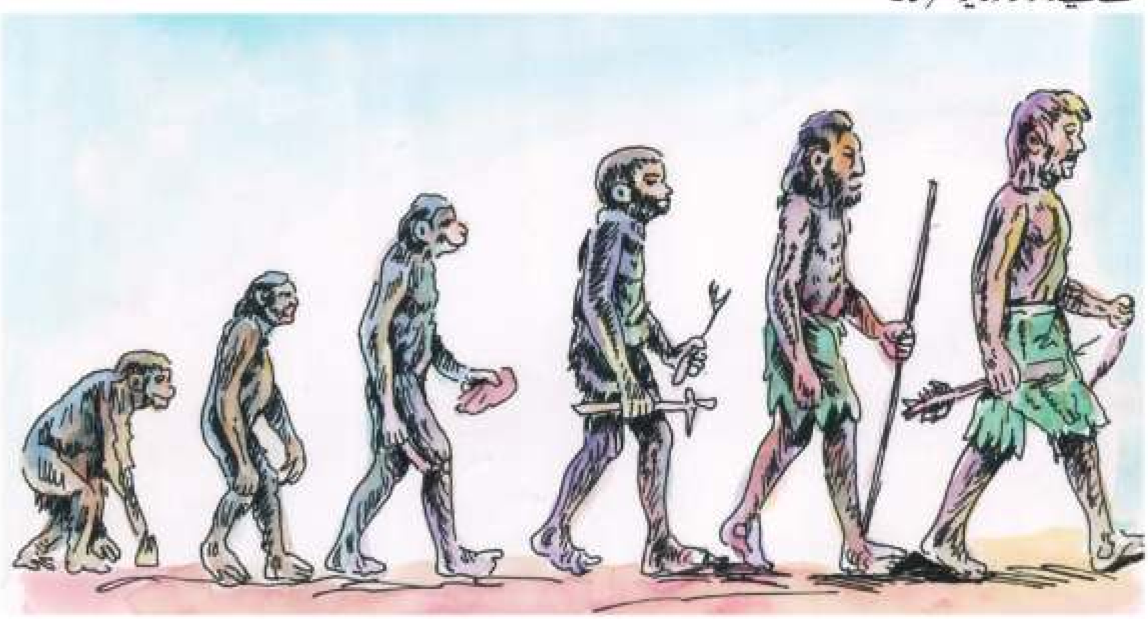

انسانی ارتقا

(بن مانس اور موجودہ انسانوں کے درمیان آپ جو فرق محسوس کر رہے ہیں، لکھیے۔)

اپنی زندگی کے تحفظ کے لیے اس نے پتھر کا استعمال کیا بہت دنوں تک پتھر ہی اس کے روزمرّہ استعمال میں آنے والی شے تھی یہ تھا اس کا سب سے خاص ہتھیار۔ اس لیے اس زمانے کو "پتھر کا زمانہ" کہا جاتا ہے۔ پتھر سے ہتھیار کے استعمال کی بنیاد پر اس زمانے کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جیسے: (i) پرانے پتھر کا زمانہ (ii) نیے پتھے کا زمانہ

(i) پرانے پتھر کا زمانہ:

پرانے پتھر کے زمانے میں انسان نے خوراک فراہمی اور اپنے تحفظ کے لیے پتھر کو ہی واحد ذریعہ کے طور پر اپنایا تھا۔ اس کے استعمال میں آنے والے پتھر ہموار اور خوبصورت نہیں تھے۔ اس لیے اس زمانے کو پرانے پتھر کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اپنے لیے خوراک فراہم کرنے اور خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنے کے لیے اس زمانے کے آدمی کو چند باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ (۱) جس جگہ وہ کچھ دن ٹھہرتا تھا اس جگہ پر شکار اور پھلوں کی کمی ہو جاتی تو دوسری جگہ منتقل ہو جاتا۔ (۲) موسم کے مطابق متعدد پیڑوں میں مختلف قسم کے پھل اور پھول آتے نہیں۔ اس لیے موسم کی تبدیلی کے ساتھ وہ لوگ جگہ بدل رہے تھے۔ (۳) وافر پانی اور چراگاہ کی سبب ندی کا کنارہ چرند اور پرندوں کے لیے رہائش گاہ بن جاتا ہے۔ اس لیے جانور کے شکار کے لیے وہ لوگ ایک ندی کے کنارے سے دوسری ندی کے کنارے جایا کرتے تھے۔

(قدیم آدمی کس لیے پتھر سے بنے ہتھیار استعمال کرتے تھے، سوچ کر لکھیے۔)

ہتھیار:

پنجاب کے سون ندی، اتر پردیش کے بلاندی کی وادی اور جنوبی سطح مرتفع کے کچھ مقامات سے اس زمانے میں استعمال ہونے والے پتھر سے بنی کلہاڑی، کدال اور برچھے وغیرہ دستیاب ہویے ہیں۔ ان ہتھیاروں کو شاید وہ لوگ کھودنے، کاٹنے، کوٹنے اور شکار کرنے کے کام میں استعمال کررہے تھے۔ حالانکہ ان کے ہتھیار بہت خوبصورت اور ہموار نہیں تھے مگر ان ہتھیاروں سے وہ لوگ آسانی سے جانوروں کا شکار کر لیتے تھے۔ درختوں سے چھال اتار سکتے تھے۔ بعد میں انہیں ایک سخت پتھر کی جانکاری حاصل ہوئی۔ اسی پتھر کو پیٹنے، کوٹنے اور گھسنے وغیرہ کام میں لگایا۔ سخت پتھر سے بنا ہوا اس زمانے کا ایک ہتھوڑا چینئی کے پاس سے دستیاب ہوا ہے۔

لباس اور رہائشی مکان:

پرانے پتھر کے زمانے میں انسان کھانا مہیا کرتا تھا اور خوراک کی فراہمی کے لیے فطرت پر منحصر کرتا تھا۔

بھوک لگنے پر کھاتا تھا۔ سردی اور دھوپ سے بچنے کے لیے بدن کو ڈھنک نہیں پاتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس نے جانوروں کے چمڑے اور درختوں کی چھال کو لباس کے طور پر استعمال کرنا سیکھا۔ جانوروں کے حملے سے خود کو بچانے کی غرض سے پہاڑوں کے قدرتی غار اور درختوں کی کھوہ میں پناہ لیتا تھا۔

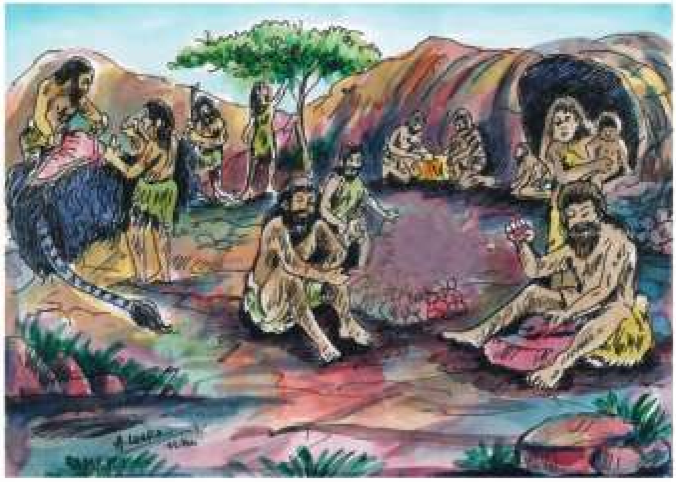

آگ کا استعمال:

اس دور کے انسانوں نے پہلی بار دیکھا کہ پتھر رگڑ کھاتا ہے تو اس سے آگ نکلتی ہے۔ وہی آگ پیڑ پتے اور شاخوں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ اس نظارے کو دیکھا۔ لہٰذا اس فن کو اپنا کر جلانے کے لیے اس نے آگ نکالنا شروع کیا۔ آگ کے استعمال اس کی زندگی بسر کرنے کے طریقے میں تبدیلیاں لائیں۔

☆ اولاً آگ کے ذریعہ اپنے بدن کو سردی سے محفوظ کر سکا۔

☆ جلتے ہوئے شعلے کی مدد سے خود کو وحشی جانوروں کے حملے سے بچا سکا۔

☆ آگ میں جانوروں کے گوشت کو بھون کر کھایا۔

☆ کچے گوشت سے بھنے ہوئے گوشت کا ذائقہ زیادہ اچھا ہے، یہ بات وہ جان سکا۔

دکن کے کچھ گپھاؤں میں جمی ہوئی راکھ سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس زمانے کے آدمی کو آگ کا استعمال معلوم تھا۔

فنِ مصوّری:

اس زمانے کے آدمی جو فنِ مصوّری کا استعمال کرتے تھے مختلف گپھاؤں سے اس کا سراغ ملا ہے۔ فرانس، اسپین، اٹلی اور جرمنی کے مختلف غاروں اور پہاڑوں پر الگ الگ قسم کے چرند پرند، بلگا ہرن کے شکار، دوڑتے ہوئے جنگلی بھینسے وغیرہ کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اڈیشا کے گوڑ ہانڈی، وکرم کھول، مانک مُڈا، یوگی مٹھ وغیرہ پہاڑوں پر ایسی مصوّری دیکھی جا سکتی ہے۔

ہمارے ملک کے کچھ علاقوں میں قبائلی طبقے اب بھی شکار کر کے اور پھل پتے وغیرہ اکٹھے کر کے بنجاروں کی زندگی گزارتے ہیں۔ کیرالا کے باشندے پانڈارام، اڈیشا کے ضلع کوراپوٹ کے بونڈا ذات کے قبائلی اسی قدیم تہذیب کے ساتھ اب بھی جی رہے ہیں۔

(ii) نیے پتھر کا زمانہ:

ہزاروں سال تک خانہ بدوش زندگی گزارنے کے بعد آدمی نے کسی ایک جگہ مستقل زندگی گزارنا شروع کی۔ اچانک ایک دن اس نے مشاہدہ کیا کہ زمین میں دب کر بیج پانی پا کر پودے اور پیڑ کی شکل لے رہا ہے۔ یہیں سے زراعت کا آغاز ہوا۔ خوراک فراہم کرنے کے لیے اسے دردر کی ٹھوکریں کھانی نہیں پڑیں۔ رفتہ رفتہ وہ ندی کے کنارے جھونپڑی بنا کر مستقل طور پر رہنے لگا۔ آگے چل کر گیہوں ،جوار، دھان اور سبزیوں کی کاشت کرنی سیکھ لی۔

مویشیوں کی پرورش:

کاشت کاری میں مدد کرنے کے لیے اس زمانے کے آدمی نے موشییوں کو پالنا شروع کیا۔ شکار میں مدد کرنے کے لیے کتا پالا۔ بعد میں گائے ، بھیڑ، بکری وغیرہ جانوروں کو پالا۔ سامان لے جانے کے لیے گھوڑے اور گدھوں کو کام میں لگایا۔ ندی کے کنارے زیادہ پانی اور زرخیز زمین ہونے کے باعث اسے فصل اگانے میں آسانی ہوئی، مویشی پالنے سے اسے بہت سارے فائدے حاصل ہوئے۔

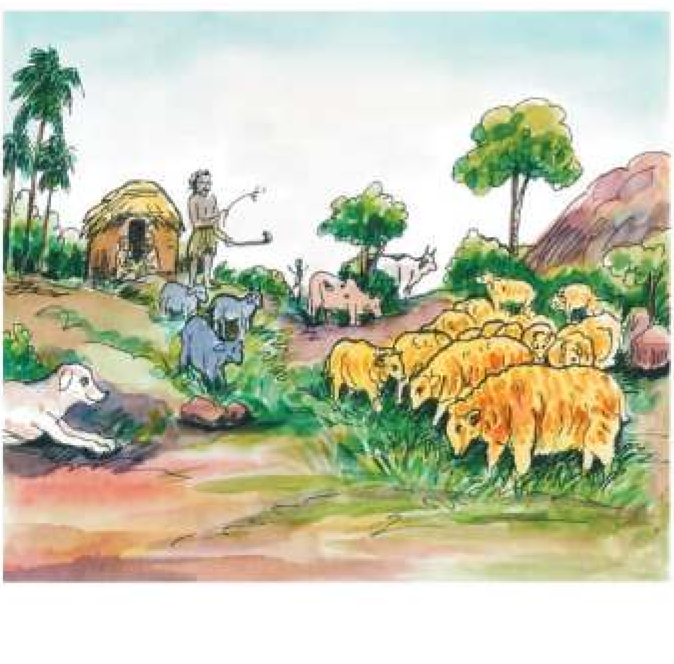

☆ جانوروں سے ملنے والے دودھ اور گوشت کو خوراک کے طور پر اس نے استعمال کیا۔

☆ پوشاک بنانے کے لیے جانوروں کا چمڑا اور بھیڑ کے بال کا استعمال کیا۔

☆ گدھے، گھوڑے اور بیلوں کو نقل وحمل کے لیے استعمال کیا۔

☆ جانوروں کے گوبر / لید کو اپنے کھیتوں میں کھاد کے طور پر استعمال کیا۔

پہیے کا استعمال:

پہیے کے استعمال سے نیے پتھر کے زمانے کے لوگوں کی زندگی میں ایک بہت بڑی تبدیلی آئی۔ اس کے ذریعے وہ لوگ مختلف قسم کے مٹی کے برتن بنا سکے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سہولت سے اور جلد نقل وحمل کے لیے پہیے کا استعمال کیا۔ آگے چل کے یہی پہیا انہیں کرگھا (loom) تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ سوت کات سکے اور کپڑے بن سکے۔

(موجودہ زمانے میں ہم پہیے کو کس کس کام میں استعمال کرتے ہیں اس کی ایک فہرست تیار کیجیے۔)

مٹی کے برتن:

بھارت کے کچھ علاقے سے اس زمانے کے لوگوں کے استعمال میں آنے والی مختلف قسم کے مٹی کے برتنوں کا سراغ ملا ہے۔ یہ سب وہ خود بناتے تھے اور روزمرہ کی زندگی میں استعمال میں لاتے تھے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ ان برتنوں کو وہ لوگ کھانا بنانے اور کھانے کی چیزوں کو محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

ہتھیار:

نیے پتھر کے زمانے کے لوگ جو ہتھیار استعمال کرتے تھے بنسبت پرانے پتھر کے زمانے کے ہتھیاروں سے زیادہ بہتر، خوبصورت دھاردار، ہموار اور چکنے ہوتے تھے۔ اس لیے اس زمانے کو نیے پتھر کے زمانے کے نام سے موسوم کیا گیا۔ شکار کے علاوہ دوسرے کاموں میں بھی ہتھیاروں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ پتھر اور ہڈی سے تیار شدہ ہتھیار جس میں لکڑی کے دستے لگے ہوتے تھے، بانس کے کمان اور بانس کی کھپّچی کا ڈور استعمال کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ ہڈی سے بنی سوئی کا استعمال کرتے تھے۔ چمڑے کے لباس سینے میں اسے استعمال کیا جاتا تھا۔ اڈیشا کے میوربھنج ضلع کے کوچئی، کولی انا، بیٔ دی پور وغیرہ کچھ جگہوں سے نیے پتھر کے زمانے کے ہتھیار دستیاب ہوئے ہیں۔

(ہتھیار کو چکنا اور دھاردار بنانے کے لیے اس زمانے کے لوگوں نے پتھر کے ساتھ کیا کیا؟ لکھیے۔)

مذہبی عقائد:

نیے پتھر کے زمانے کے لوگ فطرت کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اس لیے فطرت کی مختلف شکل وصورت جیسا کہ ندی، پہاڑ، سورج اور درخت وغیرہ کو پوجتے تھے۔ وہ لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پانے پر عقیدہ رکھتے تھے۔ کوئی اگر مر جاتا تو اس کے ساتھ اس کے استعمال میں آنے والی چیزیں خوراک اور ہتھیار کو بھی دفنا دیتے تھے۔

وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اس زمانے کے آدمی نے اجتماعی زندگی گزارنے کی کوشش کی۔ فرصت کے اوقات میں خود کو مختلف قسم کے کاموں میں مصروف رکھا۔ اپنے اپنے گروہ میں سے کسی ایک کو سردار منتخب کرتے اور اس کے حکم کے مطابق چلتے۔ اسی طرح وقت کے تقاضوں اور حالات کا سامنا کرتے ہوئے انسان نے تہذیب کی دہلیز پر قدم رکھا۔

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے:

(i) پرانے پتھر کے زمانے کے لوگوں کی طریقۂ زندگی کیسی تھی؟

(ii) آگ کا استعمال سیکھنے کے بعد پرانے پتھر کے زمانے کے لوگ اس سے کس طرح فائدہ اٹھایے؟

(iii) پرانے پتھر کے زمانے کے لوگ ہتھیار کس کس کام میں استعمال کرتے تھے؟

(iv) نیے پتھر کے زمانے کے ہتھیاروں اور پرانے پتھر کے زمانے کے ہتھیاروں کے درمیان موجود فرق کو بیان کیجیے؟

(v) قدیم آدمی کن جانوروں کو پالتا تھا اور ان جانوروں سے کیا فائدہ حاصل کرتا تھا؟

(vi) انسان نے پہلے ندی کے کنارے رہنا کیوں پسند کیا؟

2۔ نیچے دیے گیے ہر سوال کا جواب 30 الفاظ میں لکھیے۔

(i) نیے پتھر کے زمانے کے لوگوں نے کھیتی باڑی کس طرح شروع کی؟ اور کس چیز کی کھیتی کرتے تھے؟

(ii) پرانے پتھر کے زمانے اور نیے پتھر کے زمانے کے لوگوں میں کیا فرق تھا؟

(iii) پرانے پتھر کے زمانے کے لوگ کس وجہ سے ایک ندی کے کنارے سے دوسری ندی کے کنارے چلے جاتے تھے؟

(iv) پہیے کا استعمال کر کے نیے پتھر کے زمانے کے لوگوں نے کیا کیا کام کیے؟

(v) ہم کیسے جانیں گے کہ نیے پتھر کے زمانے کے لوگ فطرت کی عبادت کرتے تھے؟

3۔ نیچے دیے گیے ہر سوال کا جواب ایک ایک سطر میں لکھیے۔

(i) قدیم آدمی اپنی رہائش گاہ کیوں بدلتا تھا؟

(ii) بھوک کی قہر سے بچنے کے لیے قدیم آدمی کیا کرتا تھا؟

(iii) موسم کی تبدیلی کے ساتھ قدیم انسان کیوں جگہ بدل دیتا تھا؟

(iv) اپنے تحفظ کے لیے پرانے پتھر کے زمانے کے لوگ کن چیزوں کا ستعمال کیا کرتے تھے؟

(v) بھارت کے کن کن علاقوں سے پتھر کے زمانے کے ہتھیار ملے ہیں؟

(vi) سخت پتھر کے ملنے پر قدیم انسان نے اسے کس کام میں لگایا؟

(vii) کن کن چیزوں کو قدیم آدمی لباس کی طرح استعمال کرتا تھا؟

(viii) اڈیشا کے کن کن علاقوں میں قدیم آدمی کے استعمال میں آنے والی مصوری کا سراغ ملا ہے؟

(ix) اڈیشا کے کن کن جگہوں سے نیے پتھر کے زمانے کے ہتھیار دستیاب ہوئے ہیں؟

(x) جانوروں کے حملے سے بچنے کے لیے قدیم آدمی کہاں پناہ لیتا تھا؟

4۔ قوسین میں سے مناسب الفاظ چن کر خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

(i) پرانے پتھر کے زمانے کے لوگوں کی مصوری کا سراغ........................سے ملا ہے۔

(پتھر، غار، پہاڑ، جھونپڑی)

(ii) فی الحال کیرالا کے ....لوگ خانہ بدوشی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

(پانڈارام، بونڈا، پرجا، جوآنگ)

(iii) نیے پتھر کے زمانے کے لوگ مال کے نقل و حمل کے لیے........................کا استعمال کرتے تھے۔

(بھینس، گھوڑا، ہاتھی، ہرن)

(iv) پتھر کے زمانے کے آدمی کو پہیے کا استعمال........................کام میں مدد کرتا تھا۔

(زراعت، شکار، نقل و حمل، مکان کی تعمیر)

(v) آدمی نے پہلے........................جگہ پر مستقل رہنا سیکھا۔

(پہاڑی علاقے، ندی کنارے، جنگل، برف پوش علاقہ)

5۔ کالم 'الف' میں دیے گیے الفاظ کے ساتھ کالم 'ب' کے الفاظ کو چن کر جوڑیے۔

'الف'	'ب'
غار	لباس
کتا	کھاد
جانوروں کا چمڑا	مکان کی تعمیر
گوبر	شکار
پہیہ	نقل و حمل
	پناہ

آپ کے لیے کام:

موجودہ زمانے میں ہم پہیے کا کیا کیا استعمال کرتے ہیں اس کی ایک فہرست بنایئے۔

F71WAS

تیسرا باب

پہلا کسان اور جانور پالنے والا (گڈریا)

ایک دفعہ آلوک اپنے باپ کے ساتھ ٹرین سے سفر کر رہا تھا۔ سفر کے دوران اس نے دیکھا بہت سی گائے، بکری، بھیڑیں چر رہی ہیں اور کچھ لوگ ان کی پاسبانی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ درمیان درمیان مین اس نے کاشت کی زمین بھی دیکھی۔ اس بارے میں جاننے کی عرض سے اس نے اپنے باپ سے کچھ سوالات پوچھے۔ جواب میں باپ نے جو کچھ کہا چلیے معلوم کرتے ہیں۔

آج سے تقریباً 10,000 سال قبل اسرائیل کے جریکو نام کی ایک جگہ پر لوگوں کی کاشتکاری شروع کرنے کا ثبوت ملا ہے۔ تقریباً 12,000 سال قبل دنیا کی آب و ہوا میں ایک بہت بڑی تبدیلی آئی تھی۔ آب و ہوا کی تبدیلی کے ساتھ انسان نے اپنے اطراف کے حالات کے بارے میں مزید جان کاری حاصل کی۔ یہ سب نیے پتھر کے زمانے کی باتیں ہیں۔ لوگ خانہ بدوش زندگی چھوڑ کر ایک جگہ پر مستقل طور پر رہنے لگے۔

کاشتکاری کیسے شروع ہوئی اس بارے میں صحیح طور پر کچھ نہیں معلوم۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ پھل سے بیج کا زمین پر گرنا اور پیڑ کی شکل میں تبدیل ہونا دیکھنے کے بعد شاید آدمی نے کاشتکاری شروع کی ہوگی۔ کاشتکاری کی وجہ سے لوگوں نے مختلف قسم کے اناج اگائے تھے۔ سب سے پہلے گیہوں اور جو کی کھیتی شروع ہوئی۔ نیے پتھر کے زمانے کی دستیاب شدہ ایک درانتی (Sickle) سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ فصل کاٹنے کے کام میں استعمال کی جاتی تھی۔ کاشتکاری کرنے کی وجہ سے لوگوں نے بار بار جگہ کی تبدیلی نہ کر کے ایک جگہ پر مستقل طور پر رہنا پسند کیا۔ اس جگہ پر اپنا مکان تعمیر کر کے کاشتکاری کے ساتھ جنگلی جانوروں کا بھی شکار کیا۔

کاشتکاری کے لیے آپ کے علاقے میں جن آلاتِ زراعت کا استعمال کیا جاتا ہے ان کی فہرست تیار کیجیے۔

آب وہوا کی درجۂ حرارت بڑھنے پر گھاس پھوس کی نسل کے پودے نظر آنے لگے۔ ہرن بکری، بھیڑ، گائے وغیرہ جانور وہاں رہنے لگے۔ کاشتکاری کے ساتھ ساتھ انہوں نے مویشیوں کو پالنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے کتے کو پالتو جانور کی صورت میں رکھا گیا۔ اس کے بعد لوگوں نے سور، بکری، بھیڑ، گائے، گدھے وغیرہ کو پالا۔ جانوروں کی ضروریات کے مطابق انہیں گلّے (Herd) میں رکھا گیا۔ پالتو جانوروں کو درندوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی۔ جس کے نتیجے میں مویشی پرورش کو باقاعدہ دھندے یا روزگار میں شامل کیا گیا۔

(لوگ ایک جگہ پر مستقل طور پر رہنے کی وجہ سے کیا فائدے ملے دوستوں کے ساتھ تبادلہ خیال کر کے لکھیے۔)

خیال کیا جاتا ہے کہ بھارت میں نیے پتھر کا زمانہ قدرے تاخیر سے شروع ہوا تھا۔ ہندوستان کے جن مقامات پر نیے پتھر کے دور کے انسان رہا کرتے تھے ان کا سراغ ملا ہے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ جنوبی اور مشرقی بھارت میں نیے پتھر کے زمانے کی شروعات شمالی بھارت کے بہ نسبت دیر سے ہوئی تھی۔

اس وقت استعمال میں لایے جانے والے ہتھیار ہموار، خوبصورت اور دھار دار تھے۔ جانوروں کی ہڈی سے بھی ہتھیار تیار کیے جاتے تھے۔ دستے والے ہتھیار بھی استعمال کیے جاتے تھے۔ قسم قسم کے مٹی کے برتن بنانا بھی لوگوں کا ایک پیشہ تھا۔ اناج، پینے کا پانی،

جانوروں کے دودھ کو حفاظت سے رکھنے اور کھانا بنانے میں استعمال ہونے والے مختلف قسم کے مٹی کے برتن استعمال کرتے تھے۔ پہلے وہ ہاتھوں سے مٹی کے برتن تیار کرتے تھے۔ بعد میں کمھار کے پہیے کی مدد سے مختلف قسم کے مٹی کے برتن تیار کیے گیے۔ مٹی کے ان برتنوں کو خوبصورت بنانے کے لیے چکنا اور ہموار کیا جاتا تھا اور پھر رنگین مصوّری سے سجایا جاتا تھا۔

نیے پتھر کے زمانے کے آخری حصے میں ایک بڑی تبدیلی آئی۔ پتھر اور ہڈی سے بنے ہتھیاروں کے ساتھ لوگوں نے دھات کے استعمال کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ سب سے پہلے انسان نے تانبے کے دھات کا استعمال کیا تھا۔ تانبے کے ساتھ ٹن اور دستہ ملا کر برونج / کانسے کی دھات بنائی گئی۔ اس زمانے کو تانبا ہتھیار کا زمانہ کہا گیا۔ اس زمانے میں پتھر اور دھات دونوں سے بنے ہتھیار استعمال کیے جاتے تھے۔ صوبہ کرناٹک کے میسور کے نزدیک واقع برہم گیری میں اس قسم کے دھات سے بنی چھریاں اور ہتھوڑے دستیاب ہویے ہیں۔

(تانبے اور کانسے کو ہم کس کس کام میں استعمال کرتے ہیں سوچ کر لکھیے۔)

بھارت کے مختلف مقامات کی کھدائی کر کے پہلے کاشتکاری کرنے والے لوگوں کے بارے میں آثار قدیمہ کے ماہرین کچھ معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہویے ہیں۔ جلے ہویے اناج، گیہوں، اور جوار کے ساتھ مسور کی دال کی قسم کے باقیات (remains) جموں اور کشمیر کے برزاہم اور پاکستان کے مہر گڑھ کے پاس سے ملے ہیں۔

مہر گڑھ:

ملک پاکستان کے مہر گڑھ کے پاس پہلی بار لوگوں نے کاشتکاری اور مستقل یا دائمی طور پر رہنے کی کوشش کی تھی۔ گاؤں قائم کر کے لوگ یہاں رہنے لگے۔ جلے ہویے اناج اور جانوروں کی ہڈیاں یہاں سے دستیاب ہوئی ہیں۔ تقریباً 7000 سال قبل مسیح میں یہاں پر کاشت کاری مویشیوں کی پرورش اور مستقل رہائش کے متعلق جان کاری ملی ہے۔

مہر گڑھ میں موجود مکانات بہت ہی معمولی قسم کے ہیں ۔گھر مٹی سے بنے تھے جو مربع (Square)یا مستطیل (Rectangular) شکل کے ہوتے تھے ۔ وہاں سے پتھر کے ہتھوڑیاں، سیپ سے بنے زیورات، چونے کا پتھر، نیلم، گاڑھے نیلے رنگ کا پتھر اور ریتلا پتھر وغیرہ کا انکشاف کیا گیا ہے ۔ابتدائی حالت میں مٹی کے برتنوں کا استعمال کم تھا۔مگر آگے چل کر اس کے استعمال میں بے حد اضافہ ہوا تھا۔ کانچ کے ہار بھی بنایے جاتے تھے۔ مٹی کے برتنوں کو مختلف قسم کے نقوشوں سے سجا کر مزید خوبصورت بنایا جاتا تھا۔ وہاں سے ہرن، سور، بکری، بھیڑ وغیرہ جانوروں کے ڈھانچے برآمد کیے گیے ہیں۔

(جس گاؤں میں آپ رہتے ہیں یا جس گاؤں کو آپ نے دیکھا ہو اس کی منظرکشی کیجیے۔)

اس وقت مردوں کو دفنایا جاتا تھا۔ اس لیے بہت ساری قبریں دیکھنے میں آئی ہیں ۔ مردوں کو بے حد احتیاط کے ساتھ دفنا دینا مہر گڑھ والوں کی خاصیت ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پانے یعنی ''پنر جنم'' پر شاید وہ لوگ یقین کرتے تھے۔ لہٰذا مردوں کو اہتمام کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے۔ مردوں کے ساتھ جانوروں کو بھی دفن کیا جاتا تھا۔ کچھ مقبروں سے کتوں کی ہڈیاں بھی ملی ہیں۔

بُرجاہم:

موجودہ جموں اور کشمیر کے شری نگر سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع بُرجاہم کے پاس نیے پتھر کے زمانے کی ایک بستی تھی ۔ یہاں لوگ خندق کھود کر گھر بناتے تھے جسے ''خندق نما گھر'' کہا جا سکتا۔ اس گھر میں داخل ہونے کے لیے زمین پر دائرہ نما ایک دروازہ تھا اور نیچے اترنے کے لیے زینے کا انتظام تھا۔ ان خندق نما گھروں کا دائرہ بڑا تھا۔ جلی ہوئی راکھ، انگارہ، کوئلہ اور ہموار برتنوں کے باقیات (remains) اس جگہ دیکھے جاتے ہیں۔

سردی سے بچنے کے لیے لوگ اسی خندق نما گھر میں پناہ لیتے تھے۔ ہڈی سے بنے متعدد ہتھیار یہاں سے برامد ہویے ہیں۔

شمال مشرق بھارت میں نیے پتھر کے زمانے کی معلومات:

بھارت کے شمال مشرقی حصے میں نیے پتھر کے زمانے کی چند بستیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ان میں سے آسام میں موجود پہاڑی علاقہ خاص ہے۔ آسام کا دوجالی ہاڈنگ نیے پتھر کے زمانے کی ایک مشہور جگہ ہے۔ یہاں سے چکنے ہموار پتھر سے بنے ہتھیار، مٹی کے برتن، پکانے کے سامان وغیرہ بہت ساری چیزوں کا انکشاف ہوا ہے۔ زیڈ نامی ایک قیمتی پتھر ملک چین سے آنے کا اندازہ لگایا جاتا کی ہے۔ جانوروں کی ہڈیوں سے بنے مختلف قسم کے ہتھیار یہاں سے ملے ہیں۔ پسائی کی مشین کا ایجاد یہاں ہوا تھا۔ کھانا بنانے اور اناج

ذخیرہ اندوزی کے لیے متعدد مٹی کے برتنوں کا استعمال ہوا کرتا تھا۔ میگھالیہ میں واقع گارو پہاڑی سلسلہ اور تری پورا کے کچھ مقامات میں نیے پتھر کے زمانے کے باقیات دیکھے جاتے ہیں۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دیہاتی تہذیب نے ہندوستان اور پاکستان کے چند مقامات میں ترقی حاصل کی تھی۔ اس کے بعد شہری تہذیب وجود میں آئی۔

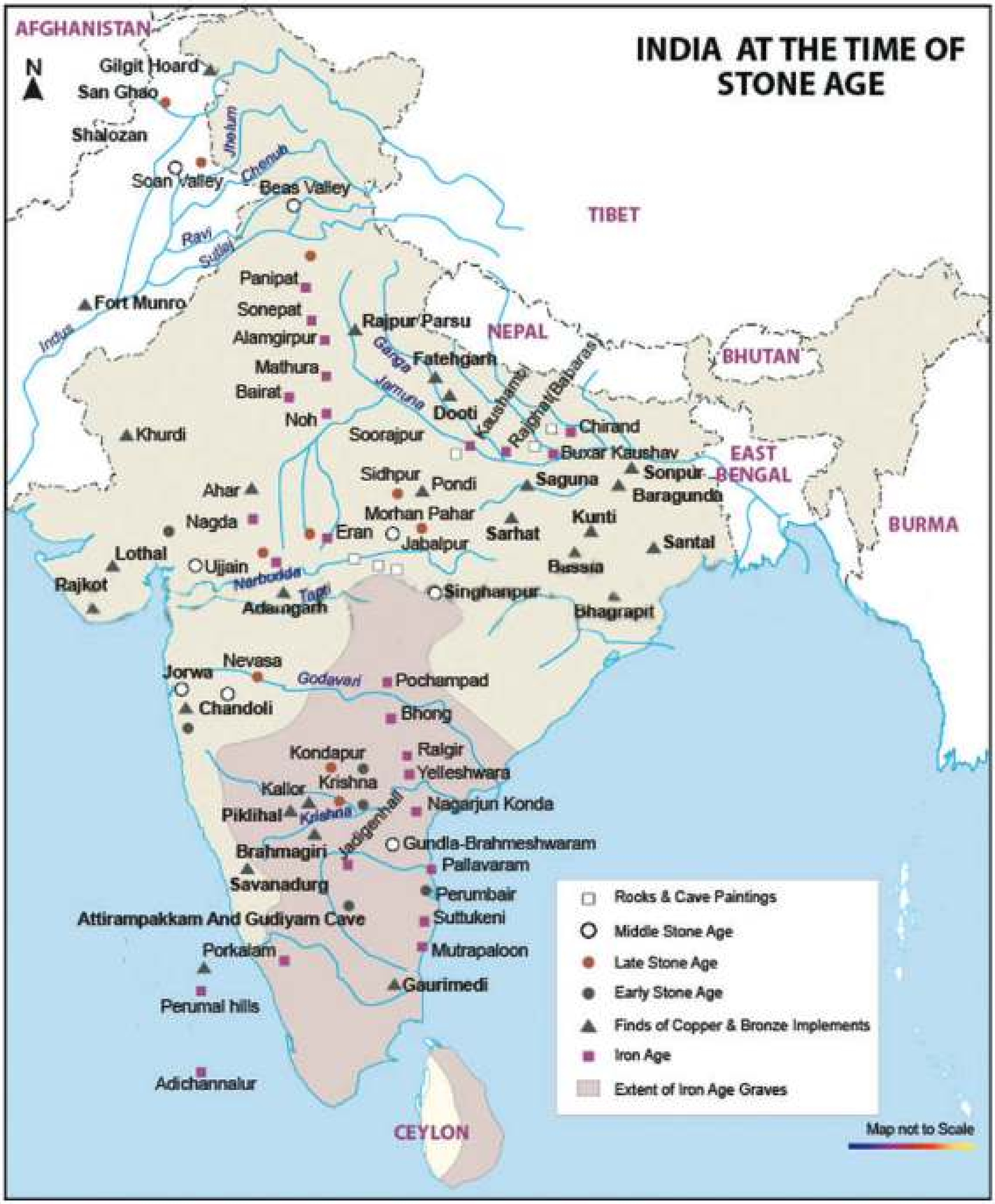

نیے پتھر کے زمانے کے چند اہم مقامات

مشق

1۔ نیچے دیے گیے ہر ایک سوال کے جواب دیجیے۔

(i) آب و ہوا میں درجۂ حرارت کی تبدیلی نے لوگوں کی طریقۂ زندگی کو کس طرح متاثر کیا؟
(ii) نیے پتھر کے زمانے کے اخیر میں کس طرح کی تبدیلیاں واقع ہوئیں؟
(iii) دیہاتی تہذیب پہلے پہل پاکستان کے کس علاقے میں وجود میں آئی؟ اس حقیقت کی تائید میں مواد پیش کیجیے۔
(iv) شمال مشرقی بھارت میں نیے پتھر کے زمانے کی معلومات کس طرح حاصل ہوئی؟

2۔ مختصر جواب دیجیے۔

(i) قدیم آدمی کس طرح کاشتکار اور مویشی پرورش کرنے والا بنا؟
(ii) مہرگڑھ سے نیے پتھر کے زمانے کے بارے میں کیا معلومات حاصل ہوتی ہیں؟
(iii) آدمی نے پہلے کن کن دھاتوں کا استعمال سیکھا؟
(iv) برجاہم میں پایے جانے والے نیے پتھر کے زمانے کے بارے میں لکھیے۔

3۔ ایک یا دو جملوں میں جواب دیجیے۔

(i) نیے پتھر کے زمانے میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟
(ii) قدیم آدمی نے کاشتکاری کیسے شروع کی؟
(iii) کاشتکاری سے کیا کیا فائدے تھے؟
(iv) گھاس کی نسل کے پودے وجود میں آنے کے بعد کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟
(v) تانبہ۔پتھر کے زمانے سے کیا مراد ہے؟
(vi) برجاہم خندق نما گھر کس مقصد سے استعمال کیا جاتا تھا؟
(vii) کس مقام سے جانوروں کی باقیات سے تیار مختلف قسم کے ہتھیار برآمد ہویے ہیں؟
(viii) آسام کے علاوہ بھارت کے شمال مشرقی علاقے میں اور کن دو مقامات سے نیے پتھر کے زمانے کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں؟

4۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

(i) تقریباً.......................سال قبل دنیا کی آب وہوا میں بڑی تبدیلی آئی تھی۔

(ii) نیے پتھر کے زمانے میں پایا گیا.......................فصل کاٹنے میں مدد کرتا تھا۔

(iii) نیے پتھر کے زمانے میں.......................کو آدمی نے پہلے پالتو جانور کی صورت میں پالا تھا۔

(iv) بھارت کے.......................علاقے میں پہلے نیے پتھر کے زمانہ کا آغاز ہوا تھا۔

(v) نیے پتھر کے زمانے کے ہتھیار.......................اور.......................تھے۔

(vi) کشمیر کے.......................میں نیے پتھر کے زمانے کی انسانی بستی کا پتہ چلا ہے۔

(vii) دوجالی بارڈنگ میں قیمتی زیڈ پتھر.......................سے آنے کا قیاس کیا جاتا ہے۔

(viii) مہرگڑھ کے مکانات.......................یا.......................شکل میں تعمیر کیے گیے تھے۔

آپ کے لیے کام:

(تانبے اور کانسے کو ہم کن کن کاموں میں استعمال کرتے ہیں غور وفکر کر کے لکھیے۔)

چوتھا باب

بھارت کا پہلا شہری نظام

F7ASCF

سریکھا نے اپنے باپ کے کمرے میں میز پر رکھی ایک کتاب کو دیکھا۔اس کتاب پر پرانے اخبار کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔اس میں ایک خبر تھی۔''بھارت کے ماہرین آثارقدیمہ کو ہریانہ کے بھوا گاؤں سے ہڑپا تہذیب کے لوگوں کے دس (۱۰) ڈھانچے ملے ہیں۔سریکھا نے اپنے باپ سے سوال کیا''ہڑپا تہذیب کیا ہے؟ جواب میں باپ نے جو کچھ کہا چلیے سنتے ہیں۔

نیے پتھر کے زمانے میں کاشتکاری اور مویشی پالنے کی وجہ سے لوگ آہستہ آہستہ مل جل کر ایک جگہ مستقل طور پر رہنے لگے۔ نتیجے میں دیہاتی زندگی کا آغاز ہوا۔ برصغیر ہندوستان میں نیے پتھر کے زمانے کی بستیاں سب سے پہلے دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر وجود میں آئیں اور بعد میں دوسرے علاقوں میں بھی وخود میں آئیں۔ ماہرین آثارقدیمہ کا ماننا ہے کہ نیے پتھر کے زمانے کی تہذیب کی ابتدا سب سے پہلے پاکستان کے مہرگڑھ علاقے سے ہی ہوئی۔کاشتکاری کی ترقی اور دھات کے استعمال سے کچھ بستیاں شہر اور نگر میں تبدیل ہوگئیں۔خاص کر کانسے کی دھات کے استعمال کے زمانے میں بھارت کے شمال مغربی سمت میں کچھ شہر وجود میں آیے۔ ہر شہر کو وسیع کھیتی زمین، جنگل اور ندیوں نے گھیر رکھا تھا۔وقت گزرنے کے ساتھ وہی شہر ختم ہوکر مٹی کے نیچے دب گیے ۔ ماہرین آثارقدیمہ نے مٹی کی کھدائی کرکے انہیں برآمد کیا ہے۔انہوں نے دریایے سندھ کے کنارے کے مختلف مقامات کی کھدائی کرکے دو پرانے شہر برآمد کیے ہیں۔ یہ دو شہر پاکستان میں واقع ہیں۔ یہ تہذیب وتمدن تقریباً 5000 سال قبل مسیح میں شروع ہوا تھا۔مورخین اور ماہرین آثارقدیمہ ایسا قیاس کرتے ہیں۔

ماہرآثارقدیمہ دیارام ساہنی نے 1921ء میں مٹی کے نیچے سے ہڑپا شہر کا پتہ لگایا تھا۔ یہ شہر دریایے سندھ کی معاون راوی ندی کے کنارے واقع ہے۔اسی طرح ماہرآثارقدیمہ راکھال داس بنیرجی نے 1922 میں دریائے سندھ کے کنارے مہین جوداروشہر کو زمین کی سطح کے نیچے سے نکالا۔ مہین جودارو کے لغوی معنی ہے ''مردہ شہر''۔ہڑپا سے مہین جودارو کی دوری تقریباً 350 میل ہے۔مگر ان دونوں شہروں کے درمیان بہت سی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

ہڑپا اور مہین جوداروشہر دریایے سندھ کے ساحلی علاقے میں واقع ہونے کی وجہ سے اسے سندھ تہذیب کہا جاتا ہے۔ہڑپا کے پاس کی کھدائی کرنے پر پہلے اس تہذیب کا پتہ چلا۔اس لیے اسے ہڑپا تہذیب بھی کہا جاتا ہے۔

اس ہڑپا تہذیب کے قت تعین واضح طور پر نہیں کہا جاسکا ہے۔اس کے متعلق چند مورخین کی رائے میں میسوپوٹامیا کی تہذیب سے پہلے ہڑپا تہذیب بہت ترقی کر چکی تھی۔کیوں کہ ہڑپا کے مہر اور سیل میسوپوٹامیا کے ''اُور'' اور ''کِس'' نام کے مقامات پر پایے گیے ہیں ۔کچھ ماہرین آثار قدیمہ کا ماننا ہے کہ اس تہذیب نے 2500 سے 1500 قبل مسیح کے درمیان ترقی حاصل کی تھی۔ماہرین آثار قدیمہ نے بھارت کے دوسرے مقامات سے بھی کچھ قدیم شہر کے کھنڈرات برآمد کیے ہیں۔ان کھنڈرات کی مشابہت ہڑپا کے کھنڈرات کے ساتھ ہے۔اس لیے انہیں ہڑپا تہذیب میں شامل کیا جاتا ہے۔ان میں سے پنجاب کا روپڑ، گجرات کا لوتھل، اور دھولا ہیرا، راجستھان کا کالی بن گاؤں، ہریانا کا بن والی وغیرہ اہم ہیں۔

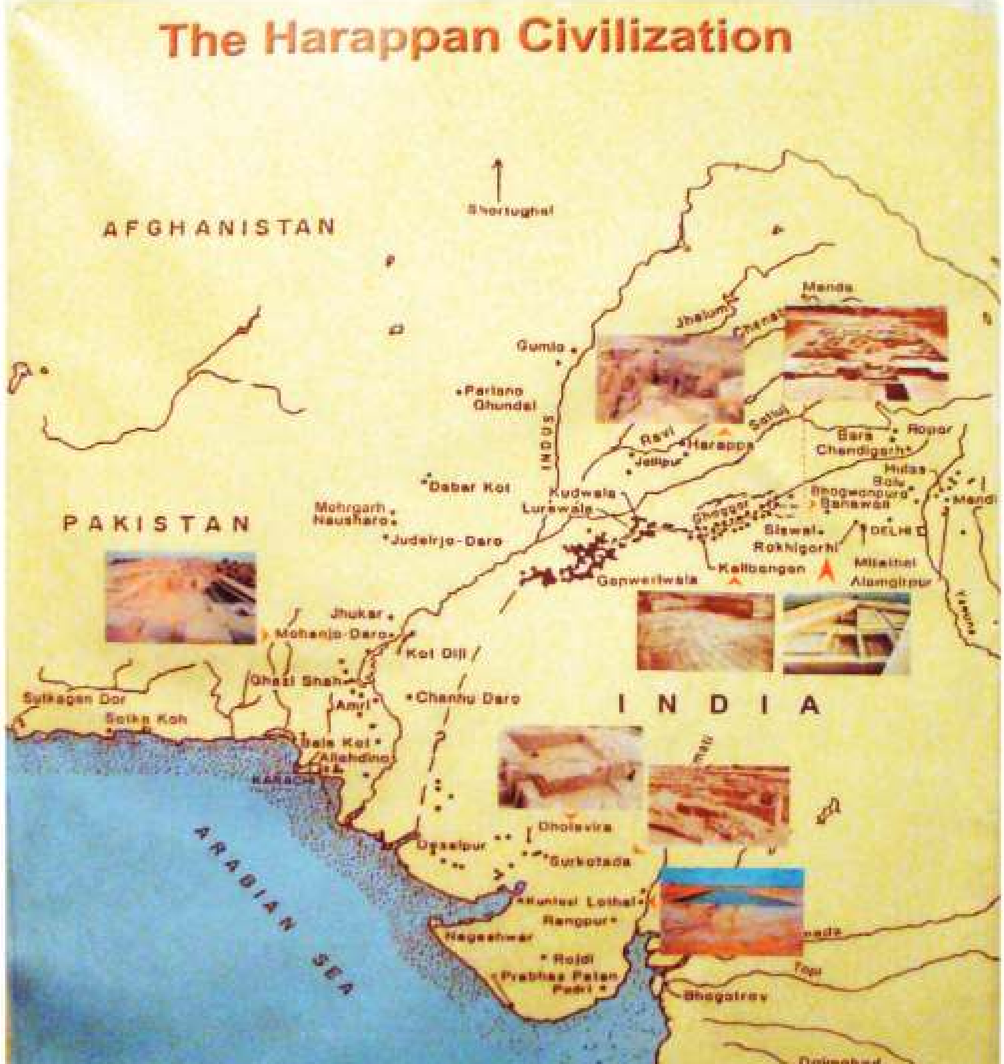

مہاندی کے کنارے واقع چند شہروں کے نام کا نقشے میں دیکھ کر فہرست بنایئے۔

شہری منصوبہ:

ہڑپا تہذیب کی سب سے اہم خصوصیت ہے شہروں کی تعمیر کرنا۔ منصوبے کے مطابق شہروں کی تعمیر کی جاتی تھی۔ ہر شہر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ ایک حصہ اونچے مقام پر تعمیر کیا جاتا تھا۔ چاروں اطراف میں چار دیواری رہنے کی وجہ سے یہ قلعے کی طرح محفوظ تھا۔ اس مقام پر حاکم ،شاہی کارکن ، مذہبی رہنما اور تاجروں کے قیام کرنے کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہاں پر عام مکان، مذہبی ادارے اور اناج کے گودام ہوتے تھے۔ دوسرا حصہ اس کے نیچے کی طرف یعنی دامن میں واقع ہوا کرتا تھا ۔ یہاں پر عوام، کاشتکار اور مزدوروں کے رہائشی مکانات ہوتے تھے۔ شہر تعمیر کرنے کا منصوبہ جدید شہر کی طرح ترقی یافتہ تھا۔ لمبا اور کشادہ راستہ شہر کے درمیان بالکل سیدھا بنایا جاتا تھا۔ اس راستے سے نکلنے والے چھوٹے چھوٹے راستے آپس میں ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ میں کاٹ کر گزرتے تھے۔ راستے شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب کی جانب پھیلے ہوئے تھے۔ مہین جودارو کی شاہراہ 800 میٹر لمبی اور 10 میٹر چوڑی تھی۔ راستے کے دونوں طرف پانی اور کوڑا کرکٹ اور گندگیوں کو باہر نکالنے کے لیے پکے بڑے نالے بنے ہوئے تھے۔ انہیں راستوں کی وجہ سے تمام شہر مربع شکل اور مستطیل شکل میں تقسیم ہو گیا تھا۔

رہائشی مکانات:

راستے کے دونوں جانب منصوبے کے مطابق مکانات کی تعمیر ہوئی تھی۔ مکانات پکی اینٹ سے تیار کیے جاتے تھے۔ یہ مکان ایک یا دو منزلہ ہوا کرتے تھے۔ ہوا اور اجالے کے لیے کھڑکی اور دروازے کا معقول انتظام کیا جاتا تھا۔ دو منزلے پر چڑھنے کے لیے لکڑی کی سیڑھی کا انتظام تھا۔ ہر مکان کے بیچ میں ایک آنگن ہوا کرتا تھا۔ آنگن کے پاس غسل خانے ہوا کرتے تھے۔ ہر مکان سے گندہ پانی اور غلاظت جانے کے لیے مکان کے اندر چھوٹی نالیاں ہوا کرتی تھیں جو راستے کے بڑے نالے سے جا کر ملتی تھیں۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس دور کے لوگ صحت اور تندرستی کے معاملے میں بہت باشعور تھے۔ لکڑی سے بنے گھر کی چھت ہموار تھی۔ مزدور طبقے کے لوگ ایک کمرے والے چھوٹے مکان میں رہا کرتے تھے۔

حمام یا غسل خانہ:

ہڑپا تہذیب کی ایک خاص کشش تھی اس کا بڑا غسل خانہ۔ موہن جودارو سے برآمد کیا گیا یہ غسل خانہ مستطیل شکل کا تھا ۔ جس کی لمبائی 55 میٹر ، چوڑائی 33 میٹر اور گہرائی 8 میٹر تھی ۔ اس کی دیواریں اور زینے پکی اینٹوں سے بنائی گئی تھیں۔ پانی کے نچلے حصے تک زینے بنے ہوئے تھے۔ یہ زینے چوڑے تھے۔ غسل خانے کے اوپری حصے میں ایک کنواں تھا۔ اسی کوئیں سے نل کے ذریعہ غسل خانے میں پانی بھرا جاتا تھا۔ غسل خانے سے پانی باہر نکلنے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ غسل خانے کے نچلے حصے میں مٹی کے اندر ایک نالی بہت دور تک جا رہی تھی جس سے گندے پانی کا اخراج ہوتا تھا۔ غسل خانے کی چاروں طرف چھوٹے چھوٹے کمرے ہوتے تھے۔

موہن جودارو کا غسل خانہ اور اب کے غسل خانے کے درمیان کیا فرق ہے؟ لکھیے۔

غلے کا انبار:

ہڑپا کے محفوظ حصے کے شمال میں ایک بہت بڑا اناج کا انبار ملا ہے ۔ جس کی لمبائی 66 میٹر اور چوڑائی 16 میٹر۔ اس میں دو کوٹھریاں تھیں ۔ ان دو کوٹھریوں کے درمیان جانے آنے کے لیے ایک کشادہ راستہ تھا۔ اس بڑے انبار کے جنوب میں چند گول چٹانیں بھی تھیں۔ یہ چٹانیں فصل کے عمل کرنے کے کام میں آتی تھیں، موہن جودارو سے بھی ایک بہت بڑا غلے کا انبار ملا ہے۔ اس کی لمبائی 48 میٹر اور چوڑائی 15 میٹر ہے۔ کالی بن گاؤں میں بھی ایک اناج کا گودام دیکھنے کو ملا ہے۔

(آپ کے گھر میں اناج کہاں اور کس طرح حفاظت سے رکھا جاتا ہے لکھیے۔)

جلسہ گاہ:

موہن جوداروشہر میں ایک بہت بڑے گھر کا انکشاف ہوا ہے جس کی لمبائی 70 میٹر اور چوڑائی 23 میٹر تھی۔ پکی اینٹ سے بنے 25 ستونوں پر یہ قائم تھی۔ اس میں پانچ کمرے تھے۔ ماہر آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ یہ گھر یا تو عبادت کے لیے استعمال ہوتا تھا یا نہیں تو اجلاس کے لیے۔

سماجی زندگی:

ہڑپا تہذیب کے لوگوں کی سماجی یا سیاسی زندگی کے بارے میں کچھ خاص معلومات حاصل نہیں ہوئی ہیں۔ یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ان کے پیشے کے مطابق ان کا سماجی نظام چلتا تھا۔

کاشتکاری:

ہڑپا تہذیب کے قدیم باشندوں نے کاشتکاری کو اہم ذریعہ معاش کے طور پر اختیار کیا تھا۔ ندی کے کنارے کی زرخیز میدانی زمین کاشتکاری کے لیے مناسب تھی۔ وہ لوگ ایک نئی قسم کا ہل استعمال کر کے کاشتکاری کرتے تھے۔ یہ لوگ خاص طور پر گیہوں، جوار اور کپاس کی کھیتی کرتے تھے۔ گیہوں اور جوار سے آٹا بنا کر روٹی تیار کرتے تھے۔ اس کے علاوہ پھل، مچھلی، گوشت، انڈا وغیرہ بھی کھاتے تھے۔ کھجور ان لوگوں کی مرغوب غذا تھی۔

(کاشتکاری کے لیے ضروری آلات کی فہرست تیار کیجیے۔)

لباس اور زیورات:

ہڑپا تہذیب کے قدیم باشندے کپاس اور اون کے لباس پہنتے تھے۔ خاص کر کپاس کی کھیتی کر کے اس سے سوت کات کر کپڑا بنتے تھے۔ یہ کپڑے مرد اور عورتیں دونوں استعمال کرتے تھے۔ اون کے کپڑے بنا کر استعمال کرتے تھے۔ مرد لنگی نما اور عورتیں گھاگرہ نما لباس پہنتی تھیں۔ مرد اور عورتیں دونوں زیورات پہنتے تھے۔ ہار، انگوٹھی، کمر بند، بازو بند، کڑا، کان کا پھول، ناک کا پھول وغیرہ زیوارت پہنتے تھے۔ مالدار، تاجر اور دکان دار سونے چاندی اور ہڈی سے تیار زیورات استعمال کرتے تھے۔ غریب طبقے کے لوگ تانبا، ہڈی، مونگا اور مٹی سے تیار زیورات پہنتے تھے۔ مرد لمبے بال اور داڑھی رکھتے تھے۔ عورتیں ہاتھی دانت اور سنگ سے تیار کنگھی اور سر میں لگانے والے کانٹے کا استعمال کرتیں تھیں۔

فنکاری:

ہڑپا تہذیب کے لوگ مٹی اور دھات کی فنکاری مین ماہر تھے۔ سونا، چاندی، تانبہ، ٹن اور دستہ جیسی دھات سے مختلف قسم کی چیزیں بناتے تھے۔ گھریلو سامان جیسے تھالی، برتن، گاگر، مٹکا، کونڈا، استرا، سوئی، درانتی، تلوار، تیر اور برچھا وغیرہ مختلف دھات سے تیار کرتے تھے۔ کچھ کاریگر کانسے کی مورتیاں اور زیورات تیار کرتے تھے۔ مہین جودارو کے پاس سے ایک رقاصہ کی کانسے کی مورتی دستیاب ہوئی ہے۔

ہڑپا تہذیب کی خاص صنعت تھی مٹی کے برتن بنانا۔ پہیے کی مدد سے طرح طرح کے خوبصورت مٹی کے برتن بناتے تھے۔ مٹی سے ہانڈی، مٹکا، صراحی، تھالی، پیالہ وغیرہ مختلف سامان بناتے تھے۔ ان مٹی کے برتنوں پر طرح طرح کی نقاشی کرتے تھے۔ ان مٹی کے برتنوں کو الگ الگ رنگ سے سجاتے تھے۔ بچوں کے کھلونے بھی مٹی سے بناتے تھے۔ پہیے والی چھوٹی چھوٹی گاڑیاں مختلف جانوروں، پرندوں، آدمیوں اور سیٹی وغیرہ مٹی سے بنا کر انہیں مختلف رنگوں سے رنگتے تھے۔

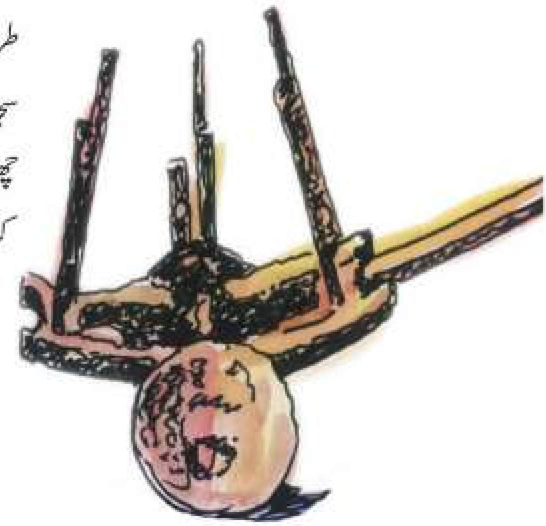

(آپ کے گھر میں موجود مٹی سے بنے سامان کے نام لکھیے۔)

مہر:

ہڑپا تہذیب کے الگ الگ مقامات سے بڑی تعداد میں مٹی کی مہر ملی ہیں۔ ان مہروں سے لوگوں کے طریقۂ زندگی کے بارے میں بہت ساری معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ان مہروں میں سانڈ، بھینس، ارنا بھینسا، ہاتھی، سانپ، مگرمچھ، متعدد پیڑ اور عورتوں کی مورتیاں، یوگاسن وغیرہ کی مورتیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مہر میں ایک قسم کی رسم الخط میں کھدائی کی گئی ہے۔

اب تک صحیح ڈھنگ سے اسے پڑھا نہیں جا سکا ہے۔اس سے ان لوگوں کے مذہب ،تجارت اور سماجی حالات کی معلومات ہوتی ہے۔

تجارت:

ہڑپا تہذیب کے کچھ مہروں پر کشتی کی تصویریں ملتی ہیں۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ بحری تجارت بھی کیا کرتے تھے۔وہ لوگ ضرورت سے زیادہ اناج ،مختلف زیورات ،مٹی کے برتن وغیرہ کی بحری تجارت کیا کرتے تھے۔گجرات کے لوتھال میں ایک بندرگاہ کے کھنڈر کا پتہ چلا ہے۔ان لوگوں کا بھارت کے اندر اور بیرونی ملک جیسے افغانستان اور میسوپوٹامیا کے ساتھ تجارت کرنے کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔

رسم الخط:

ہڑپا تہذیب کے لوگوں کی زبان اور رسم الخط کے بارے میں کچھ بھی جانکاری نہیں ملی ہے۔مہر سے دستیاب نشان کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ تصویری رسم الخط کا استعمال کیا کرتے تھے۔اب 400 سے زیادہ نشانیاں یا تصویریں برآمد کی گئی ہیں۔انہیں تصاویر کی مدد سے وہ لوگ آپس میں تبادلۂ خیال کیا کرتے تھے۔

مذہب:

ہڑپا تہذیب میں کسی مندر کی موجودگی کا ثبوت نہیں ملا ہے۔پتھر کے مجسمے ،تانبا یا جلی ہوئی مٹی کی موہروں پر کھدی ہوئی مختلف مورتیاں دیکھ کر قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ پشوپتی ، دیوی ،سانڈ ،سانپ ،پیڑ وغیرہ کی پوجا کرتے تھے۔کچھ مہر پر ''ماتروکا'' کا مورتی دیکھنے کو ملتی ہے۔لہذا لوگ دیوی کی پوجا کرتے تھے۔

ہڑپا تہذیب کے لوگوں کا یہ یقین تھا کہ مردے کی زندگی موت کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔اس لیے وہ لوگ مردوں کے سرکو شمال کی جانب رکھ کر دفنایا کرتے تھے۔مردوں کے ساتھ ان کے زیورات، ان کے استعمال میں آنے والی برتنیں، آئینے اور لاٹھی وغیرہ چیزوں کو ان کے ساتھ دفنا دیا کرتے تھے۔

ہڑپا تہذیب کا زوال:

تقریباً 2000 قبل مسیح کے وقت ہڑپا کی تہذیب زوال پزیر ہونے لگی۔اس کے زوال کے لیے چند وجوہات ذمہ دار ہیں۔جیسے

☆ ماہرین کی رائے میں قدرتی حادثے کی سبب اس تہذیب کا خاتمہ ہوگیا۔دریائے سندھ میں سیلاب آنے کی وجہ سے وہاں کے باشندے شہر چھوڑ کر دوسری جگہ بھاگ جاتے تھے۔بھاگ کر جس نئی جگہ پر اپنا پڑاؤ ڈالتے وہاں پر اپنی تہذیب کا داغ بیل ڈالتے۔

☆ کچھ مورخین کا ماننا ہے کہ بار بار زلزلہ آنے کی وجہ سے یہ تہذیب زمین کی سطح کے نیچے دفن ہوگئی ہے۔

☆ اکثر لوگوں کی رائے ہے کہ آریوں کے حملے کی وجہ سے اس تہذیب کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ مہین جودارو میں قتل عام کا ثبوت ملا ہے یہاں سے ملے ڈھانچوں میں دھاردار ہتھیاروں کے وار سے ہوئے زخم کے نشانات ملے ہیں۔اس لیے قتل عام ہونے کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

☆ کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ طاعون یا پلیگ کی وبا اس تہذیب کے زوال کی ذمہ دار ہے۔کیوں کہ مختلف راستوں میں ڈھانچے پڑے ہوئے ملے ہیں۔

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) ہڑپا تہذیب کی علامتیں بھارت کے کن مقامات پر ملیں ہیں؟

(ii) ہڑپا اور مہین جودارو دونوں شہر کب اور کس کے ذریعہ زمین کے نیچے سے برآمد کیے گیے تھے؟

(iii) ہڑپا تہذیب کو بھارت کی پہلی شہری تہذیب کیوں کہا جاتا ہے؟

(iv) مہین جودارو سے برآمد کیا گیا غسل خانے کا طریقۂ تعمیر کیسا تھا؟

(v) ہڑپا شہر کے طریقۂ تعمیر کے بارے میں لکھیے۔

(vi) ہڑپا تہذیب کے لوگوں کے رہائشی مکانات کا طریقۂ تعمیر کیسا تھا؟

(vii) ہڑپا تہذیب کے اناج گودام کے متعلق وضاحت کیجیے۔

(viii) ہڑپا تہذیب کے لوگوں کے زیورات اور لباس کس طرح کے تھے؟

(ix) ہڑپا تہذیب کے لوگ مٹی اور دھات کی فنکاری میں ماہر تھے، اس کا کس طرح پتہ چلتا ہے؟

(x) ہڑپا تہذیب کے لوگ کن دیوتا اور دیویوں کی پوجا کرتے تھے؟

(xi) ہڑپا تہذیب کے زوال کے وجوہات کیا تھے؟ کس وجوہ کو آپ زیادہ ذمہ دار ٹھہرائیں گے اور کیوں؟

(xii) کن حقائق کی بنیاد پر ہڑپا تہذیب کی لوگوں کے عقائد اور طریقۂ عبادت کے بارے میں جان سکیں گے بیان کیجیے۔

2۔ ہر سوال کا جواب 30 الفاظ کے اندر لکھیے۔

(i) مہین جوداڑو کے غسل خانے میں پانی بھرنے اور نکلنے کی ترکیب کے بارے میں لکھیے۔

(ii) ہڑپا تہذیب کے لوگ کس فنکاری کے ماہر تھے اور وہ کس دھات کے استعمال سے واقف تھے؟

(iii) ہڑپا تہذیب کے لوگوں کا مردہ دفنانے کا طریقہ کیا تھا؟

(iv) ہڑپا تہذیب کے جلسہ گاہ کی تعمیر کس طریقہ سے ہوئی تھی؟

(v) ہڑپا تہذیب کے قدیم باشندے کن اشیا کو غذا کے طور پر استعمال کرتے تھے؟

3۔ ہر سوال کا جواب ایک ایک جملے میں لکھیے۔

(i) ہڑپا اور مہین جوداڑو تہذیب کو سندھ کی تہذیب کیوں کیا جاتا ہے؟

(ii) ہڑپا تہذیب کے لوگ کون سا رسم الخط استعمال کرتے تھے؟

(iii) لفظ مہین جوداڑو کا معنی کیا ہے؟

(iv) ہڑپا تہذیب کے لوگ زیادہ تر کس چیز کی کھیتی کرتے تھے؟

(v) ہڑپا تہذیب کی خاص صنعت کیا تھی؟

4۔ قوسین سے مناسب الفاظ چن کر خالی جگہ کو پر کیجیے۔

(i) ہڑپا تہذیب کے مکانات............... سے تیار کیے گیے تھے۔

(پکی ہوئی اینٹ، پتھر، مٹی، چونا پتھر)

(ii) ہڑپا شہر فی الحال.........میں موجود ہے۔

(بھارت، پاکستان، افغانستان، بلوچستان)

(iii) ہڑپا تہذیب کے لوگ..........دھات کا استعمال نہیں جانتے تھے۔

(تانبہ، کانسہ، ٹن، لوہا)

(iv) ہڑپا تہذیب کے لوگ.........کی کھیتی کرتے تھے۔

(دھان، باجرا، کپاس، جوٹ)

5۔ کالم 'الف' کے الفاظ کے ساتھ کالم 'ب' سے مناسب الفاظ چن کر جوڑیے۔

الف	ب
لوتھال	غسل خانہ
موہین جودارو	روای ندی
تصویری رسم الخط	ہموار میدان
ہڑپا	بندرگاہ
گھر کی چھت	مہر
	بھارت

6۔ خط کشیدہ الفاظ کو بدل کر غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔

(i) ہڑپا تہذیب کے لوگوں کی اہم غذا بھات تھا۔

(ii) غلے کا انبار عام طور پر اناج عمل کرنے کے لیے تھا۔

(iii) ہڑپا میں اوپری منزل کو جانے کے لیے پتھر سے بنی سیڑھیوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔

(iv) ہڑپا تہذیب کے قدیم باشندوں نے تجارت کو اہم ذریعۂ معاش کے طور پر اختیار کیا تھا۔

آپ کے لیے کام

آپ کے گھر اناج کہاں اور کس طرح محفوظ کر کے رکھا جاتا ہے مشاہدہ کر کے لکھیے۔

پانچواں باب

زندگی گزر بسر کے مختلف طریقے

F7JNE3

گرمی کی چھٹی میں مانس کٹک میں واقع اپنے ماما کے گھر گیا تھا۔اس کے ماما اسے وہاں کی ایک لائبریری کو لے گیے۔اس لائبریری کے ایک کمرے میں بہت ساری پرانی کتابیں مانس کی نظروں سے گزریں۔ان میں سے وید کی چار (۴) کتابیں اس نے دیکھیں۔وید کیا ہے جاننے کی غرض سے اس نے ماما سے سوال کیا۔جواب میں ماما نے جو کچھ کہا اب سنیے:

ہمارے ملک بھارت کی قدیم ترین کتاب ہے وید۔لفظ وید کا معنی ہے علم۔کل چار وید ہیں۔وہ ہیں رگ وید، سام وید، یجر وید اور اتھر وید۔ان میں سے پنجاب کے علاقے میں سب سے پہلے رگ وید کی تصنیف کی گئی۔دوسرے ویدوں کو بعد میں دریائے گنگا کی ترائی والے علاقوں میں تصنیف کی گئی۔وید آریوں کی کتاب ہے۔اس کے منتر کو منی اور رشیوں نے سنسکرت زبان میں زبانی ترتیب دیا تھا۔بہت دنوں کے بعد جب لوگ لکھنا و پڑھنا سیکھ لیے تب وید کو تحریری شکل دی گئی۔اولاً وید کے منتروں کو لوگ سن سن کر زبانی یاد کر لیا کرتے تھے۔اس لیے وید کا دوسرا نام ''شرتی'' ہے۔

یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ تقریباً 1500 قبل مسیح یعنی 3500 سال پہلے وید لکھا گیا تھا۔یہ دس حصے یا منڈل میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس میں اندر، ورون، اگنی، میتر وغیرہ دیوتاوں کے لیے پوجا ہے۔رگ وید کے ساتھ ایران کی سب سے قدیم کتاب ''اوستا'' کی بہت مشابہت ہے۔لفظ ''سام'' کا حقیقی معنی ہے گانا۔سام وید میں موجود پوجا کے طریقوں میں بہت زیادہ نغمگی ہے اور یجر وید میں دھرم اور پوجا کے طریقے لکھے گیے ہیں۔اتھر وید میں بھوت پریت بھگانے کے منتر عمل سفلی یا کالا جادو ہے۔

رگ وید کی تصنیف کا زمانہ 1500 قبل مسیح سے 1000 قبل مسیح تک ہے۔اور دوسرے ویدوں کو 1000 قبل مسیح سے 600 قبل مسیح کے درمیان میں لکھا گیا ہے۔پہلے زمانے کو رگ وید کا دور اور دوسرے زمانے کو آخر ویدک زمانہ کہا جاتا ہے۔

(وید کی طرح اور کچھ مذہبی کتابوں کے نام اکٹھا کر کے فہرست تیار کیجیے۔)

اُپنیشد وید کا ایک حصہ ہے۔اس میں آتما، پرماتما یا برھم موکش، وغیرہ موضوع پر لکھا گیا ہے۔ویدک ادب سے ہم آریوں کی سماجی زندگی اقتصادیات معاشیات، مذہب اور طریقۂ حکمرانی کے بارے میں جان سکتے ہیں۔

ویدیک ادب کے علاوہ آثار قدیمہ کی کھدائی سے اس زمانے کی تہذیب کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ہستینا پور، اترنجی کھیرہ اور نوہ وغیرہ مقامات سے ملنے والے مٹی کے برتن سے بعد کے ویدک زمانے کی تہذیب کے بارے میں پتا چلتا ہے۔ مٹی سے بنے ان برتنوں کو بھورے رنگ یا خاکی رنگ سے رنگا جاتا تھا اور لال و کالے رنگ کے برتن بھی ہوتے تھے۔

(بھارت کا نقشہ بنا کر اس میں ویدک تہذیب والے علاقوں کی نشاندہی کیجیے۔)

حکومت کا نظام:

آریہ برادری کے لوگ کثیر تعداد میں گائے، گھوڑے وغیرہ جانوروں کے ساتھ مختلف جماعتوں میں بھارت میں داخل ہوئے تھے۔ شروع میں خانہ بدوش زندگی گزارنے کے بعد انہوں نے خود کو کاشتکاری کے کام میں لگایا۔ ''جون'' اور ''بش'' یہ دو الفاظ رگ وید میں بار بار دہرایے گیے ہیں۔ جماعت کے تمام لوگوں کو جون سے منسوب کیا گیا تھا اور جماعت کے چند تنظیم کو بش کہا گیا۔ جماعت کے سب سے زیادہ طاقتور آدمی کو لوگوں نے ''راجن'' کی صورت میں تسلیم کیا۔ کچھ خاندان یا کنبہ کو لے کر گاؤں کی ترتیب دی گئی تھی۔ خاندان اور گاؤں کے سرپرست کو بالترتیب کولپ، اور برج پتی، یا گرامنی کہا جاتا تھا۔ راج تنتر یا بادشاہی اہم نظام حکومت تھا۔ راجا بہت بااختیار ہوا کرتا تھا۔

(موجودہ گرام پنچایت یا مونسی پالٹی کے بارے میں جان کاری حاصل کیجیے۔)

دیہاتی زندگی:

آریہ لوگوں کی جماعتیں مختلف گاؤں میں رہتی تھیں۔ چند خاندانوں کو لے کر گاؤں وجود میں آتا تھا۔ خاندان کے سبھی رکن ایک ساتھ رہتے تھے۔ ان کا خاص ذریعۂ معاش کاشتکاری تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ مویشی کی پرورش بھی کرتے تھے۔ گائے کو اثاثہ (گودھن) سمجھا جاتا تھا۔ باپ خاندان کا سرپرست تھا۔ اسے کولپ کہا جاتا تھا۔ سماج میں عورتوں کا مقام اونچا تھا۔ مردوں کے ساتھ عورتیں بھی مختلف کام اور یگیہ میں شرکت کرتی تھیں۔ گھوشا اور لوپامدرا وغیرہ خواتین نے ویدک منتر کی تخلیق کی تھیں۔

(ہمارے ملک کی چند اہم خواتین کے نام کی فہرست تیار کیجیے۔ ہمارے معاشرے میں خواتین کے مقام سے متعلق آپ کے دل میں جو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اسے دوستوں کے ساتھ تبادلہ خیال کرکے لکھیے۔)

ویدک زمانے کی ابتدا کے ساتھ بھارت کو گھوڑوں کا آنا ایک بہت ہی اہم واقعہ تھا۔ گھوڑوں سے چلنے والے رتھ کو لڑائی میں استعمال کیا جاتا تھا۔

آریوں کو تین (۳) درجوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ حکمران طبقے میں راجہ، ان کے ملازمین اور جنگجو سپاہیوں کو رکھا گیا تھا۔ دوسرے درجے میں تھے مذہبی رہنما یا پوروہیت اور تیسرے درجے میں عوام تھے۔ رگ ویدک زمانے کے آخر میں سماج کو چار ''ورن'' میں تقسیم کر دیا گیا۔ وہ تھے برہمن (مذہبی کام کے لیے)، کیشتریہ (حکومت اور جنگ کے لیے)، ویشیہ (کاشتکاری اور مختلف چیزوں کی پیداوار کے لیے)،

اور شودر (اگلے تین ورنوں کی خدمت کے لیے)۔

لوگ دودھ اور دودھ سے بنی غذاوں کا زیادہ مقدار میں استعمال کیا کرتے تھے۔اس کے علاوہ متعدد پھل، سبزی، دال اور گوشت وغیرہ کو غذا کے طور پر استعمال کرتے تھی۔خاص غذا تھا گیہوں اور جو۔ اتر ویدک زمانے میں ان لوگوں نے دھان کی کاشتکاری سیکھ لی تھی۔سورا اور سوم رس رگ ویدک زمانے میں مشروب میں شامل تھے۔

مختلف قدرتی طاقت کو آریہ پوجا کرتے تھے۔ان لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ قدرتی مناظر کے پیچھے دیوتاؤں کا وجود تھا۔وہ لوگ سحر یا علی الصباح (پو پھٹنے سے پہلے کا وقت) سورج، اگنی، ورون، اندر وغیرہ دیوتاوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔زمین کو ماتر و دیوی کے روپ میں (ماں کی شکل میں) پوجا کرتے تھے۔دیوتا اور دیویوں کو خوش کرنے کے مقصد سے یگینہ کا اہتمام کرتے تھے۔اس کے لیے گھی، دودھ وغیرہ چیزوں کو آگ میں جھونک دیا جاتا تھا۔

ہم عصر تانبا۔پتھر کے زمانے کی انسانی بستی:

انعام گاؤں:

صوبہ مہاراشٹر کے بھیما ندی کی شاخ ندی ''گھوڈ'' کے قریب انعام گاؤں واقع ہے۔جس زمانے میں شمالی مغرب سمت میں علاقے پنجاب اور گنگا ندی کے طاس (basin) پر آریہ تہذیب قائم ہورہی تھی اس وقت انعام گاؤں میں تانبہ پتھر زمانے کی تہذیب ارتقا پذیر ہورہی تھی۔ ماہر آثار قدیمہ یہ قیاس کرتے ہیں کہ وہ تہذیب 1500 قبل مسیح سے 600 قبل مسیح تک یعنی 900 سال تک مختلف سمتوں میں ترقی حاصل کر کے عالم وجود میں آئی تھی۔ یہاں آثار قدیمہ کی کھدائی سے تقریباً 134 عدد مٹی کے چوگوشہ مکانات دستیاب ہوے ہیں۔عموماً گھر میں ایک یا دو کمرے ہوتے تھے۔اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس زمانے کے حکمراں پانچ کمرے والے گھر میں رہا کرتے تھے۔ہڑپا کی طرح وہاں بھی غلّے کا انبار دیکھنے کو ملتا ہے۔

بیضوی شکل یا طویل مدّور شکل والے گڈھے کو چولھے کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔گھر کے اندر اور باہر اس طرح کے چولھے دیکھنے میں آیے ہیں۔گڈھا کھود کر لوگ زمین کے نیچے اناج کو محفوظ کر کے رکھتے تھے۔کچھ گڈھوں میں وہ لوگ کوڑے کرکٹ ڈالتے تھے۔لال اور کالے رنگ کی مٹی کے برتن استعمال کرتے تھے۔ پتھر سے بنے ہتھیاروں سے درخت کاٹنے، جانوروں کے گوشت کو بوٹی بنانے اور ان کے چمڑے اتارنے جیسے کام کیا کرتے تھے۔لوگ تانبے سے بنے ہتھیار کا استعمال کرتے تھے۔انعام گاؤں کے لوگ راجستھان سے تانبا لایا کرتے تھے۔وہاں سے برما، چمٹا، بنسی کا کانٹا، تیر کا سر او غیرہ چیزیں

برآمد کی گئی ہیں۔ ہار، چوڑی، پازیب وغیرہ زیورات بھی ملے ہیں۔ وہ سب تانبے سے بنائے جاتے تھے۔ بادامی لال رنگ کے مٹی کے برتن، ہاتھی دانت اور سیپ کے ہار بھی ملے ہیں۔ اسی طرح مٹی کی مورتیاں بھی ملی ہیں۔ پکے اینٹ سے بنے جانوروں کی چھوٹی چھوٹی مورتیاں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ انہیں بہ طور کھلونا یا دھرم کے کام میں استعمال کیا جاتا تھا۔ سانڈ کی تصویر والی مٹی کے برتنوں کا سراغ ملا تھا۔

(فی الحال کاشت کار اگائے گیے اناج کو کس طرح ذخیرہ اندوز کر کے رکھتے تھے دوسروں کے ساتھ تبادلہ خیال کر کے لکھیے۔)

سمادھی یا مقبرہ:

انعام گاؤں میں چند مقبروں کا پتہ چلا ہے۔ اکثر مقبروں سے مردوں کا ڈھانچہ ملا ہے۔ جو زیادہ تر مردوں کے ہیں۔ مردوں کے سر کو شمال کی جانب رکھا گیا تھا۔ گھر کے اندر بھی قبر بنایا گیا تھا۔ کھانا اور پانی کا برتن مردے کے ساتھ قبر میں رکھا جاتا تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ لوگ ماں کی پوجا (ماترو پوجا) کرتے تھے۔

لوگوں کے گیہوں، جوار، مسور، مٹر، مکئی، باجرہ، دھان سیم وغیرہ اناج اگانے کے ثبوت ملتے ہیں۔ گائے، بھینس بکری، بھیڑ، کتا، گھوڑا، گدھا، سور، ہرن، گلہری وغیرہ جانداروں کی ہڈیاں ملی ہیں۔ مگر مچھ، کچھوا، کیکڑا اور مچھلی وغیرہ کی ہڈیاں بھی ملی ہیں۔ مچھلی، گوشت، گائے کا دودھ، جامن، کھجور اور مختلف قسم کی بیر بھی وہ لوگ کھاتے تھے۔ انعام گاؤں میں کاشتکاری میں کافی ترقی ہوئی تھی۔

تقریباً 900 سال تک عروج حاصل کرنے کے بعد اس تہذیب کا زوال شروع ہوا۔ بارش کی کمی یا زمین کی زرخیزی کم ہو جانے کے باعث فصل کی پیداوار بھی کم ہوگئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نتیجے میں کاشتکاری چھوڑ کر لوگوں نے جانوروں کا شکار اور خوراک اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ گھر کا دائرہ بھی چھوٹا ہوتا گیا۔

تقریباً 1800 سال قبل مسیح سے 1200 سال مسیح کے درمیان سے بے بی لون اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ہٹائٹ نامی لوگوں نے لوہا پتھر (کچا لوہا) سے لوہا نکالنے کا فن جان لیے تھے۔ لوہا پتھر کو پگھلا کر اس سے لوہا نکالنے لگے۔ بعد میں اس فن کو ایران کے لوگ جان گیے۔ آریوں کی جو جماعت ایران سے ہندوکش عبور کر کے بھارت میں داخل ہوئی تھی، شاید انہیں لوہے کا استعمال معلوم تھا۔ 1000 سال قبل مسیح میں بھارت کے شمالی مغرب خاص کر قندھار کے علاقے میں لوہے کے استعمال کا ثبوت ملا ہے۔ بعد کے ویدک زمانے میں لوہے کا استعمال دریائے گنگا کی طاس (basin) والے علاقے میں پھیل چکا تھا۔ اس علاقے کے جنگل کو صاف کرنے کے لیے شاید لوہے کی کلہاڑی کا استعمال ہوا ہوگا۔ اس لیے بعد والے ویدوں میں شیام یا کرشن آئیں (لوہے) کا تذکرہ ہوا ہے۔

اکثر لوگوں کا یقین ہے کہ لوہے کا زمانہ اور اتر ویدیک زمانے کا آغاز تقریباً ایک وقت ہوا ہوگا۔ شمالی بھارت کے چند مقامات سے جیسے ہستینا پور، بھگوان پورا اور اترنجی کھیرا سے ایک قسم کے خاص رنگ کے نقش ونگار کیے گیے مٹی کے برتن دست یاب ہوئے ہیں۔

ماہرین آثار قدیمہ نے انہیں تصویر کندہ بھورے برتن کہتے ہیں۔ اس میں لوہے کا حصہ شامل ہونے کا بھی پتہ چلا ہے۔ اس قسم کے برتن اتر ویدک زمانے میں رائج تھے۔ علاوہ ازیں لال اور کالے رنگ کے مٹی کے برتن کے استعمال سے بھارت میں دو اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ فولادی ہتھیار کے استعمال سے آریوں نے بھارت کے بنیادی قدیم باشندے سیاہ فام لوگوں کو آسانی سے ہرا دیا۔ جنگل صاف کرنے کے لیے کلہاڑی کا استعمال کیا جس سے زمین میں اضافہ ہوا۔ کاشتکاری کا دائرہ بڑھ گیا تو زیادہ اناج کی پیداوار ہونے لگی۔

آریوں کا حقیقی وطن اور ان کی پہچان آج تک بھی راز بن کر رہ گیا ہے۔ اکثروں کا ماننا ہے کہ وہ لوگ شروع میں براعظم ایشیا کے مرکزی علاقے میں مقیم تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں سے ایک جماعت نے مغرب کا رخ کیا اور یوروپ کے مختلف مقامات پر مقیم ہو گیا اور دوسری جماعت فارس یا موجودہ ایران میں داخل ہوئی۔ الگ الگ جماعت میں تقسیم ہو کر شمالی مغرب میں واقع پہاڑی درّے کے راستے وہ لوگ ایران سے بھارت آیے۔ جو بھارت میں داخل ہویے انہیں ہندوستانی یا بھارتیہ آریہ کہا گیا۔ جس زبان میں وہ گفتگو کرتے تھے اسے سنسکرت کہا گیا۔ وہ زبان موجودہ سنسکرت سے بہت زیادہ الگ تھی۔ متفرق جماعت بنا کر آریہ دریائے سندھ، جہلم، چندر بھاگا (پنجاب) ایراوتی (راوی)، بپاسا (بیاس) اور شتدرو (ستلج) وغیرہ ندیوں کے آس پاس کے علاقے میں رہنے لگے۔ ان دریاوں کو انہوں نے سپت سندھو کا نام دیا اور اس خطہ کو برہم ورت کے نام سے موسوم کیا۔

جن پد اور مہا جن پد:

رگ ویدیک زمانے کا جن جاتی سیاسی نظام اتر ویدک زمانے میں علاقائی سیاسی نظام میں تبدیل ہو گیا۔ ملک ایک جغرافیائی سرحد کے اندر محصور رہا۔ اسے جن پد کہا گیا۔ ان جن پدوں کو وہاں کے باشندوں کے خاص نسل یا ذات کے نام سے موسوم کیا گیا۔ رگ ویدک زمانے میں ملک کے پردھان کو راجن کہا جاتا تھا۔ یہ عہدہ بطور وارث ملتا تھا۔ ان کے اختیارات محدود تھے۔ سبھا، سمیتی، ودھاتا اور گن جاتی وغیرہ جن جاتی پریشد کی وجہ سے راجن کا اختیار محدود تھا۔ اتر ویدک زمانے میں ان پریشدوں کی اہمیت کم ہو جانے کی وجہ سے راجن کی طاقت میں اضافہ ہوا۔

چھٹی صدی قبل مسیح تک جن پد، اپنی سرحدوں کو بڑھانے کی کوشش شروع کر چکے تھے۔ جس جن پد کی سرحد بڑھ گئی اسے مہا جن پد کہا گیا۔ 600 قبل مسیح تک شمالی بھارت میں 16 عدد مہا جن پد کے قائم ہونے کی جان کاری بودھ دھرم کی کتابوں سے ملتی ہے۔ ان میں سے کوشل، مگدھ، بست اور اونتی زیادہ طاقتور تھے۔ اس کے علاوہ اس زمانے میں چند ''گن راجیہ'' بھی تھے۔ بعد میں راجہ بمبی سار اور اجات شترو کے زیر نگیں دوسرے مہا جن پدوں کو اپنے اختیار میں لے کر مگدھ ایک طاقتور ملک میں تبدیل ہو گیا۔

(ہمارے ملک کے صوبوں اور ان کے دارالحکومت کے نام لکھیے۔)

ہر ایک مہا جن پد کی راجدھانی کے ساتھ اور چند اہم مقام یا شہر ہے۔ کچھ مہا جن پد نے قلعے بھی تعمیر کیے تھے اور مختلف طاقتور لشکروں کی تشکیل دی تھی۔ مختلف راجاؤں نے ایسی طاقت بڑھانے کے خاطر راجاسوٗ اور اشومیدھ وغیرہ یگیہ بڑی دھوم دھام سے کروائے تھے۔

مشق

1۔ ایک یا دو جملوں میں جواب دیجیے۔

(i) وید کا دوسرا نام کیا ہے؟

(ii) چاروں وید کے نام لکھیے۔

(iii) کس وید میں کالا جادو (سفلی عمل) وغیرہ ہیں؟

(iv) 'جون' اور 'بش' کے کیا معنی ہیں؟

(v) یگیہ میں کن چیزوں کا استعمال کیا جاتا تھا؟

(vi) رگ وید کے منتر کس علاقے میں لکھے گیے؟

(vii) اتر ویدک زمانے کا وقت لکھیے؟

(viii) انعام گاؤں کے پاس کس تہذیب کا پتا چلا ہے؟

(ix) کرشن آئیس کا کیا معنی ہے؟

2۔ مختصر جواب دیجیے۔

(i) چاروں وید میں کیا لکھے گیے ہیں؟

(ii) رگ ویدک تہذیب کی نظام حکومت کے بارے میں لکھیے۔

(iii) ویدک زمانے کی عورتوں کا مقام طے کیجیے۔

(iv) ویدک تہذیب کے مذہب کے بارے میں لکھیے۔

(v) انعام گاؤں سے برآمد ہوئی مٹی سے بنی مورتی کے بارے میں لکھیے۔

(vi) انعام گاؤں سے کن جانداروں کی ہڈیاں ملی ہیں؟

(vii) فولادی زمانے کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔

3۔ کالم ''الف'' کے الفاظ کو کالم ''ب'' کے متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر جوڑیے۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''
وید	پریشد
سبھا سمیتی	ملک کا پردھان
برج پتی	مہاجن پد
راجن	مگدھ
کوشل	گاؤں کا پردھان
بمبی سار	شروتی
	خاندان کا مربّی

آپ کے لیے کام

ہمارے ملک کی چند اہم خواتین کی تصاویر اکٹھا کر کے ان کی شہرت کے بارے میں لکھیے۔

چھٹا باب

F7TJFQ

نیے نظریات کا آغاز

اسکول سے لوٹتے وقت راستے میں سریش نے دیکھا کہ اس کے پڑوسی بولو کا کا کے گھر کے سامنے چند لوگ جمع ہیں۔ گھر کے اندر سے رونے کی آوازیں آرہی ہیں۔ معاملہ کیا ہے اسے جاننے کی کوشش کی۔ پتا چلا کہ بولو کا کا کی ماں کا انتقال ہوگیا ہے۔ اسے شمشان گھاٹ لینے کی غرض سے لوگ وہاں جمع ہوبے ہیں۔ سریش کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ مرنے کے بعد لوگ کہاں جاتے ہیں؟ موت کے بعد ان کا کیا حال ہوتا ہے؟ اب ہم ان سوالات کے جواب معلوم کریں گے۔

ان کے جواب ہم اپنیشد کی کتابوں سے معلوم کرسکیں گے۔ ان میں ہندوستانی فلسفے کی بنیادی اصولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

جب کبھی انسان مایوس ہو جاتا ہے تو وہ خدا کے بارے میں سوچتا ہے۔ خدا کے ہاتھ میں خود کو سونپنے کی کوشش کرتا ہے۔ برھم گیان پانے کے لیے بے قرار ہوتا ہے۔ دل میں روحانی خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اسے اجاگر کرنے کے لیے اپنیشد کا کردار اہم ہے۔ ایک مثالی (ideal) شاگرد اپنی عقیدت، جان نثاری، ثابت قدمی، مستقل مزاجی اور خدمات کی بنیاد پر نا قابل عمل کام کو عمل میں لا سکتا ہے۔ جس طرح شری مد بھاگوت گیتا میں ارجن نے اپنے استاد شری کرشن جی سے برھم گیان حاصل کیا تھا۔ پرماتما یا پرمیشور کو برھم کہتے ہیں۔ اسی برھم گیان کے بارے میں اپنیشد مین وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(مہابھارت کی لڑائی میں شری کرشن نے ارجن کے ساتھ کس قسم کا کردار نبھایا تھا، دوسروں کے ساتھ مذاکرہ کر کے لکھیے۔)

اسی طرح اور ایک مثال ہے کٹھوپنیشد کے نچکیتا کی کہانی میں نچکیتا نے کس طرح اپنی عقیدت، بھگتی، جان نثاری، ثابت قدمی اور خدمت کے ذریعے دھرم راج ''یم دوت'' سے برھم گیان حاصل کیا تھا اس کا اس میں بیان کیا گیا ہے۔

(کتاب پڑھ کر نچکیتا کی کہانی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔)

اپنیشد وید کا ایک حصہ ہے۔ اس میں بہت سارے پیچیدہ مسئلے جیسے جیوآتما، پرماتما، دنیا کی تخلیق کا راز وغیرہ عنوان پر تذکرہ کیا گیا ہے۔ ویدک زمانے کے آخری دور میں اپنیشد کی تصنیف ہوئی تھی۔

اپنیشد کا موضوع:

استاد اور شاگرد کی گفتگو کے ذریعے برھم کی ماہیت اور روح کا پیچیدہ راز اپنیشد میں بیان کیا گیا ہے۔ اپنیشد لاتعداد ہیں۔ مگر اب دستیاب اپنیشد کی تعداد 200 مانی جاتی ہے۔ ان میں سے 16 اپنیشد اہم ہیں۔ ہر ایک اپنیشد کا الگ الگ موضوع ہے۔

بھارت کے مفکرون نے اپنیشد کے مختلف نظریات کی تشریح کی ہے۔ بھارت کے علم فلسفہ کے ماہرین شنکراچاریہ کی وحدانیت پر مبنی تشریح کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ شنکراچاریہ کی تشریح ہی دنیا سے زیادہ وابستہ ہے۔ ولبھ چاریہ، مادھواچاریہ، رامانوج وغیرہ بھارت کے فلسفیوں نے اپنیشد کو الگ الگ طریقے سے پیش کیا ہے۔

(چند اپنیشد کے نام اکٹھا کر کے ایک فہرست تیار کیجیے۔)

جین مذہب اور بدھ مذہب

مہاویرا اور جین مذہب:

اسکول کے طالب علم ایک دفعہ استادوں کے ساتھ تفریحی سفر کے لیے بھوبنیشور گیے تھے۔ وہاں ان لوگوں نے اودے گیری اور کھنڈ گیری میں موجود جین گپھا اور دھولی کے مینار (استوپا) کو غور سے دیکھا۔ لڑکے اور لڑکیوں نے جین گپھا اور بدھ استوپا کے بارے میں جاننا چاہا۔ جواب میں تاریخ کے استاد نے کیا کہا چلیے جانتے ہیں۔

آج سے 2500 سال قبل مسیح چھٹی صدی میں بھارت میں دو مہاپرش پیدا ہویے تھے۔ انہوں نے طریقہ فکر کے مطابق دو طرح کے مذہبی عقائد کا تبلیغ کیا۔ وہ ہیں مہاویر جین اور گوتم بدھ۔

(اودے گیری اور کھنڈ گیری پہاڑوں پر موجود جین گپھاوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے بیان کیجیے۔)

مہاویر جین مذہب کے مبلغ تھے۔ جین مذہب کی روایت کے مطابق ان سے قبل 23 ترتھانکرا اپنے پیغام کی تبلیغ کر چکے تھے۔ ان میں سے اول ترتھانکر ہیں رشبھ ناتھ، اور مہاویر ہیں (24) چوبیسویں ترتھانکر۔

کاشی کے راجہ اشوسین کے فرزند پارسوناتھ تھے جو مہاویر سے قبل آنے والے ترتھانکر تھے۔ مہاویر کے 250 سال قبل ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ انہوں نے جین مذہب کے چار نظریات کی تبلیغ کی تھی وہ چاروں نظریات ہیں: جانوروں پر تشدد نہ کرنا، جھوٹ نہ کہنا، چوری نہ کرنا اور دنیاوی مال و دولت میں دل نہ لگانا۔ اس لیے پارسوناتھ کے ذریعہ تبلیغ کیے گیے مذہب کو ''چتور جیام دھرم'' کہا جاتا تھا۔ مہاویر نے اس کے ساتھ مزید ایک قانون ''برھم چریہ'' کو جوڑ دیا تو وہ ''پنچ جام دھرم'' میں تبدیل ہوگیا۔ ان پانچ قوانین کو جین مذہب کے ماننے والے ''پنچ مہاورت'' کے صورت میں عمل کرتے ہیں۔

مہاویر، پارسوناتھ کی مذہب کے مصلح اور مبلغ تھے۔ انہوں نے شہر ویشالی میں واقع کند گاؤں کے ایک کشتریہ خاندان میں جنم لیا۔ شروع میں ان کا نام تھا وردھ مان۔ ان کے باپ کا نام سدھارتھ اور ماں کا نام تری شلا تھا۔ یشودا نامی ایک دوشیزہ سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ ان کی ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی۔ صرف تیس 30 سال کی عمر میں انہوں نے حق کی تلاش میں سنیاس لے کر گھر چھوڑ دیا۔ طویل بارہ سال انہوں نے سخت عبادت و ریاضت میں گزرا۔ تیرھویں سال یعنی بیالس سال کی عمر میں انہیں ہدایت ملی۔ حقیقی علم کے مالک ہونے کی وجہ سے انہیں جین کہا گیا۔ اسی لفظ جین کی وجہ سے ان کے ذریعہ تبلیغ کیے گیے مذہب کو جین مذہب کہا گیا۔ نفس کو اپنے قابو میں رکھنے کی وجہ سے انہیں مہاویر کا لقب حاصل ہوا۔

مذہب کی تبلیغ:

مہاویر نے مختلف علاقوں کا سفر کرکے جین مذہب کی تبلیغ کی۔ انہوں نے مگدھ کے راجا بمبی سار اور اجات شترو کو جین مذہب کی طرف راغب کیا تھا۔ تیس (30) سال کی طویل مدت تک مگدھ، اونتی، ویشالی متھلا اور شراوستی وغیرہ علاقوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرکے 72 سال کی عمر میں ''پاوا'' نامی علاقے میں ان کی وفات ہوئی۔

مذہب کے اصول:

مہاویر بناشان وشوکت والی سیدھی سادی زندگی گزارنے کے قائل تھے۔ وہ ایشور کے وجود، یگیہ، مذہبی طریقۂ قوانین، جانوروں کی قربانی اور ذات پات کی تفریق پر یقین نہیں کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر جاندار سے محبت کرنا اور اہنسا کا برتاؤ کرنا انسان کا اصلی دھرم ہے۔ اہنسا یا عدم تشدد جین مذہب کا بنیادی اصول تھا۔ جین مذہب کے پیروکار عدم تشدد کے اصول پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ اس طرح کہ رات کو بتی نہ جلانا، منہ اور ناک کپڑے سے ڈھک کر رکھنا، دھیمی رفتار سے چلنا وغیرہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس لیے کہ اس سے کیڑے مکوڑوں کی زندگی برباد نہیں ہوگی۔

مہاویر پنرجنم (دوبارہ زندگی) پر یقین رکھتے تھے۔ پنرجنم سے نجات پانے کے لیے وہ تین راستوں (مارگ) پر چلنے کی ہدایت دیتے تھے۔ جیسے راست یا سچا یقین، سچا علم، اور راست عمل۔ اسے جین ''تری رتن'' کہا جاتا ہے۔

مہاویر عمل پر زیادہ زور دیتے تھے۔ ہر ایک انسان کا پنرجنم اس کے اچھے عمل یا برے عمل پر منحصر کرتا ہے۔ نیک کام کرنے سے پنرجنم نہیں ہوگا۔ اپنے نفس پر قابو رکھنا پاکیزہ اخلاق اور قاعدے قانون کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے روح کو نجات حاصل ہوتی ہے۔ اعمال کے بندھن سے روح کی نجات کا نام ہے نروان (نجات)۔ جین مذہب کے پیروکاروں کا اہم مقصد ہے نروان پانا۔ یہ صرف روزہ، مراقبہ، تزکیۂ نفس یا جذبات کو قابو مین رکھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔

(جین اہنسا کے اصولوں پر کس طرح عمل کرتے ہیں سوچ کر لکھیے۔)

فروغ مذہب:

وقت کے ساتھ ساتھ جین مذہب بھی مقبول ہونے لگا۔ یہ بھارت کے مختلف علاقوں میں پھیل گیا۔ اس مذہب کے اصول پالی اور پراکرت زبان میں لکھے گیے تھے اس لیے عام آدمی کے سمجھنے میں سہولت ہوتی تھی۔ جین مذہب کے مبلغ بھارت کے مختلف علاقوں کا سفر کر کے اس کو فروغ دیے تھے۔ یہ مذہب صرف بھارت ہی میں محدود نہیں تھا۔ مگدھ کے بادشاہ چندر گپت موریہ اور کلنگا کے راجہ کھارول نے جین مذہب قبول کر کے اس کی سر پرستی کی۔ فی الحال گجرات اور راجستھان میں جین مذہب کے ماننے والے زیادہ تر لوگ موجود ہیں۔

جین مذہب کے یادگار:

بھارت کے مختلف مقامات پہ جین مذہب کے یادگار تعمیر کیے گیے تھے۔ ان میں سے مشہور ہیں کرناٹک کے شراون بیل گولا کا جین یادگار، مہاشٹرا کے ایلورا پہاڑ پر واقع جین گھپا اور راجستھان کے آبو پہاڑ کا جین مندر۔ اڈیشا کے بھوبنیشور میں اودے گیری اور کھنڈ گیری کے جین مندر اور رانی اور ہاتھی گھپا بھی شامل ہیں۔

(جین مذہب کے پیروکار کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں، مذاکرہ کر کے لکھیے۔)

مہاویر کے بعد جین مذہب کے پیروکار شویتامبر اور دیگمبر نامی دو فرقوں میں تقسیم ہو گیے تھے۔ جو جین سنیاسی سفید لباس پہنتے تھے انہیں شویتامبر اور جو مادر زاد برہنہ رہتے تھے، انہیں دگمبر کہا گیا۔

گوتم بدھ اور بدھ مذہب:

ملک نیپال کے ہمالیہ کے دامن میں کپلا واستو شہر واقع ہے۔ شاکیہ نامی ایک کشتریہ خاندان کے راجا شدھودن اس کے حکمراں تھے۔ ان کی رانی مایا دیوی نے لمبینی کے باغ میں ایک لڑکے کو جنم دیا تھا۔ اس کے سات دن بعد مایا دیوی کا انتقال ہو گیا۔ سات دن کے اس بچے کی اس کی خالہ گوتمی دیوی نے پرورش کی۔

گوتمی کے ذریعے پرورش پانے کی وجہ سے اس بچے کا نام گوتم پڑا۔ گوتم کا دوسرا نام تھا سدھارتھ ۔ بودھی یا ہدایت یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ بدھ بن گیے ۔ گوتم بدھ مہاویر کے ہم عصر تھے۔

ایک عالی نسب شاہی خاندان میں پیدا ہونے کے باوجود گوتم دنیا سے متنفر یا بیزار رہتے تھے ۔ وہ شاہی ماحول سے دور رہتے تھے۔ بیٹے کی بیزاری کو دیکھ کر باپ شدھودن نے یشودھرا نامی ایک خوبصورت شہزادی سے ان کی شادی کروادی ۔ شادی کے بعد ان کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام راہل رکھا گیا مگر اولاد، شادی اور شاہی عیش و آرام بھی انہیں دنیاوی بندھنوں میں باندھ کر نہ رکھ سکے۔ شہر کی سیر کرنے کے دوران گوتم نے ایک ضعیف، ایک مریض اور ایک لاش کو دیکھا۔ ان منظروں کو دیکھ کر ان کے دل میں دنیا کی طرف سے بیزاری پیدا ہوئی ۔ انہوں نے سوچا کہ دنیا کے اندر رہنے سے ان پریشانیوں کو جھیلنا پڑے گا۔

اس کے بعد انہوں نے گیروا لباس پہنے ہویے ایک سادھو کو دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ دنیاوی تکلیف سے نجات پانے کا یہی ایک راستہ ہے ۔ وہ اس سے متاثر ہویے۔ لہٰذا انتیس (29) سال کی عمر میں آدھی رات کے وقت بیوی، بیٹا اور شاہی محل کو چھوڑ کر حق کی تلاش میں نکل پڑے ۔ اسی ترک دنیا کو بدھ گرنتھ میں ''مہاوینی اسکرمن'' کہا گیا ہے۔

گھر چھوڑنے کے بعد چھ سال تک مختلف مقامات میں گھوم گھوم کر گوتم ہدایت پانے کے راستے تلاش کرتے رہے ۔ انہوں نے ''آرادکالام'' اور ''رودرک رامپوتر'' نامی سنیاسیوں کی شاگردی اختیار کی ۔ مگر اس سے انہیں اطمینان نہ ملنے پر وہ گیا چلے گیے ۔ وہاں نرنجنا ندی کے کنارے موجود ایک پیپل کے درخت کے نیچے مراقبہ میں بیٹھے ۔ بہت دنوں تک مراقبہ میں بیٹھنے کے بعد انہیں ہدایت ملی تو وہ بدھ کے نام سے موسوم ہویے ۔ جس پیپل کے نیچے وہ مراقبہ میں بیٹھے تھے اس درخت کو ''بودھی دروم'' اور اس جگہ کو بدھ گیا کہا گیا ۔ موجودہ بہار میں یہ بدھ گیا کے نام سے جانا جاتا ہے ۔

مذہب کی تبلیغ:

ہدایت یافتہ ہونے کے بعد بدھ دیو نے سارناتھ میں واقع ہرن باغ کے پانچ لوگوں کو مذہب کی تبلیغ کی ۔ اس اول تبلیغ کو بدھ مذہب میں ''دھرم چکر پرورتن'' کہا جاتا ہے ۔

بدھ دیو نے اپنے ربانی یا الوہی نظریات کو بانٹنے کی غرض سے بھارت کے مختلف مقامات کا دورا کیا ۔ مگدھ جا کر وہاں کے راجہ بمبی سار اور اس کے لڑکے اجات شترو کو اپنے مذہب میں شامل کرلیا ۔ کوشل کا سفر کر کے وہاں کے راجہ پرسن جیت اور رانی ملّیکا کو اپنا شاگرد بنایا ۔ کپیل واستو جا کر اپنے باپ شدھودن اور بیٹے راہل کو بدھ مذہب میں شامل کروایا ۔ وقت کے ساتھ ساتھ شری وستی ، نالندہ ، کوشامبی ، چمپا ، پاوا ، کوشی نگر وغیرہ مقامات کا سفر کر کے اپنے مذہب کی باتوں کو آسان زبان میں دوسروں تک پہنچانے لگے ۔ پینتالس (45) سال تک گوتم بدھ اپنے مذہب کی تبلیغ مختلف علاقوں میں کرتے رہے اور اسی (80) سال کی عمر میں اتر پردیش کے کوشی نگر میں ان کی وفات ہوئی ۔

(اڈیشا کے چند مقامات جہاں بدھ مذہب کی یادگاریں ہیں ان کے نام اکٹھا کر کے ان کی ایک فہرست بنائیے ۔)

بدھ مذہب کے اصول:

گوتم بدھ نے چار عدد سچائی کی تبلیغ کی تھی ۔ انہیں ''چتو آریہ ستیہ'' کہا جاتا ہے ۔ وہ ہیں انسانی زندگی دکھوں بھری ہے اس دکھ کی وجہ ہے انسانی خواہشات ۔ خواہشات کے خاتمہ سے دکھ کا خاتمہ ہے ۔

''آریہ اسٹانگ مارگ'' کے ذریعہ خواہشات کا خاتمہ ہوسکتا ہے ۔ خواہشات کے خاتمے پر نروان یا نجات حاصل ہوگی ۔ وہ آریہ اسٹانگ مارگ یہ ہیں: (۱) سچا یقین ۔ (۲) سچی سوچ وفکر (۳) نیک عمل (۴) سچی بات (۵) نیک اخلاق (۶) نیک کوشش (۷) حلال روزی (۸) نیک عزم ۔ یہ براہمن مذہب کی نرمی اور جین مذہب کی سختی کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے اسے ''مدھیم پتھ'' کہا جاتا ہے ۔

گھر چھوڑنے کے بعد چھ سال تک مختلف مقامات میں گھوم گھوم کر گوتم ہدایت پانے کے راستے تلاش کرتے رہے۔ انہوں نے ''آرادکالام'' اور ''رودرک رامپوتر'' نامی سنیاسیوں کی شاگردی اختیار کی۔ مگر اس سے انہیں اطمینان نہ ملنے پر وہ گیا چلے گیے۔ وہاں نرنجنا ندی کے کنارے موجود ایک پیپل کے درخت کے نیچے مراقبہ میں بیٹھے۔ بہت دنوں تک مراقبہ میں بیٹھنے کے بعد انہیں ہدایت ملی تو وہ بدھ کے نام سے موسوم ہویے۔ جس پیپل کے نیچے وہ مراقبہ میں بیٹھے تھے اس درخت کو ''بودھی دروم'' اور اس جگہ کو بدھ گیا کہا گیا۔ موجودہ بہار میں یہ بدھ گیا کے نام سے جانا جاتا ہے۔

مذہب کی تبلیغ:

ہدایت یافتہ ہونے کے بعد بدھ دیو نے سارناتھ میں واقع ہرن باغ کے پانچ لوگوں کو مذہب کی تبلیغ کی۔ اس اول تبلیغ کو بدھ مذہب میں ''دھرم چکر پرورتن'' کہا جاتا ہے۔

بدھ دیو نے اپنے ربانی یا الوہی نظریات کو بانٹنے کی غرض سے بھارت کے مختلف مقامات کا دورا کیا۔ مگدھ جا کر وہاں کے راجہ بمبی سار اور اس کے لڑکے اجات شترو کو اپنے مذہب میں شامل کر لیا۔ کوشل کا سفر کر کے وہاں کے راجہ پرسن جیت اور رانی ملّیکا کو اپنا شاگرد بنایا۔ کپیل واستو جا کر اپنے باپ شدھودن اور بیٹے راہل کو بدھ مذہب میں شامل کروایا۔ وقت کے ساتھ ساتھ شری وستی، نالندہ، کوشامبی، چمپا، پاوا، کوشی نگر وغیرہ مقامات کا سفر کر کے اپنے مذہب کی باتوں کو آسان زبان میں دوسروں تک پہنچانے لگے۔ پینتالس (45) سال تک گوتم بدھ اپنے مذہب کی تبلیغ مختلف علاقوں میں کرتے رہے اور اسی (80) سال کی عمر میں اتر پردیش کے کوشی نگر میں ان کی وفات ہوئی۔

(اڈیشا کے چند مقامات جہاں بدھ مذہب کی یادگاریں ہیں ان کے نام اکٹھا کر کے ان کی ایک فہرست بنائیے۔)

بدھ مذہب کے اصول:

گوتم بدھ نے چار عدد سچائی کی تبلیغ کی تھی۔ انہیں ''چتو آریہ ستیہ'' کہا جاتا ہے۔ وہ ہیں انسانی زندگی دکھوں بھری ہے اس دکھ کی وجہ ہے انسانی خواہشات۔ خواہشات کے خاتمہ سے دکھ کا خاتمہ ہے۔

''آریہ اشٹانگ مارگ'' کے ذریعہ خواہشات کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ خواہشات کے خاتمے پر نروان یا نجات حاصل ہوگی۔ وہ آریہ اشٹانگ مارگ یہ ہیں: (۱) سچا یقین۔ (۲) سچی سوچ وفکر (۳) نیک عمل (۴) سچی بات (۵) نیک اخلاق (۶) نیک کوشش (۷) حلال روزی (۸) نیک عزم۔ یہ براھمن مذہب کی نرمی اور جین مذہب کی سختی کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے اسے ''مدھیم پتھ'' کہا جاتا ہے۔

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) اپنیشد سے ہم کیا معلوم کر سکیں گے؟

(ii) اپنیشد میں کن موضوع پر تذکرہ کیا گیا ہے؟

(iii) کٹھوپنیشد میں کس بارے میں لکھا گیا ہے؟

(iv) پارسوناتھ کون ہیں؟ انہوں نے کیا کہا تھا؟

(v) مہاویر کی پیدائش کا تعارف بیان کیجیے۔

(vi) جین مذہب کی توسیع کن وجوہ سے ہو پائی تھی؟

(vii) مہاویر جین نے کرم واد (عمل) پر کیا کہا ہے؟

(viii) جین پنچ مہاورت کیا ہیں؟

(ix) جین مذہب کی یادگار والے چند مقامات کے نام لکھیے۔

(x) گوتم بدھ کی پیدائش اور بچپن کے بارے میں بیان کیجیے۔

(xi) گوتم کے گھر چھوڑنے کی کیا وجہ تھی؟

(xii) گوتم کیوں بدھ نام سے مشہور ہوئے؟

(xiii) گوتم بدھ نے اپنے مذہب کی تبلیغ کیسے کی؟

(xiv) بدھ مذہب کی سچائیاں کیا ہیں؟

(xv) ''آریہ اسٹانگ مارگ'' کیا ہے؟

2۔ نیچے دیے گیے ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جواب دیے گیے ہیں۔ ان میں سے مناسب جواب چن کر خالی جگہ پر کیجیے۔

(i) ارجن نے شری کرشنا سے.....................حاصل کیا تھا۔

(۱) کرم گیان (۲) شاستر گیان (۳) برھم گیان (۴) شرشٹی گیان

(ii) جسے پڑھ کر برھم حاصل ہوتا ہے اسے.....................کہتے ہیں۔

(۱) براہمن (۲) اپنیشد (۳) آرنیک (۴) وید

(iii) بھارت کے فلسفی.....................وحدانیت نظریے کے مبلغ ہیں۔

(۱) شنکراچاریہ (۲) ولبھ چاریہ (۳) مادھواچاریہ (۴) رامانوج

(iv) جین مذہب کی اشاعت کے لیے راجا.....................مختلف اقدامات لیتے تھے۔

(۱) بندوسار (۲) اجات شترو (۳) اشوک (۴) کھاوریل

(v) ....فرقہ کے جین سنیاسی سفید لباس پہنتے ہیں۔

(۱) دگمبر (۲) شویتامبر (۳) آجی بیک (۴) نرگنتھ

(vi) سارناتھ کے پاس گوتم بدھ نے.....................عدد شاگردوں کو بدھ مذہب میں شامل کیا تھا۔

(۱)2 (۲)5 (۳)11 (۴)23

(vii) اڈیشا میں بدھ یادگار.....................میں ہے۔

(۱) رتن گیری (۲) کھنڈ گیری (۳) ٹیم گیری (۴) مہندر گیری

3۔ نیچے دیے گیے سوال کا جواب دو جملوں میں دیجیے۔

(i) بھارت کے رشی اور مہارشی نے اپنیشد کی تشریح کس طرح کی ہے؟

(ii) مہاویر کے قبل کتنے جین ترتھنکر تھے؟ سب سے اول ترتھنکر اور مہاویر کے بعد کے ترتھنکر کے نام لکھیے۔

(iii) لفظ ''جین'' کا کیا معنی ہے؟ مہاویر کے ذریعے تبلیغ کی گئی مذہب کو کیا کہا گیا؟

(iv) مہاویر نے کس جگہ پر وفات پائی؟

(v) کرم واد (عمل) کے متعلق مہاویر نے کیا کہا ہے؟

(vi) بدھ کا نام گوتم کیوں پڑا؟

(vii) گوتم بدھ نے کوشل اور کپیل واستو میں کن لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کیا؟

(viii) تری پیٹک کیا ہے۔

4۔ ہر سوال کا جواب ایک ایک جملے میں دیجیے۔

(i) اپنیشد میں پیچیدہ مسائل کیا ہیں؟

(ii) اپنیشد میں برھم مسائل کی گفتگو کس کے درمیان ہوئی تھی؟

(iii) جین دھرم کا بنیادی منتر کیا تھا؟

(iv) جین مذہب کے ماننے والے کتنے فرقے میں تقسیم ہوئے تھے؟

(v) ''مہاوی نسکریمن'' سے کیا مراد ہے؟

(vi) ''دھرم چکر پرورتن'' کہنے سے کیا مراد ہے؟

5۔ کالم ''الف'' کے الفاظ کے ساتھ کالم ''ب'' کے متعلقہ لفظ کو لکیر کھینچ کر جوڑیے۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''
مدھیم پتھ	جین مندر
آبو پربت	جین مذہب
نچی کیتا	اپنیشد
	بدھ مذہب

آپ کے لیے کام

مختلف بدھ یادگاروں کی تصاویر اکٹھا کر کے البم بنائیے،

F83FHD

ساتواں باب

پارسی اور یونانی حملہ

اپنے والد کے ساتھ دہلی کی سیر کرنے کے دوران سُمیت کو لال قلعہ میں یوم آزادی کا پریڈ دیکھنے کا موقع ملا۔ ہماری فوج کے جوانوں کو اس نے پریڈ میں مارچ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد جوانوں کے بارے میں جاننے کے لیے سُمیت کی دلچسپی بڑھی۔ اس لیے اس نے اپنے والد سے سوال کیا ''فوج کے جوان کیا کام کرتے ہیں؟'' والد صاحب نے اسے سمجھایا کہ وہ لوگ غیر ملکی حملہ آوروں سے ہمارے ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔ بہت ہی پرانے زمانے سے ہمارے دیش پر حملے ہوتے آرہے ہیں۔ سُمیت نے قدیم زمانے کے ان حملہ آوروں کے بارے میں جاننا چاہا تو اس کے والد نے جواب

میں جو کہا آیئے سنیں۔

ماضی میں بھارت کو سونے کا ملک کہا جاتا تھا۔ یہ بے حساب دولت سے بھرپور تھا۔ اسی دھن دولت کو پانے کی لالچ میں اور اپنی سلطنت قائم کرنے کی غرض سے چند بیرونی طاقتوں نے بھارت پر چڑھائی کر دی۔ ان میں سے تھے پارسی (ایرانی) اور یونانی (گریک)۔

پارسی حملہ:

چھٹے صدی قبل مسیح کے پہلے حصے میں وسط ایشیا کے ملک فارسی (ایران) میں ایک بہت بڑی سلطنت وجود میں آئی تھی۔ یہ ملک اکامنڈ بادشاہوں کے زیر حکومت تھا۔ فارسی کے بادشاہ ڈرائیس اول نے 522 قبل مسیح میں پارس کی حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ دولت کی لالچ میں آکر انہوں نے بھارت کے شمالی مغرب علاقے پر حملہ کیا۔ اس علاقے میں کوئی طاقتور حکمران نہ ہونے کی وجہ سے ڈرائیس نے وہاں پر واقع پنجاب، سندھ اور دریائے سندھ کے مغربی علاقے پر قبضہ کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

پارس کے دخل میں بھارت کا جو علاقہ رہا وہ بہت زیادہ زرخیز اور گھنی آبادی والا تھا۔ پارس کے حکمراں یہاں سے کافی لگان وصول کرتے تھے۔ سکندر اعظم کے پارس حملہ کرنے تک یہ علاقہ پارس کے حکمرانوں کے زیرنگیں تھا۔ ڈرائیس کے بعد راجہ زرکساسس نے بھارت کے لوگوں کو اپنی فوج میں تقرری دے کر یونانیوں کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا تھا۔

پارسی حملے کے اثرات:

بھارت کے ساتھ پارس کا تعلق تقریباً 200 سال تک تھا۔ ان دو ممالک کے درمیان بحری اور بری دونوں راستے سے تجارت میں اضافہ ہوا تھا۔ مگر تہذیبی میدان میں پارسیوں کا اثر زیادہ تھا۔ پارسیوں کے پاس سے بھارت کے باشندوں نے ایک نئی رسم الخط سیکھی جس کا نام تھا خروشٹی۔ یہ حروف دائیں سے بائیں جانب لکھے جاتے تھے۔ شمالی مغرب علاقے میں اشوک کی چند کتبے اسی خروشٹی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں۔

اشوک کے ذریعہ تعمیر کیے گیے ستونوں میں پارسی تہذیب کا اثر دکھائی دیتا ہے۔ اشوک کے فرمان (انوشاسن) میں پارسی الفاظ کا استعمال دیکھنے میں آیا ہے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ بھارت کے وافر دھن دولت کے بارے میں پارسیوں سے معلومات حاصل کرنے کے بعد یونانیوں نے بھارت پر چڑھائی کی تھی۔

(ایشیا کا نقشہ دیکھ کر قدیم ملک پارس کس جگہ واقع تھا، نشان لگایئے اور اس دیس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔)

یونانی حملہ:

356 قبل مسیح میں سکندر اعظم ملک یونان (گریس) کے میسیڈونیا نامی ایک چھوٹی سی ریاست میں پیدا ہوا تھا۔ ان کے والد فلپ میسیڈونیا کے راجہ تھے۔ بچپن میں سکندر اعظم نے یونانی فلسفی ارسطو (Aristotle) سے تعلیم حاصل کی تھی۔ باپ کے انتقال کے بعد صرف 20 سال کی عمر میں وہ تخت نشیں ہو گیے۔ تخت نشین ہونے کے بعد بہت ہی قلیل عرصے میں انہوں نے ایشیا مائنر، پارس، شام، مصر اور افغانستان وغیرہ علاقوں پر اپنی فتح حاصل کر لی تھی۔ ان کی بہادری اور ہمت کے لیے انہیں فاتح عالم کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ساری دنیا کو فتح کرنے کا خواب دیکھا تھا۔

334 قبل مسیح میں اپنی چالیس ہزار فوج کے ساتھ سکندر اعظم نے ایشیا مائنر پر حملہ کردیا۔ یہاں سے پارس کی جانب پیش قدمی کر کے وہاں کے راجہ تیسرے ڈرائیس کو شکست دی۔ سکندر اعظم نے ملک شام اور مصر پر بھی چڑھائی کی تھی۔ مصر کو پارسیوں کے قبضے سے آزاد کروا کر وہاں انہوں نے اسکندریہ (Alexandria) شہر قائم کیا۔

326 قبل مسیح میں سکندر اعظم نے بھارت کا رخ کیا۔ درّہ خیبر کے راستے ہے انہوں نے بھارت میں اپنا قدم رکھا۔ اور شمال مغربی سرحدی علاقوں پر حملہ کر دیا۔ اس وقت بھارت کے شمال ۔ مغرب میں قندھار،، کمبوج کی طرح بہت چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں ۔ ان ریاستوں کے درمیان اتحاد نہیں تھا۔ وہ متواتر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ دریائے سندھ اور جہلم ندی کے درمیان واقع تکشیلا صوبہ قندھار کا دارالحکومت تھا۔ اس ندی کے دوسری جانب واقع ایک ریاست میں پورو خاندان حکومت کرر ہا تھا۔ اس ریاست کا نام یا اس کے دارالحکومت کا نام اب تک نامعلوم ہے۔

بھارت کے شمال مغرب کی چند ریاستوں نے سکندر اعظم کی ماتحتی قبول کر لی ۔تکشیلا کے راجہ امبھی نے بنا کسی مزاحمت کے سکندر اعظم کی ماتحتی قبول کر لی ۔ لیکن پورو ریاست کا راجہ پورو سکندر اعظم کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا۔ دونوں فوج کے درمیان گھمسان جنگ ہوئی۔ اس جنگ کو ہائی ڈاس پیں کی لڑائی کہی جاتی ہے۔

اس جنگ میں سکندر اعظم کو فتح ملی ۔ سخت زخمی ہو جانے کے باوجود پورو نے آخری دم تک جنگ جاری رکھا اور انہیں قیدی بنالیا گیا ۔ قیدی پورو کو اپنے سامنے دیکھ کر جب سکندر اعظم نے پوچھا کہ وہ ان سے کس طرح کا سلوک چاہتے ہیں تو بے خوف پورو نے جواب دیا'' ایک راجہ کے ساتھ دوسرے راجہ کا جو سلوک ہونا چاہئے وہ اس کی امید رکھتے ہیں۔''

بھارت کے ایسے ایک راجہ کی ہمت اور دلیری سکندر اعظم کا دل جیتنے کے لیے کافی تھا۔ انہوں نے صرف ان کی جان نہیں بخشی بلکہ باعزت ان کی ریاست انہیں واپس کر دی۔ وہاں سے سکندر اعظم نے مغرب کا رخ کرتے ہوئے اور زیادہ ریاستوں کو جیتنے کی خواہش ظاہر کی ۔ مگر جنگ سے تھکے ماندے ان کے سپاہی مزید جنگ کرنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ اس کے علاوہ مگدھ کی طاقتور نند سلطنت کا مقابلہ کرنے کے لیے یونانی فوج ہمت نہ کر سکی ۔ لہٰذا مجبور ہو کر سکندر اعظم نے ملک فتح کرنے کی خواہش چھوڑ دی اور اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ واپسی کے دوران راستے میں بے بی لون کے پاس بخار میں مبتلہ ہو کر 323 قبل مسیح میں صرف 32 سال کی عمر میں وفات پائی۔

(سکندر اعظم کی طرح اور کچھ فاتح عالم بہادروں کے نام اکٹھا کر کے ایک فہرست بنائیے۔)

سکندر اعظم کے حملے کے اثرات:

سکندر اعظم کے حملے کا اثر دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ ان کے حملے سے بھارت کے معاشرے پر گہرا اثر پڑا تھا۔ جیسے:

- ☆ سکندر اعظم کا حملہ بھارت میں سیاسی یک جہتی لانے میں مددگار ثابت ہوا۔ ان کے بعد بھارت میں ایک وسیع ترموریہ سلطنت قائم پانا ممکن ہوا۔
- ☆ اس حملے سے بھارت اور یورپ کے درمیان تجارت کو فروغ ملا۔
- ☆ بھارت اور یونان کے درمیان تہذیبی اور ثقافتی تعلقات قائم ہوئے۔
- ☆ پہلے سے بھارت اور یونان کے بیچ صرف ایک برّی (خشکی کا) راستہ تھا۔ اس حملے سے مزید تین برّی اور اور ایک بحری راستے کا انکشاف ہوا۔
- ☆ بھارت اور یونانی فن کی آمیزش سے فن قندھار وجود میں آیا۔
- ☆ کل ملا کر سکندر اعظم کے حملے سے مشرق اور مغرب کے ملکوں کے درمیان تعلقات قائم ہوئے۔

مشق:

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) پارس کے بادشاہ ڈرائیس اول نے بھارت پر حملہ کیوں کیا تھا؟

(ii) سکندر اعظم کا بھارت پر حملے کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(iii) پورو کون تھا؟ سکندر اعظم کے ساتھ ان کا کیا تعلق تھا؟

(iv) سکندر اعظم کے حملے کا کیا نتیجہ نکلا؟

(v) قبل مسیح چھٹے صدی پارس کے کس راجہ نے بھارت پر حملہ کیا اور کیوں؟

2۔ قوسین میں سے مناسب الفاظ چن کر خالی جگہ پر کیجیے۔

(i) تکشیلا ....ریاست کا دارالحکومت تھا۔ (کامبوج، مگدھ، قندھار، پنجاب)

(ii) ڈرائیس نے ....میں پارس کی حکومت کی ذمہ داری سنبھالی۔
(468 قبل مسیح، 522 قبل مسیح، 322 قبل مسیح، 127 قبل مسیح)

(iii) سکندر اعظم.........سال میں تخت نشین ہوا تھا۔
(17 سال، 18 سال، 19 سال، 20 سال)

3۔ ایک جملے میں جواب دیجیے۔

(i) فلپ کس ریاست کا راجہ تھا؟

(ii) سکندر اعظم کا استاد کون تھا؟

(iii) سکندر اعظم نے کون سا شہر قائم کروایا تھا؟

(iv) امبی کس ملک کا راجہ تھا؟

(v) شمالی ہندوستان کا سب سے زیادہ طاقتور راجا کون تھا؟

(vi) ہندوستانیوں نے پارسیوں سے کون سا رسم الخط سیکھا تھا؟

آپ کے لیے کام

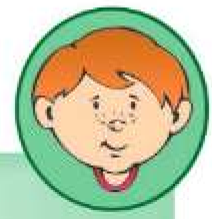

مختلف فاتح عالم بادشاہوں کے تصاویر اکٹھا کر کے ان کے بارے میں مقالہ تیار کیجیے۔

آٹھواں باب

موریہ سلطنت کا عروج

F8CBJ1

یتالی اپنے میز پر ایک روپے، دو روپے اور پانچ روپے کے سکوں کے ساتھ پانچ کے نوٹ، دس کے نوٹ پھیلا کر رکھی تھی۔ اس کے والد نے کمرے میں داخل ہو کر میز پر رکھے روپوں کو دیکھا اور متالی سے سوال کیا، ''بیتا، ان روپوں کو اس طرح کیوں رکھی ہو؟ یتالی نے کہا'' ابو! میں دیکھ رہی ہوں ہر سکے اور نوٹ میں تین عدد شیر کی تصویریں ہے۔ یہ تصویر کہاں سے آئی ہیں اور کیوں ہر سکے اور نوٹ میں ہے؟ سمجھانے کے لیے والد نے یتالی سے کہا:

پرانے زمانے میں شمالی بھارت میں مگدھ نامی ایک طاقتور سلطنت تھی۔ یہ سلطنت دو سو سال تک قائم رہی۔ وہاں موریہ خاندان کے راجہ حکومت کرتے تھے۔ موریہ خاندان سے قبل نند خاندان کی حکومت تھی۔ نند خاندان کے حکمراں بے رحم اور ظالم تھے۔ ان لوگوں کی جبری حکومت کی وجہ سے عوام پریشان تھے۔ نتیجہ کے طور پر وہ لوگ اپنی مقبولیت کھو بیٹھے تھے۔ چانکیہ نامی ایک دانشور پنڈت نے نند خاندان کو مٹا دینے کی قسم کھائی تھی۔ اس قسم کو پورا کرنے کے لیے وہ موقعے کی تلاش میں تھا۔ ٹھیک اسی وقت وہ چندر گپت نامی ایک نوجوان سے ملا۔ وہ موریہ خاندان میں پیدا ہوا تھا۔ چندر گپت کی عقل، ہمت اور ہوشیاری کو دیکھ کر چانیکہ حیران ہو گیا تھا۔ چندر گپت کی مدد سے اس نے نند سلطنت کو مٹا دینے کی ٹھان لی۔ مگدھ پر حملہ کرنے کے لیے اس نے چندر گپت کو اکسایا۔ موجودہ پنجاب علاقے کے لڑاکو اور قبائلی نسل کے لوگوں کو لے کر چندر گپت نے ایک طاقت ور لشکر کی تشکیل کی۔ اسی فوج کے ذریعے نند راجہ کو شکست دے کر چندگپت نے مگدھ پر قبضہ کیا اور موریہ خاندان کی حکومت قائم کی۔

(ایک حکمران کس وجہ سے مقبولیت کھو دیتا ہے، دوستوں کے ساتھ تذکرہ کر کے لکھیے۔)

اس موریہ سلطنت اور اس کی حکمرانی کے بارے میں تمام معلومات مگھاستھنس کی تخلیق شدہ ''انڈیکا''، چانکہ کے ''ارتھ شاستر'' کتاب اور اشوک کی لاٹ، کتبے وغیرہ سے ملتے ہیں۔

چندر گپت موریہ:

چندر گپت موریہ نے نند خاندان کے راجہ دھنا نند کو شکست دے کر مگدھ میں موریہ حکومت قائم کی۔ اسی زمانے میں سکندر اعظم کا سپہ سالار سلوکس نکتار بھارت کی یونانی مقبوضہ علاقے میں حکومت کر رہا تھا۔ چندر گپت نے سلیوکس کے ساتھ جنگ کر کے انہیں شکست دی۔

جنگ ہار کر سلیوکس نے چندر گپت کے ساتھ صلح کر لی۔ صلح کے مطابق یونانی مقبوضہ افغانستان (کابل، قندھار، ہرات) اور بلوچستان وغیرہ بھارت کے شمالی مغربی علاقے چندر گپت کی سلطنت میں شامل ہو گیے۔ نتیجے کے طور پر ان علاقوں سے یونانی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ انہوں نے مغربی بھارت کے گجرات میں واقع سوراشٹر تک تمام علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

چندر گپت موریہ کے زمانے میں سلطنت موریہ شمالی مغرب میں پارس تک، مشرق میں بہار، مغرب میں سوراشٹرا اور جنوب میں کرناٹک تک پھیلی ہوئی تھی۔ ان کی سلطنت کا دارالحکومت پاٹلی پتر تھا جسے اب بہار کے پٹنہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ انہوں نے پچیس (25) سال کی طویل مدت تک حکومت کی۔ سن 298 قبل مسیح میں ان کا انتقال ہو گیا۔

چانکیہ:

چندر گپت موریہ نے چانکیہ کو اپنا مشیر مقرر کیا تھا۔ چانکیہ کا دوسرا نام کوٹلیہ تھا۔ انہوں نے ارتھ شاستر نامی ایک کتاب کی تصنیف کی تھی۔ اس کتاب میں موریہ سلطنت کی طرز حکمرانی اور سیاسی معاشی و اقتصادی نظام کے بارے میں بیان کیا گیا تھا۔

مگاستھنس:

یونانی حکمران سلیوکس نِکتار کے حکم سے یونان کے سفیر کی حیثیت سے مگاستھنس چندر گپت موریہ کے دربار میں آیا تھا۔ اس نے موریہ دربار میں طویل پانچ سال تک قیام کیا۔ اسی قیام کے دوران انہوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور انہیں باریکی سے دیکھا۔ ہندوستان کے بارے میں انہوں نے جو سفرنامہ کتابی شکل میں مرتب کیا تھا اس کا نام انڈیکا ہے۔ اس میں موریہ سلطنت و نظام حکمرانی خاص کر نظام بلدیہ کے بارے میں بہت ساری باتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے موریہ شاہی محل اور پاٹلی پتر شہر کے بارے میں تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

بندوسار:

چندر گپت موریہ کے بعد ان کا لڑکا بندوسار تخت نشین ہوا۔ وہ ایک طاقتور بادشاہ تھا۔ اس نے باپ کی وسیع سلطنت پر نہایت قابلیت کے ساتھ حکموت کی۔ انہوں نے سولہ (16) راجاؤں کو شکست دے کر ان کی سلطنت کو موریہ سلطنت میں شامل کر لیا۔

اشوک:

273 قبل مسیح میں بندوسار کے بعد اشوک موریہ سلطنت کا حکمران بنا۔ زمانۂ طفلی سے ہی اشوک نڈر، دلیر اور بے رحم تھا۔ ان کی بے رحم اور خوفناک فطرت کے لیے انہیں چنڈ اشوک کہا جاتا تھا۔ بندوسار کے دور حکومت تکشلا میں بغاوت ہوئی تھی۔ اس بغاوت کو کچلنے کے لیے شہزادہ اشوک کو بھیجا گیا تھا۔ بغاوت کو کچلنے کے لیے اشوک کو تکشلا اور اجین کا ریاستی گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ بندوسار کی موت کے بعد اشوک مگدھ کے شاہی تخت پر بیٹھے مگر ان کی تاج پوشی چار سال بعد ہوئی تھی۔

ASHOKA'S DYNASTY

کلنگا کی جنگ:

دریائے سبرن ریکھا سے لے کر دریائے گوداوری تک کا وسیع مشرقی ساحلی علاقعہ کلنگا ملک میں شامل تھا۔ قدیم ہندوستان کا یہ ایک طاقتور ملک تھا۔ اپنی سلطنت کے قریب کسی دوسرے آزاد اور طاقتور سلطنت کا وجود اشوک کے لیے نا قابل برداشت تھا۔ ملک کلینگا (موجودہ اڈیشا) دھن دولت سے بھر پر اور تجارت کا مرکز تھا۔ مگدھ کی گرتی ہوئی اقتصادی حالت کو مضبوط کرنے کے لیے اشوک نے کلینگا پر حملہ کیا تھا۔ 261 قبل مسیح میں اشوک نے کلینگا پر حملہ کیا تھا۔ زیادہ تر لوگوں کا خیال ہے کہ طاقتور کلینگا فوج نے بھوبینشور کے دیا ندی کے کنارے واقع دھولی پہاڑ کے پاس اشوک کی فوج کی مزاحمت کی تھی۔ طاقتور کلینگا فوج کو اشوک کی فوج کے سامنے مات کھانا پڑا۔ اس جنگ میں تقریباً ایک لاکھ کے قریب لوگ ہلاک ہویے۔ دیڑھ لاکھ لوگوں کو قیدی بنا لیا گیا تھا۔ جنگ سے اموات، خونریزی، نقصانات اور زخمی جوانوں کی دردناک چیخ پکار نے اشوک کے دل کو دکھا دیا۔ ان کے دل میں تبدیلی آئی۔ وہاں انہوں نے ہتھیار ترک کر کے زندگی میں مزید جنگ نہ کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔

(فی الحال بھوبینشور کے دھولی کے پاس اشوک کے زمانے کی جو یادگاریں ملتی ہیں ان کے متعلق دوسروں سے پوچھ کر لکھیے۔)

اشوک کا قبول بدھ مذہب اور تبلیغ:

کلینگا جنگ سے اشوک کی طرز زندگی میں مکمل تبدیلی آئی۔ جنگ کلینگا سے ہونے والے خون خرابہ نے اشوک کو چنڈا اشوک سے دھرما شوک میں تبدیل کر دیا۔ اس جنگ کے بعد اشوک نے بدھ مذہب قبول کیا اور اس کی ترقی اور ترویج کے لیے خود کو مقرر کیا۔ بدھ مذہب کے اہنسا کے اصول (عدم تشدد) سے وہ بے حد متاثر ہویے تھے۔ اور اسکی تبلیغ کے لیے انہوں نے اقدام کیے تھے۔

تبلیغ کے سلسلے میں اشوک نے لومبنی، سارناتھ، کوشی نگر (کوشی نارا) وغیرہ مقامات کا سفر کیا تھا۔ ان کی اس سفر یا یاترا کو دھرم یاترا کہا جاتا ہے۔ بدھ مذہب کے اہم مرکزوں کی یاترا سے متاثر ہو کر اکثر لوگوں نے بدھ مذہب اختیار کیا۔

کتبے یا سنگی تحریریں:

بدھ مذہب کے فروغ اور ترویج کے لیے اشوک نے سلطنت کے مختلف مقامات پر ستون، لاٹ اور وہاروں کی تعمیر کروائی۔ بھوبنیشور کے دھولی پہاڑ پر ان کا ایک کتبہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ ان کا ایک اور کتبہ ضلع گنجام کے جَوگڑھ میں بھی موجود ہے۔ ان کے حکم پر کتبوں اور ستونوں پر کندہ کی گئی تحریریں رعایا اور شاہی ملازمین کے لیے حکم نامہ ہے۔ اس سے ان کے ذریعے تبلیغ کی گئی دھمّ کے اصولوں کا پتہ چلتا ہے۔ دھمّ کا کسی خاص مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اشوک نے اپنے حکم نامے میں عوام کو ان کے فرض سے آگاہ کرانے کے لیے اخلاقی نظریات کو پتھروں میں کھدوایا تھا۔ وہ نظریات ہیں: (۱) جانداروں کی قتل سے گریز کرنا۔ (۲) جانداروں کے لیے عدم تشدد یا اہنسا کا مظاہرہ کرنا (۳) والدین اور بزرگوں کے حکم کی تعمیل کرنا۔ (۴) بزرگوں کی عزت کرنا۔ (۵) دوست احباب، خویش واقارب، براہمن، ضعیف اور مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی کرنا۔ (۶) غلام اور لونڈی وغیرہ پر رحم کرنا۔ (۷) سچ بولنا۔ (۸) کم مقدار میں بچت کرنا۔ وغیرہ۔ پیار اور دوستی سے دل جیتا جا سکتا ہے۔ لہٰذا تمام لوگوں کا آپس میں بھائی چارا قائم کرنا ضروری ہے۔

دھرم مہاماتر:

اشوک نے دھرم مہاماتر نامی ملازمین کا تقرر کروایا۔ یہی دھرم مہاماتر تمام ملک کا دورا کر کے ان کے بنایے گیے 'دھمّ'' اصولوں کو سنایا کرتے تھے اور بدھ مذہب کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کی خاطر ''دھمّ'' کے اصولوں کو سمجھایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اشوک نے ''راجوک''، ''پرادیسیک'' اور 'یوکت'' نامی ملازمین کا تقرر کیا تھا۔ یہ لوگ رعایا کے ساتھ محبت سے پیش آنے کے ساتھ ساتھ ان کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتے تھے۔

فیض رسانی کا کام:

اشوک نے رعایا کی فلاح کے لیے بہت سارے رفاہی کام کیے تھے۔ لوگوں کی آمد و رفت کے لیے راستوں کی تعمیر کروایا اور مسافروں و راہ گیروں کی سہولت کے لیے راستے کے کنارے سایے دار درخت لگوایے۔ لوگوں کی صحت کا خیال رکھتے ہوے اکثر مقامات پر ادویاتی پیڑ پودوں کے باغ لگایے۔ لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے لیے بہت سارے کوئیں کھدوایے اور راہ گیروں کے آرام کے لیے مسافر خانے اور سرایے تعمیر کروایے۔ انسان اور جانوروں کے علاج کے لیے شفاخانہ قائم کروایا۔

(اشوک کے کتبے اور لاٹ کی کھدائی سے آپ کو کیا پتہ چلتا ہے کہ اشوک کس قسم کے راجا تھے؟ تحریر کیجیے۔)

بیرونی ملکوں کے ساتھ بھارت کا تعلق:

موریہ حکمراں بیرونی ملکوں کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ اشوک کی کوششوں سے مغربی ایشیا کے لوگوں کے درمیان بھائی چارا، عدم تشدد اور امن وآمان وغیرہ انسانی اصولوں کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ انہوں نے اپنے لڑکے اور لڑکی کو شری لنکا بھیج کر بدھ مذہب کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ ساتھ بھائی چارے کا جذبہ پیدا کیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے ''شون'' اور 'اوبھر' نامی دو بدھ بھکشوؤں کو برہمادیش (موجودہ میانمار) کو بھیجا تھا۔

اشوک کی لاٹ:

اشوک فنکاری اور فن تعمیر کی سرپرستی کرتے تھے۔ انہوں نے بہت ساری عمارتوں، لاٹ ستون اور بدھ وہاروں کی تعمیر کروائی تھی۔ ان میں سے سارناتھ کا ستون اہم ہے۔ اس ستون کی چوٹی پر چار شیروں کا مجسمہ ہے۔ یہ شیر چاروں سمت کو رخ کیے ہیں۔ بھارت سرکار نے اشوک ستون کے ان شیروں کو قومی علامت کے طور پر قبول کیا ہے۔ اس نشان میں موجود اشوک چکر کو قومی پرچم میں بھی رکھا گیا ہے۔ اسی (اشوک ستون) شیر کے نشان کو بھارت کے سکوں میں بھی رکھا گیا ہے۔ اس ستون کی اونچائی 2.15 میٹر ہے۔ اس اشوک کے ستون میں چار عدد شیر، ایک گھوڑا، ایک ہاتھی اور ایک سانڈ کی تصویر ہے۔ اس میں موجود دھرم چکر سچائی کی علامت ہے۔ اس میں 24 عدد آرا (پہیے کا آرا) لگا ہوا۔

(ہمارے قومی پرچم کی تصویر بنا کر مناسب رنگ بھریئے۔)

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) چندر گپت موریہ نے نند خاندان کا خاتمہ کر کے مگدھ میں کس طرح موریہ سلطنت قائم کیا تھا؟

(ii) سلیوکس نکاتار کون تھا؟ چندر گپت کے ساتھ اس کی جنگ کا کیا انجام ہوا؟

(iii) چانکیہ کی تصنیف ''ارتھ شاستر'' کس موضوع پر لکھی گئی ہے؟

(iv) میگھا ستھنس کون تھا؟ ان کے سفرنامے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

(v) کلنگا کی لڑائی کی وجہ کیا تھی اور اس کا نتیجہ کیا ہوا؟

(vi) کلنگا کی لڑائی نے کس لیے اشوک کے دل میں تبدیلی پیدا کی؟

(vii) اشوک کا اصول ''دھمم'' کیا تھا؟

(viii) اشوک نے کون سا مذہب اختیار کیا تھا اور اس کے فروغ اور اشاعت کے لیے کون کون سے اقدامات کیے تھے؟

2۔ نیچے دیے ہوئے مضمون پر نوٹ لکھیے؟

اشوک کے کتبے (شیلا لیپی)، اشوک کا ستون، دھرم مہاماتر

3۔ ہر سوال کا جواب دو جملوں میں لکھیے۔

(i) کن لوگوں کو لے کر چندر گپت نے اپنی فوج کو تشکیل دی؟

(ii) اشوک کے کلنگا حملے کے دو وجوہات کیا ہیں؟

(iii) تکشیلا کی بغاوت کو کچلنے کے لیے بندوسار نے کسے بھیجا تھا؟

(iv) چندر گپت موریہ کی سلطنت کہاں سے کہاں تک پھیلی ہوئی تھی؟

4۔ ہر سوال کا جواب ایک ایک جملے میں لکھیے۔

(i) اشوک نے بودھ مذہب کی تبلیغ واشاعت کے لیے اپنے بیٹے اور بیٹی کو کہاں بھیجا تھا؟

(ii) اشوک ستون میں موجود پہیے کو کیا کہا جاتا ہے؟

(iii) اشوک کی بے رحم فطرت کے لیے انہیں کیا کہا جاتا تھا؟

(iv) کلنگا کی لڑائی کب ہوئی تھی؟

(v) کسے شکست دے کر چندر گپت موریہ مگدھ کے حکمران بنے تھے؟

5۔ ہر نظریے میں موجود غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔

(i) یونانی بہادر سکندر اعظم کے سپہ سالار کا نام میگھا ستھنس تھا۔

(ii) چندر گپت موریہ نے چانکیہ کو سپہ سالار مقرر کیا تھا۔

(iii) اشوک نے دھرم مہاماتر کو جنگ میں لڑنے کے لیے مقرر کیا تھا۔

(iv) اشوک ستون میں چار شیروں کی تصویر ہے۔

6۔ قوسین میں سے مناسب الفاظ چن کر خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

(i) مگدھ کے نند خاندان کو مٹانے کے لیے..................نے قسم لی تھی۔

(چندر گپت، اشوک، چانکیہ، سلیوکس نکتار)

(ii) میگھا ستھنس یونان کے..................تھے۔

(سفیر، راجا، سپہ سالار، مبلغ)

(iii) کلنگا جنگ میں اشوک نے..................لوگوں کو قیدی بنایا تھا۔

(پچاس ہزار، ایک لاکھ، ڈیڑھ لاکھ، دو لاکھ)

(iv) سچائی کی علامت دھرم چکر میں..................عدد لاا رے ہیں۔

(21,20,24,12)

7۔ کالم 'الف' کے ہر لفظ کے ساتھ کالم 'ب' کے متعلقہ الفاظ کو ملا کر لکھیے۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''
انڈیکا	چندر گپت
دھم	میگھا ستھنس
کوٹیلہ	اشوک
	چانکیہ

آپ کے لیے کام

(اڈیشا کا نقشہ بنا کر کلنگا جنگ کی جگہ دکھائیے۔)

نواں باب

200 سے 300 صدی قبل مسیح کے درمیان کا بھارت

آج اتوار ہے۔ ببلو صبح اٹھا اور ناشتہ کیا۔ اسی وقت اخبار والا اخبار کے ساتھ ایک ہفت روزہ رسالہ بھی دے گیا۔ اس رسالے میں موریہ بادشاہ اشوک کے بارے میں ایک خوبصورت افسانہ شائع ہوا تھا۔ اسی افسانے سے ببلو کو معلوم ہوا کہ اشوک ایک بادشاہ اور اچھا حکمران تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اشوک کی موت کے بعد ان کے کمزور وارث ان کی اتنی بڑی سلطنت سنبھال نہیں پایے، اشوک کے بعد بھارت کا حال کیا ہوا ہوگا؟ اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے اس نے دوسرے دن اپنے اسکول کے کتب خانے کو جا کر تاریخ کی کتابیں پڑھیں تو اپنے دل میں اٹھے سوالات کے جواب پا گیا۔

اسے ملنے والے جواب ہیں:

حضرت عیسیٰؑ سے 200 سال قبل موریہ سلطنت کی طرح بڑی سلطنت قائم نہیں کی جا سکی تو کیا ہوا اسی دوران وسط ایشیا اور بھارت کے درمیان بہت سارے تعلقات بن گیے تھے۔ موریہ حکومت کے بعد مشرقی، وسطی اور جنوبی بھارت میں شونگ، کانوا، اور سات واہن نامی خاندانوں کے راجہ حکومت کرنے کے دوران مغربی بھارت میں وسط ایشیا کے چند حکمراں حکومت کر رہے تھے۔

ہندوستانی یونانیوں کی حکومت:

دوسری صدی قبل مسیح میں شمالی مغربی بھارت پر ایک سے زیادہ غیر ملکی اقوام نے حملہ کیا۔ انہیں حملہ آوروں میں سے افغانستان کے شمال میں اور آمو دریا ندی کے جنوب میں واقع بیاکٹریا ریاست کے یونانی حکمراں نے پہلے ہندوکش پہاڑ کو عبور کیا۔ ان حملہ آوروں کا آنا مختلف اوقات میں ہوا تھا۔ ان میں سے چند نے خود حکومت کی اور چند نے وہاں اپنے کسی نائب حکمران کو مقرر کر دیا تھا۔

شک قوم کے سخت دباؤ کی وجہ سے اس علاقے کے حکمراں اپنی حکومت مزید چلا نہیں پایے۔ اسی دوران چین کی عظیم الشان دیوار بن جانے کے سبب شک قوم چین کی طرف پیش قدمی کر نہیں پائی۔ نتیجے کے طور پر انہوں نے اپنے پڑوسی ملک میں حکومت کرنے والے یونانی اور پکو حکمرانوں پر نظر ڈالی۔ شک لوگوں کے دباؤ میں آ کر بیاکٹریا میں حکومت کرنے والے یونانیوں نے بھارت کی طرف پیش قدمی کی۔

(یونانی کس سمت سے بھارت میں داخل ہویے ہوں گے، نقشہ دیکھ کر متعین کیجیے۔)

اس وقت بھارت میں حکومت کرنے والے اشوک کے کمزور جانشیں یونانیوں کی مزاحمت نہیں کر پایے۔ نتیجے کے طور پر بیاکٹریا میں حکومت کرنے والے یونانیوں نے اول بھارت کے شمال مغرب علاقے پر قبضہ کیا اور بعد میں ایودھیا اور پاٹلی پترا تک چڑھ آیے تھے۔ مگر یونانی مکمل طور پر بھارت میں اپنی حکومت قائم کر نہیں پایے تھے۔

یونانی حکمرانوں میں سے منتڈر (145-165 قبل مسیح) خاص تھے۔ کچھ انہیں ملند بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی دارالحکومت شاکل (موجودہ پنجاب کا سیال کوٹ) میں قائم کیا۔ منتڈر نے بدھ گورو ناگارجن کے ذریعے بدھ مذہب قبول کر لیا اور انہوں نے بدھ مذہب کے بارے میں ناگارجن سے بہت سوالات کیے۔ منتڈر کے سوالات اور ناگارجن کے جواب ''ملند پنہ'' نامی کتاب میں محفوظ ہے۔

ہندوستانی یونانیوں نے بھارت میں بہت سارے سکے رائج کیے تھے۔ بعد کی صدی میں یہ سکے دوسرے صوبوں میں بھی رائج ہویے۔ علاوہ ازیں ان لوگوں نے بھارت کے بدھ فنِ صنعت کاری کی سرپرستی کی جسے قندھاری آرٹ بھی کہا جاتا ہے۔

بھارت میں حکومت کرنے والے یونانیوں نے وقت کے ساتھ ساتھ بھارت کی تہذیب و مذہب کو قبول کر لیا۔ آپسی تعلق بڑھانے کی غرض سے ازدواجی تعلق قائم کر کے ہندوستانی نام رکھ لیا جس وجہ سے انہیں بھارتیوں میں شمار کیا جانے لگا اور ان کی بنیادی پہچان ختم ہوگئی۔

تصویر میں موجود یونانی سکے اور ہمارے استعمال میں آنے والے سکوں کے درمیان کیا فرق دکھائی دیتا ہے؟

شک حکومت:

ہندوستانی یونانیوں کے بعد شمال مغرب بھارت میں شک حکمراں حکومت کرنے لگے۔ بنسبت یونانیوں کے انہوں نے بھارت کے اکثر علاقوں میں سلطنت قائم کر لی۔ شک منگولوں کی ایک شاخ تھی۔ وہ لوگ شروع میں ''سردریا'' ندی کے مغربی حصے میں رہتے تھے۔ یوچی قوم کے لوگوں نے انہیں وہاں سے بھگا دیا تو انہوں نے بھارت کا رخ اختیار کیا اور ہندوستانی یونانی سلطنت پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی۔ پانچ جماعت میں تقسیم ہو کر شکوں نے بھارت اور افغانستان میں اپنی سلطنت قائم کر لی۔ ان جماعتوں میں سے پہلی جماعت افغانستان اور دوسری جماعت بھارت کے تکشیلا میں اپنی دارالحکومت قائم کر کے حکومت کرنے لگے۔ تیسری جماعت نے متھرا میں 200 سال تک حکومت کی۔ چوتھی جماعت مغربی بھارت میں قیام کر کے چوتھی صدی عیسوی تک حکومت کی۔ پانچویں جماعت نے دکن کے اوپری حصے میں اپنی حکومت قائم کی۔

ہندوستانی راجہ اورعوام کی جانب سے شک قوم کوکسی طرح کی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔مگرروایت ہے کہ اجین کے ایک راجہ نے شکوں کا مقابلہ کر کے انہیں بھگا دینے میں کامیابی حاصل کی ۔ وہ قبل مسیح 58 صدی میں شکوں کوشکست دے کرخود کو وکرمادیتیہ کے لقب سے نوازااوروکرم سمبت یا سال رائج کیا۔ان کے بعد بہت سارے راجاؤں نے وکرمادیتیہ لفظ سے حکومت کیا۔ یہی رواج 1400 صدی عیسوی تک مغربی بھارت اوردکن میں چلا آرہا تھا۔

حلاں کہ شک بھارت کے مختلف علاقوں میں حکومت کرتے تھےمگرصرف مغربی بھارت میں 400 سال کی طویل مدّت تک حکومت کرتے رہے ۔شک حکمرانوں میں اہم تھے رودرادامن (150-130ء) ۔انہوں نے مالوہ،شوراشٹر، گجرات کا شمالی کونکن ساحل اورنرمدہ وادی میں واقع چندریاستوں کوفتح کیا تھا۔علاوہ ازیں انہوں نے موریہ حکومت کے دورمیں آبپاشی کی غرض سے بنائی گئی اورعرصے سے غیراستعمال شدہ سدرشن جھیل کی مرمت کروائی اورشہرت حاصل کی ۔

(کاشت کی زمین میں آبپاشی کس طرح کی جاتی ہے،سوچیے اوردوستوں کے ساتھ تبادلہ خیال کر کے لکھیے ۔)

رودرادمن سنسکرت زبان کو بہت زیادہ پسند کرتے تھےاوراس میں انہیں مہارت حاصل تھی ۔وہ عالموں اوردانشمندوں کی خاطرخواہ عزت کرتے تھے ۔ پرانے زمانے کی ایک سنگی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں قواعد، سیاست،موسیقی اورفلسفہ کے میدان میں اچھی مہارت حاصل تھی ۔انہوں نے بھارت میں حکومت کرنے والے ساواہن،کچھی وغیرہ شاہی خاندانوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کیے ۔شکوں نے بھارت کے رسم ورواج میں خود کوشامل کیا اوراس کی تہذیب وتمدن کو اپنا کر یونانیوں کی طرح مکمل طور پر ہندوستانی بن گیے ۔

کشان حکومت:

حضرت عیسیٰؑ کی پیداش کےقبل 200 سال کے اندرسرزمین ایشیا کومختلف اقوام کےلوگ آیے تھے۔ان میں تین خاندان یورنی شک، پلو،اوریوچی خاص ہیں۔ان لوگوں کی آمد کی وجہ سےمغربی ایشیا میں اپنا سکہ جمانے والے یونانیوں کا دبدبہ ختم ہوگیا۔ان اقوام میں یوچی قوم پانچ فرقوں میں تقسیم ہوگئی تھی ۔ان میں سے کشان فرقہ مشہورتھا۔

چینی زبان میں لکھی گئی پرانی کتابوں سے کشانوں کے وجود کے بارے میں معلومات ملتی ہیں ۔انہیں معلومات کے مطابق قبل مسیح دوسری صدی میں چین کے مغربی حصے میں یوچی نامی ایک طاقتورخانہ بدوش قوم بستی تھی ۔’ہون‘ نامی اورایک طاقتورقوم نے اسے وہاں سے بھگا دیا تھا۔یوچی مغربی ایشیا کو بھاگ نکلے اورشکوں کوشکست دے کر بھگا دیا اور بیاکٹریا یا شمالی افغانستان پر قبضہ کیا۔اس کے بعد ہندوکش پہاڑ کو پار کر کے وادئی سندھ کے نچلے حصے اوردریائے گنگا کی وسیع آبادیوں میں اپنا دبدبہ قائم کیا۔

کشان اور سات وہان سلطنت کا نقشہ

کشانوں کی سلطنت آمدوریا سے گنگا تک اور وسط ایشیا کے خراساں سے اتر پردیش کے وارانسی تک پھیلی ہوئی تھی ۔ وسط ایشیا کے چند علاقے ،افغانستان کے چند حصے اور پاکستان و بھارت کے اکثر علاقے کشان سلطنت کے ساتھ منسلک تھے ۔

(نقشہ بنا کر اس میں کشان سلطنت کی نشاندہی کیجیے ۔)

کشان حکمرانوں نے بھارت میں اپنی کامیاب سلطنت قائم کی تھی ۔ ان میں کاڈفسس اول اور کاڈفسس دوم اہم تھے ۔ ان دو راجاؤں نے اپنی سلطنت میں بہت سارے سکے رائج کیے تھے ۔ کاڈفسس دوم نے سونے کے سکّے رائج کیے تھے ۔ یہ تھے بھارت میں رائج اوّل سونے کے سکے ۔ کچھ سکوّں میں شیو کی مورت ہے ۔ اس لیے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ شیو کے پجاری تھے ۔

کشان بادشاہ کنشک :

کنشک کشان شاہی خاندان کے تیسرے اور سب سے عظیم بادشاہ تھے ۔ وہ سن 78 عیسوی میں تخت نشین ہوئے تھے ۔ اسی سال شک صدی (شکابد) کی گنتی شروع ہوئی تھی ۔

فتوحات:

کنشک جب تخت نشیں ہوئے تو ان کی سلطنت افغانستان ، سندھ کے ایک بڑے حصے ، پنجاب ، پارتھیا اور بیا کٹریا کے چند علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی ۔ کنشک نے کھوٹان ، کشمیر ، وادئ گنگا کے چند علاقے اور مالوہ وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کیے ۔ ان کی سلطنت مغرب میں فارس (موجودہ ایران) سے مشرق میں پاٹلی پتر (بہار کے پٹنہ) تک پھیلی ہوئی تھی ۔ پوروشپور (پاکستان کا پیشاور) ان کا دارالحکومت تھا ۔

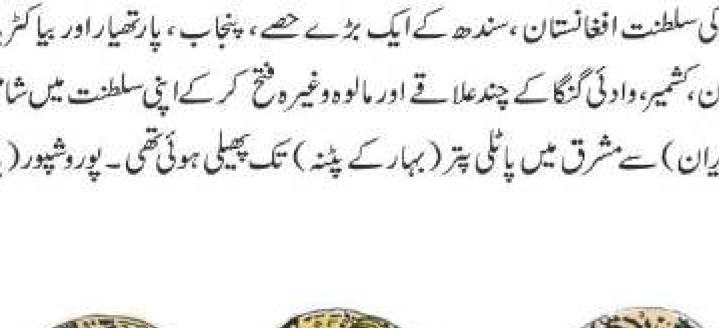

اشواگھوس سے متاثر ہو کر کنشک نے بدھ مذہب قبول کیا تھا ۔ اور اس مذہب کی تبلیغ و ترویج کے لیے انہوں نے بہت سارے کام کیے تھے ۔ انہوں نے متعدد منار اور بدھ وہار تعمیر کروائی ۔ اس وقت بدھ مذہب ہین یان اور ماہ یان دو فرقوں میں تقسیم ہو چکا تھا ۔ کنشک نے مہایان فرقے کی سرپرستی کی ۔ ان کے ذریعے چوتھے بدھ اجتماع کا انعقاد ہوا تھا ۔ اس اجتماع میں بدھ مذہب کے علماء اور دانشور نے بدھ مذہب کی کتابوں پر غور و خوض کر کے تشریح کی اور وہ تفصیلات " مہابھاشا " کے نام سے موسوم ہوئیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے بدھ مذہب کی تبلیغ و توسیع کے لیے وسط ایشیا اور چین کو مبلغ بھیجے تھے ۔ کنشک نے بہت سارے سکے رائج کیے تھے ۔ ان سکوں میں یونانی اور ہندوستانی دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں پائی جاتی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں مذہبی رواداری پائی جاتی ہے ۔

کنشک نے اپنی سلطنت میں تجارتی ترقیات کے لیے کوشش کی تھی ۔ چین اور روم کے ساتھ ان کی سلطنت کے تجارتی تعلقات تھے ۔ بدھ اور ان کے شاگردوں کے جسمانی باقیات کی تحفظ کے لیے کنشک نے استوپا کی تعمیر کروائی تھی ۔ ان کے شاہی دربار میں چرک، اشوگھوش اور ناگارجن وغیرہ پنڈت دانشور موجود تھے ۔ کنشک کے دور حکومت میں سنسکرت زبان میں متعدد کتابیں لکھی گئی تھیں ۔ ان کی کوشش سے قندھاری آرٹ کو ترقی ملی ۔ متھرا سے کنشک کا ایک مجسمہ ملا ہے جس کا سر نہیں ہے ۔

کنشک نے کل 23 سال حکومت کی تھی ۔ اس دوران کشان سلطنت کی مختلف شعبوں میں ترقی ہوئی تھی ۔ ان کے بعد ان کے جانشیں کمزور ہو گیے ۔ نتیجے میں کشان سلطنت ٹوٹ گئی ۔

دکن کی سات وہان سلطنت:

سکے ، کتبے ، سنگی تحریر اور متسیہ پران سے سات واہن سلطنت کے بارے میں بہت ساری معلومات حاصل ہوتی ہیں ۔ ان معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ قبل مسیح پہلی اور دوسری صدی میں نرمدہ، تاپتی، گوداوری اور کرشنا ندی کے وسطی علاقے میں سات واہن سلطنت قائم ہوئی تھی ۔ یہ سلطنت مشرق میں بنگال کی کھاڑی سے مغرب میں بحر عرب تک پھیلی ہوئی تھی ۔ سات واہن سلطنت کے دار الحکومت کا نام تھا ''پرتشٹھان'' ۔ فی الحال یہ مہاراشٹر کے ''پیٹھان'' کے نام سے جانا جاتا ہے ۔

پرانوں میں سات واہنوں کو آندھرا کہا گیا ہے ۔ پران کے مطابق سات واہن خاندان کے بانی تھے ''سموک'' ۔ انہوں نے ''شنگ''، ''کانو'' حکومت کا خاتمہ کر کے سات واہن خاندان کی خصوصیت قائم کی تھی ۔ ان کے چھوٹے بھائی کرشن تھے جو اس خاندان کے بعد والے حکمران بنے ۔ ان کے بعد اس خاندان کے تیسرے حکمران سات کرنی نے مالوہ جیت کر اس فتح کی یادگار کے طور پر اشومیدھ یگیہ کروایا ۔ مگر شک راجہ 'سات کرنی'' کو جنگ میں شکست دے کر سات واہن سلطنت کے بہت سے علاقوں کو اپنے قبضے میں لے لیا ۔ سات کرنی کی موت کے بعد ان کی رانی نے اپنے دو نابالغ بیٹوں کی سرپرست کی حیثیت سے چند دنوں کے لیے حکومت کے کاموں کو انجام دی ۔

(آپ دیکھے ہوئے یگیہ کے بارے میں لکھیے ۔)

دوسری صدی کے پہلے حصے میں گومتی پتر سات کرنی یا سات کرنی دوم نے سات واہن خاندان کی عظمت وشہرت میں اضافہ کیا ۔ انہوں نے شک، یون اور پلووں کو شکست دی اور شکوں کے مقبوضہ علاقوں کو اپنے قبضے میں کر لیا ۔ ان کے بعد یگیہ شری سات کرنی نے سات واہن خاندان کی عظمت بڑھائی ۔

یگیہ شری سات کرنی کے زمانے سے سات واہن سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تھا ۔ آخر میں شک، پلّو اور کشانوں کے حملے سے سات واہن سلطنت کا خاتمہ ہوا ۔

سات واہنوں کا طریقۂ حکومت:

راجہ تمام اختیارات کے مالک تھے۔ سلطنت کو چند پردیس اور پردیس کو جن پد میں تقسیم کیا گیا تھا۔
(انتظامی سہولیات کے مدنظر ہماری ریاست کو کیسے تقسیم کیا گیا ہے لکھیے۔)

سات واہن سلطنت کا تجارتی کاروبار سنٹرل ایشیا اور سلطنت روم کے ساتھ تھا۔ بنسبت درآمد، برآمد زیادہ تھی۔ سات واہن برھمن تھے۔ راجہ دوسرے مذہب کی طرف رواداررہتے تھے۔ تاجران بودھ گھپا، چیتیہ گرِ ہا اور استوپا تعمیر کرتے تھے۔ سات واہن شکوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات رکھتے تھے۔ انہوں نے سلطنت کے سڑکوں کی حالات بہت بہتر بنادی تھی۔

کھارول:

قبل مسیح پہلی صدی میں کلنگا (موجودہ اڈیشا) میں ایک عظیم الشان شاہی خاندان کا عروج ہوا تھا۔ اس خاندان کی پہچان مہا میگھ واہن خاندان کے نام سے کی جاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے آباواجداد چیدی تھے۔ اس شاہی خاندان کے سب سے بڑے راجہ تھے مہا میگھ واہن ایر کھارول۔ انہوں نے کلنگا کو ایک مضبوط سلطنت میں تبدیل کیا۔ سارے ہندوستان میں کلنگا کی عظمت میں اضافہ ہوا تھا۔ وہ تھے ایک جری فاتح، بہادر، رعایا کے خیر خواہ حکمران اور فنکاری وتہذیب کے دلدادہ۔ حالاں کہ انہوں نے جین مذہب قبول کیا تھا مگر دوسرے مذہب کا بھی احترام کیا کرتے تھے۔

مہا میگھ واہن خاندان کے تیسرے راجہ تھے کھارول۔ باپ کی موت کے بعد جب وہ تخت نشین ہوئے تو ان کی عمر صرف پندرہ سال کی تھی۔ ان کی تیرہ سالانہ حکومت کی تفصیل بھوبنیشور کے ادے گیری پہاڑ پر موجود ہاتھی گھپا میں کندہ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کم سنی میں ہی کھارول نے مختلف علم حاصل کرنے کے ساتھ فنِ جنگ میں بھی مہارت حاصل کی تھی۔ وہ قبل مسیح 40 صدی میں کلنگا سلطنت کے تخت نشین ہوئے۔

کھارول کے دورِ حکومت کے مختلف کارنامے:

اپنی حکومت کے پہلے سال طوفان میں ٹوٹی ہوئی ان کی راجدھانی کلنگا نگری کے دروازے اور چاردیواری کی ازسرنو تعمیر کروانے کے ساتھ ساتھ شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کی خاطر انہوں نے ٹھنڈے پانی سے بھرے تالاب کا انتظام کیا اور باغات کی مرمت کروائی۔

کھارول کی فتوحات:

حکومت کے دوسرے سال سے ہی ان کی فتیابی کے کارنامے شروع ہوئے۔ کھارول نے مغرب میں دریائے کرشنا تک پیش قدمی کرکے راشٹرک اور بھوجک لوگوں کو شکست دی۔ شمال بھارت میں فوج کشی کرکے مگدھ کے راجہ کو ہرایا۔ علاوہ ازیں حملہ آور حیون فوج کو متھرا تک بھگا دیا تھا۔ جنوب میں پی تھنڈ علاقہ دخل کرنے کے ساتھ انہوں نے متحدہ تامل قوم کو تباہ کردیا تھا۔ مگدھ کے راجہ برھسپتی مترا کو شکست دے کر کلنگا پر یلغار کے دوران نندراجہ کے قبضے سے کلنگا۔ جن کو واپس لے آیا تھا۔

کھارول کی حکومت:

موریہ حکومت میں رائج چند شاہی ملازمین کے عہدے کھارول کے دورِ حکومت میں بھی رائج تھے۔ موریہ حکومت کے مہاماترا کو اس وقت مہامند کہا جاتا تھا۔ نگراخدنس اور کمم نامی اونچے عہدے کے ملازم محکومہ عمل کے ذمہ دار تھے۔

(فی الحال ہماری ریاستی حکومت میں مقرر کچھ اہم ملازموں کے نام اکٹھا کر کے ایک فہرست تیار کیجیے۔)

کھارول ایک قابل حکمران تھے۔ رعایا کی بھلائی کے لیے وہ اپنے شاہی خزانے سے بہت مال خرچ کرتے تھے۔ بہت خرچ کر کے انہوں نے کلنگا نگری کا قلعہ، عمارت، باغات اور تالاب کی بہبودی کی تھی۔ نند راجہ کے ذریعہ کھودے گیے نہر کو مرمت کر کے کلنگا نگری تک توسیع کروایا۔ اندزاہ لگایا کاتا ہے کہ ان کا دارالحکومت کلنگا نگری بھوبنیشور کے قریب واقع شیشوپال گڑھ کے پاس تھا۔ حکومت کے نویں سال میں انہوں نے مہاوجے محل کی تعمیر کروائی تھی۔

(نہر سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے لکھیے۔)

کھارول نے جین مذہب قبول کیا تھا۔ جین ہونے کے باوجود دوسرے مذاہب کی طرف انکا رویہ روادارانہ تھا۔ انہوں نے مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں کی مرمت کروائی تھی۔ جین سنیاسیوں کے عارضی قیام کے لیے بھوبنیشور کے اودے گیری پہاڑ میں چند گھپاؤں کی کھدائی کی تھی۔

جنوبی بھارت میں دورِ سنگم:

جنوبی بھارت میں جس زمانے میں تامل شعرا اور دانش وروں نے ایک جا ہو کر متعدد بہترین شاعری کو تخلیقی جامہ پہنایا تھا اس زمانے کو سنگم زمانہ کہا جاتا ہے۔ یہ شاعری پانڈیہ، چول، چیر جیسے راجاؤں کی سرپرستی میں نامور شعرا اور دانشوروں کے ذریعہ تخلیق کی گئی تھیں۔ تامل شعرا اور دانش وروں کی تنظیم کو سنگم کہا جاتا تھا۔ تامل ناڈو کے شہر مدورا میں اس طرح کے تین سنگم منعقد ہوئے تھے۔

سنگمی ادب:

سنگم زمانے میں تامل ادب کو فروغ ملا تھا۔ سیکڑوں بہترین شعراؑ کے ذریعہ سنگم میں بہت ساری شاعری ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند شاعرات بھی تھیں۔ اس کے علاوہ اسی زمانے میں تولکاپیم نامی ایک تامل قواعد بھی لکھی گئی تھی۔ ادب کی ان بہترین شاعری کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(آپ کے علاقے کے شعرا اور ادیبوں کے نام کی فہرست بنائیے۔)

سنگم زمانے کو تامل ادب کا سنہرا زمانہ کہا جاتا ہے۔ سنگمی ادب سے تامل لوگوں کی تہذیب، روایت اور طور طریقہ وغیرہ کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ انہیں معلومات میں سے معاشری، معاشیاتی حالات اور تجارتی نظام ایک ہے۔

معاشری حالات:

سماج میں بنسبت براھمنوں کے اریبھاروں (اہل علم) کو زیادہ بلند مرتبہ دیا جاتا تھا۔ کاشتکاروں کو بھلا بھار کہا جاتا تھا۔ سماج میں شکاری، بھیڑ پالنے والے اور مچھیرے وغیرہ رہتے تھے۔ عورتوں کو خاندان کی روشنی کہا جاتا تھا۔ مالدار اینٹ کے مکان اور غریب چھونپڑی میں رہتے تھے۔

معاشیاتی حالات اور تجارت و کاروبار:

تامل ریاست کی زمین زرخیز تھی۔ معاشیات کاشتکاری پر منحصر تھا۔ کاشتکاری کے علاوہ لوگ گائے کی پرورش، کپڑا ابننا، مچھلی پکڑنا اور تجارت و کاروبار کر کے پیسہ کماتے تھے۔ ایک چیز کے بدلے میں اور ایک چیز دینا پڑتا تھا۔ نظام تبادلہ رائج تھا۔
تامل لوگ دریا پار ملکوں کے ساتھ بیوپار کرتے تھے۔ سلطنت روم کے ساتھ تجارت میں بہت ترقی ہوئی تھی۔۔ بحری جہاز میں سمندر کے راستے بیرون ملک کے ساتھ کاروبار چل رہا تھا۔ تامل ریاست سے باہر کے ملکوں کو مسالہ، کالی مرچ، اور ریشم وغیرہ چیزیں بھیجی جا رہی تھیں۔ اور بیرونی ملک سے ریاست کو سونے اور چاندی درآمد کیے جاتے تھے۔

مشق:

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) بیاکٹریا میں حکومت کرنے والے یونانی بھارت پر حملہ کرنے کے لیے کیوں مجبور ہوئے؟

(ii) شک لوگ کس طرح بھارت میں سلطنت قائم کیے؟

(iii) کنشک کو کشان خاندان کا سب سے عظیم راجہ کیوں کہا جاتا ہے؟

(iv) سات واہنوں کی طریقۂ حکومت کیسی تھی؟

(v) کھارول کو ایک فاتح عمل بادشاہ اور ایک عمدہ حکمران کیوں کہا جاتا ہے؟

(vi) سنگم زمانے میں جنوبی بھارت کا سماجی حال کیسا تھا؟

2۔ مختصر نوٹ لکھیے:

(i) منڈر (ملندر)

(ii) رودرادمن

(iii) یو چی

(iv) کاڈفیسس دوم

(v) مہابھی بھاشا

(vi) سات کرنی دوم

3۔ نیچے دیے گیے سوال کا جواب ایک یا دو جملوں میں لکھیے۔

(i) بھارت کا یونانی حکمران منینڈر کا دارالحکومت شاکل کا موجودہ نام کیا ہے؟

(ii) شک پہلے کہاں بستے تھے؟

(iii) کون کون علاقے کشان سلطنت میں شامل تھے؟

(iv) کن علاقوں کو فتح کر کے کنشک نے اپنی سلطنت میں شامل کیا؟

(v) کشان کس بنیادی خانہ بدوش قوم سے تعلق رکھتے ہیں؟

(vi) سات واہن خاندان کے بانی کون تھے؟

4۔ نیچے دیے گیے سوالات کے چار چار ممکنہ جواب ہر سوال کے نیچے درج کیے گیے ہیں۔ان میں جو ٹھیک ہے اس پر صحیح کا نشان لگایئے۔

(i) قبل مسیح دوسری صدی میں کس نے بھارت پر حملہ کیا؟

شک   کشان   سات واہن   یونانی

(ii) کون منگول شاخ کے لوگ تھے؟

شک   کشان   شنگ   سات واہن

(iii) بھارت میں سونے کا سکہ کس نے رائج کیا؟

روردامن   کنشک   کاڈفسس اول   کاڈفسس دوم

(iv) حکومت کے کس سال کھارول نے مہاوجے محل تعمیر کروائی تھی؟

ساتویں   پانچویں   چوتھے   نویں

(v) کس زمانے کو تامل ادب کا سنہرا زمانہ کہا جاتا ہے؟

گپت زمانہ   ویدک زمانہ   سنگم زمانہ   موریہ زمانہ

(vi) باہر کے ملکوں سے تامل ریاست کو کن چیزوں کی درامد کی جاتی تھی؟

سونا　　تانبہ　　پیتل　　کانسہ

5۔ سات واہن کے راجاؤں کو ان کی حکومت کے زمانے کے مناسبت سے ترتیب سے سجائیے۔

یگیہ شری　　سیموک

گوتمی پوتر سات کرنی　　کرشن

باشسٹی پتر پلماوی

6۔ کالم ''الف'' کے الفاظ کے ساتھ کالم ''ب'' سے مناسب الفاظ چن کر جوڑیے۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''
اریبھار	بدھ عالم
آمو دریا	خانہ بدوش
یوچی	رودردمن
شک	ندی
ناگارجن	پہاڑ
نگراخدنس	دانشور

7۔ ٹھیک نظریے کے پاس صحیح کا نشان (　) اور غلط کے پاس غلط کا نشان (　) لگائیے۔

(i) چین کی عظیم الشان دیوار کی تعمیر کی وجہ سے یونانی چین کی طرف پیش قدمی کر نہیں پائے۔

(ii) رودردمن نے پالی زبان کی سرپرستی کی تھی۔

(iii) کاڈفس دوم نے سونے کا سکہ رائج کیا تھا۔

(iv) سنگم دور میں تولکاپیم نامی ایک تامل قواعد لکھی گئی تھی۔

(v) تامل شعرا اور دانشور کی تنظیم کو سنگم کہا جاتا ہے۔

(vi) شاہی ملازمین کے رہنے کے لیے کھارول نے بھوبنیشور کے اودے گیری پہاڑ میں گھپا کھدوایا تھا۔

آپ کے لیے کام:

بھارت کا نقشہ بنا کر جن ریاستوں کو کنشک نے جیتا تھا ان کے موجودہ نام کی نشاندہی کیجیے۔

F8V3MB

دسواں باب

300 سن عیسوی سے 800 عیسوی کے درمیان کا ہندوستان

شہنشاہ یا مہاراجادھیراج لقب کے بارے میں کتاب میں پڑھنے کے بعد اس کے بارے میں جاننے کا شوق اوناش کے دل میں پیدا ہوا۔ اس لقب کا معنی کیا ہے اور اسے کس نے اور کیوں استعمال کیا تھا جاننا چاہا تو اس کے ماموں نے اسے سمجھا کر کہا'' راجاؤں کے درمیان سب سے زیادہ طاقتور اور جسے ہرانا مشکل ہوا ایسا راجا اس لقب کا استعمال کرتا تھا۔ پرانے بھارت میں گپت خاندان کا راجا چندر گپت اول نے خود کو مہاراجادھیراج کے لقب سے نوازا تھا۔ اب اس خاندان کے راجا اور ان کے بعد والے زمانے کے راجاؤں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

خاندان کشان کی حکومت کے بعد بھارت میں سیاسی انتشار پھیل گیا اور بھارت چند چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا۔ مگر گپت خاندان والے ایک عظیم اور طاقتور سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیے۔ اس خاندان کے پہلے دو راجا شری گپت اور گھٹوتکچ گپت ماتحت راجہ تھے۔ اور ان کا لقب مہاراجا تھا۔ ہندوستان میں تیسری صدی عیسوی کے وسطی دور میں گپت خاندان کی حکومت قائم ہوئی تھی۔ گپت خاندان کے تیسرے راجہ تھے چندر گپت اول۔ وہ تیسری صدی عیسوی میں حکومت کر رہے تھے۔ پہلے دو راجاؤں کی طرح ماتحت نہ ہو کر خود مختار ہو کر اپنے مالک ہونے کا اظہار کر کے حکومت کرتے تھے۔ لہذا ان کا لقب تھا مہاراجادھیراج۔

چندر گپت اوّل (تقریباً 335ء۔320ء):

320 سن عیسوی میں چندر گپت تخت نشین ہوئے۔ اسی سال سے بھارت میں گپت صدی شروع ہوئی۔ انہوں نے لچھبی خاندان کی شہزادی کمار دیوی سے شادی کی تھی۔ اس کی وجہ سے شمالی بھارت میں ان کی اقتدار میں اضافہ ہوا۔ بہار، بنگال اور اتر بھارت کے کچھ علاقوں کو لے کر ان کی سلطنت قائم ہوئی تھی۔ انہوں نے سکّہ بھی رائج کیا تھا۔

سمدُرگپت (340ء۔335ء)

چندر گپت اوّل کے بعد ان کا قابل فرزند سمدُرگپت تخت نشین ہوا۔ الہ آباد کے ستون میں کندہ تحریر سے ان کے کارنامے کے بارے میں بہت کچھ جاننے کو ملا ہے۔ اسے انکے وزیر ہری سین نے لکھا تھا۔ اپنی اس تحریر میں ہری سین نے سمدرگپت کی مدح سرائی کی ہے اس لیے اسے پرشستی کہا جاتا ہے۔

(ہندوستان کے نقشے میں الہ آباد کی نشان دہی کیجیے۔)

اشوک کا ایک فرمان بھی اس ستون میں لکھا ہوا ہے۔ اس مدّح سرائی میں بھارت کے مختلف راجا اور ریاستوں کے ساتھ سمُدر گپت کے تعلقات کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ان کے فتوحات کا بھی تذکرہ ہے۔

فتوحات:

شمالی بھارت میں نو (۹) راجاؤں کو شکست دے کر سمُدر گپت نے انکی ریاستوں کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔

جنوبی بھارت میں فوج کشی کر کے انہوں نے 12 راجاؤں کو شکست دی مگر ان کی ریاستیں انہیں واپس بھی کر دیں۔ مفتوح راجاؤں نے ان کی ماتحتی قبول کر لی۔ نتیجے کے طور پر وہ ریاستیں گپت سلطنت کی سیاسی اثرات کے ماتحت رہیں۔ گپت سلطنت کی سرحدوں سے متصل سمتٹ، دابک، کام روپ اور نیپال وغیرہ ریاستوں کے راجاؤں نے رضا کارانہ طور پر سمدر گپت کی تسلط کو قبول کر لیا۔ اسی طرح سرحد کے 9 قبائلی سرداروں نے بھی سمدر گپت کی ماتحتی قبول کر لی تھی۔ وہ لوگ سمدر گپت کو خزانہ اور تحفہ تحائف دینے کے ساتھ ان کے حکم کی تعمیل بھی کرتے تھے۔

شک، کشان اور مورونڈو کے سردار اور سنگھل کے راجہ میگھورن نے سمدر گپت کے ساتھ دوستانہ طریقے سے صلح کیا تھا۔ جس کی وجہ سے سمدر گپت کی سیاسی اثرات بھارت کے اکثر علاقوں میں قائم ہونے کے ساتھ ساتھ سنگھل (موجودہ شری لنکا) تک پھیل گیا تھا۔ اسی طرح سمدر گپت نے اپنی سلطنت کو منظم بنایا تھا۔ شومیدھ یگیہ منعقد کر کے انہوں نے خود کو خود مختار راجا یا بادشاہ اعلان کر دیا۔

(اب جنوبی بھارت میں موجودہ ریاستوں کے نام کی فہرست بنائیے۔)

سمدر گپت صرف ایک بہادر فاتح نہیں تھے۔ انکے ''کوی راج'' لقب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک شاعر تھے۔ موسیقی کی طرف ان کا رجحان تھا۔ ان کے ذریعے سکے کی ایک جانب کھدری ہوئی تصویر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ بین جیسا ایک ساز بجا رہے ہیں۔ وہ بڑے سخی اور بہترین حکمران تھے۔

چندر گپت دوم (380ء-415ء)

سمدر گپت کے بعد ان کے قابل فرزند چندر گپت دوم بادشاہ بنے۔ سمدر گپت نے انہیں اپنا ولی عہد منتخب کیا تھا۔ انہوں نے وکرما دتیہ کا لقب اختیار کیا۔ دکن کے طاقتور 'باکاتک' شاہی خاندان کے ساتھ ان کی ازدواجی رشتے داری ہوئی تھی۔ ان کی شہزادی پر بھاوتی گپت نے 'باکاتک' کے شہزادے رودردیو سے شادی کی تھی۔ انہوں نے مغربی بھارت میں شک خاندان کے خلاف لشکر کشی کر کے مغربی مالوہ اور سوراشٹر پر قبضہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں گپت سلطنت بحر عرب تک پھیل گئی۔ لہٰذا بھارت کے مغربی ساحل میں واقع بندرگاہ گپت سلطنت کے قبضے میں آگئی جو ان کی بحری تجارت میں معاون ہو سکی۔

(اڈیشا کے ساحل میں موجود بندرگاہوں کے نام لکھ کر وہ کس سمندر سے منسلک ہیں نقشہ دیکھ کر معلوم کیجیے۔)

عالموں اور دانشوروں کو چندر گپت نے اپنے دربار میں جگہ دی۔ اکثروں کا ماننا ہے کہ ان کے دربار میں 9 مشہور پنڈت تھے۔ وہ ہیں: براہ مہیر، امر سنگھ، کالی داس، گھٹ کرپر، دھنونتری، کھپ نک، شنکو، ورروچی اور بیتال بھٹ۔ وہ دانشور ''نورتن'' کے نام سے مشہور ہیں۔ ان دانشوروں نے سنسکرت زبان میں بہت سی کتابیں (گرنتھ) تصنیف کی ہیں۔ ان کی حکومت کا ایک اور ایک خاص واقعہ ہے۔ چینی سیاح فا۔سیاں (فاہیان) کی بھارت کی سیاحت۔

فاسیان (فاہیان) کی بھارت کی سیاحت:

بدھ مذہب کی پیدائش بھارت میں ہوئی اور وقت کے ساتھ یہ باہر کے مختلف ملکوں میں پھیل گیا۔ چین جاپان، نیپال شری لنکا وغیرہ ملکوں میں یہ مذہب پھیل گیا تھا۔ بدھ مذہب کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لیے بہت سارے غیر ملکی سیاح بھارت کی سیاحت کے لیے آیے تھے۔ ان میں سے فاسیان ایک ہیں۔

فاسیان جب بھارت کی سیاحت کے لیے آیے تھے اس وقت چندر گپت دوم حکومت کر رہے تھے۔ انہوں نے بھارت کے متعدد مقامات کی سیر کر کے لوگوں کی سماجی اور معاشیاتی نظام اور مذہب کے بارے میں بہت اہم تفصیلات بیان کی ہیں۔ مگر انہوں نے گپت بادشاہ چندر گپت کے نام کا ذکر نہیں کیا ہے۔

فاسیاں کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت بھارت کے لوگ خوش حال تھے۔ وہ لوگ مختلف مقامات کو آزادانہ آنا جانا کر سکتے تھے۔ لوگوں کے مالی حالات بہتر تھے۔ راجا اچھے حکمران تھے۔ سزائے موت کا نظام نہیں تھا۔ سنگین جرم یا بار بغاوت کرنے پر قطع عضو کا انتظام تھا۔ مجرموں کو مالی سزا بھی دی جاتی تھی۔ گاؤں کثیر تعداد میں تھے۔ راجا کاشتکاروں سے ایک چوتھائی فصل خزانہ کے طور پر وصول کرتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بھارت میں بہت سارے دھرم شالے تھے۔ بدھ دھرم کے لوگ اور براھمن دونوں امن وامان سے رہتے تھے۔ سیاحی کے اختتام پر وہ بحری راستے سے اپنے ملک واپس لوٹ گیے۔

(اگر بدھ سنیاسی جاپان سے آئیں گے تو وہ اڈیشا کے کن مقامات کو دیکھنا چاہیں گے تبادلہ خیال کر کے لکھیے۔)

بدھ مذہب کا زوال اور احیائے برھمنیہ دھرم:

بدھ مذہب چھٹی صدی قبل مسیح میں وجود میں آیا۔ بعد کے زمانے میں بھارت کے مختلف مقامات میں پھیلنے کے ساتھ ساتھ شری لنکا، چین، جاپان، میانمار وغیرہ ملکوں میں بھی پھیل گیا تھا۔ مگر گپت حکومت کے دوران مذہب کا بتدریج زوال ہونے لگا۔ احیائے براھمنیہ دھرم کی وجہ سے بدھ مذہب زوال پزیر ہوا۔

گپت راجاؤں نے 200 سال سے زیادہ عرصے تک حکومت کی تھی۔ ان سبھوں نے برھمنیہ دھرم کی سرپرستی کی۔ حالانکہ آخری حصے میں چند راجاؤں نے بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ نتیجے کے طور پر براھمنیہ دھرم مقبولیت حاصل کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ سنسکرت

زبان کا استعمال زیادہ سے زیادہ ہونے لگا۔ براہمنیہ دھرم کی سبھی کتابیں سنسکرت زبان میں لکھی گئی ہیں۔ فاسیان کے سفرنامے سے پتہ چلتا ہے کہ پانچویں صدی تک مہایان بدھ مذہب شمالی بھارت میں اپنی مقبولیت کھویا نہیں تھا مگر براہمنیہ دھرم کے عروج سے بدھ مذہب کی پہلی عظمت کم ہوگئی تھی۔ چین کے سیاحوں نے اس بات کو تسلیم کی ہے کہ انہوں نے گیا اور کپیل واستو کے بدھ وہار کو اجاڑ اور متروک حالت میں پایا۔ جنوبی بھارت کے پلّونے بھی براہمنیہ دھرم کی سرپرستی کی۔ مہایان نظریات کے فروغ سے بدھ مذہب میں بھی بت پرستی کا آغاز ہوا بدھ مذہب کی کتابیں سنسکرت زبان میں لکھی گئیں۔ نتیجے میں بدھ مذہب اور ویدیک یا براہمنیہ دھرم کے درمیان فرق کم ہوتا گیا۔ ایسا کہ بدھ کو وشنو کا ایک اوتار مانا جانے لگا۔ آخر میں شنکر کے ذریعے تبلیغ کی گئی نظریۂ وحدانیت کا اثر بدھ مذہب پر پڑا ۔انہوں نے ھندو دھرم کی تحفظ کے لیے کوشش کی۔ ان کی قوی فلسفیانہ منطق کے سامنے بدھ دانشوران کی برابری نہ کرسکے۔ عوام بدھ مذہب کو ھندو دھرم سے الگ تسلیم نہیں کرپایے۔ ہندو دھرم کے اثر سے بدھ مذہب میں کالے جادو کا رواج چلا تو ایک نیا فرقہ بجریان کے نام سے وجود میں آیا۔

لہٰذا انہیں وجوہات کی وجہ سے بھارت میں بدھ مذہب کا زوال ہوا۔

احیاءِ براہمنیہ دھرم:

مندرجۂ ذیل وجوہات کے سبب شاید احیاءِ براہمنیہ دھرم ہوا تھا۔ گپت زمانے میں ویشنو دھرم کے پھیلاؤ میں تیزی آئی تھی۔ چندرگپت راجا وشنو کی پوجا کرتے تھے۔ اسی کے اثرات سے سماج میں وشنو دھرم کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں لوگ بھگوان وشنو کی بھی پوجا کرتے تھے۔ گپت زمانے میں اٹھارہ پرانوں کو قرتب کیا گیا تھا۔ ان پرانوں کی عظمت بیان کی گئی تھی۔ مندروں میں بت پرستی گپت زمانے کی روایت بن چکی تھی۔ بت پرستی کے لیے مختلف مقامات پر مندروں کی تعمیر کی گئی۔ گپت زمانے کا بھگوت یا ویشنو دھرم کی خاصیت ہے اوتارواد۔ ظالموں کے خاتمے کے لیے وشنو نے الگ الگ روپ میں دھرتی پر اوتار لیا۔ اس بات سے لوگوں کا دل خاص طور سے متاثر ہوا۔

دس اوتاروں کے نام اکٹھا کر کے لکھیے۔

ادب فنکاری، فنِ تعمیر اور سائنس:

ادب:

گپت دور میں سنسکرت ادب کی بے انتہا ترقی ہوئی تھی۔ دنیا اور مذہبی دونوں ادب کی ترقی ہوئی تھی۔ یہ سب گپت راجاؤں کی سرپرستی کی وجہ سے ممکن ہوا تھا۔ کالی داس، گپت زمانے کے مشہور شاعر اور ڈراما نگار تھے۔ انہوں نے ڈراما نویسی اور شاعری دونوں میں تصنیف کی ہے۔ ان کا مشہور ڈراما ہے ''ابھی گیان شاکنتلم'' ان کے تصنیف شدہ دوسرے ڈرامے ہیں، ''مال ویکا گنی مترم'' اور ''وکرامور بشیم''۔ انہوں نے 'رگھونشم''، 'کمار سنبھم'' اور میگھ دوتم' جیسی شاعری کے دیوان کی تصنیف کی۔ یہ سب سنسکرت زبان کی لافانی تصنیفات ہیں۔

(کالی داس کی طرح پرانے بھارت کے اور چند شعرا اور ڈرامانگاروں کے نام اکٹھا کر کے فہرست تیار کیجیے۔)

سُدرک کی تصنیف شدہ ''مرچھ کٹکم'' ایک معاشراتی ڈراما تھا۔ اس وقت ''پنچ تنترم'' وشنوشرما کے ذریعہ لکھا گیا تھا۔

گپت زمانے میں امر سنگھ نے ''امرکوش'' لغات کی تصنیف کی۔ اسی گپت زمانے میں ہی رامائن، مہابھارت اور پرانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا تھا۔ بھگوت گیتا مہابھارت کا ایک اہم حصہ ہے۔ مندرجۂ بالا مذاکرات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ادبی نقطۂ نظر سے گپت زمانہ ایک شاندار زمانہ تھا۔

فنکاری اور فن تعمیرات:

گپت زمانے میں فنکاری اور فن تعمیرات مکمل طور پر ترقی حاصل کر چکے تھے۔ فنکاری کے مختلف شعبے جیسے فنِ تعمیرات مجسمہ سازی اور مصوری کی خاص ترقی ہوئی تھی۔

فن تعمیرات:

اس زمانے میں بہت سارے بدھ چیتیہ گرہا اور بدھ وہاروں کی تعمیر کی گئی تھیں۔ سنگ تراشی، مجسمہ سازی کی مثال اجنتا گھپاؤں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(اڈیشا کے کن مقامات میں بدھ وہار واقع ہیں ان کے نام اکٹھے کر کے لکھیے۔)

احیائے براھمنیہ دھرم کی وجہ سے گپت زمانے میں دیوی دیوتاؤں کے مندروں کی تعمیر شروع ہو چکی تھی۔ اتر پردیس کے ضلع جھانسی کے دیوگڑھ میں موجود دس (10) اوتار مندر، مدھیہ پردیش میں ضلع جبل پور کے تگوا میں موجود وشنو مندر، بھومارا میں شیو مندر اور بھیتر گاؤں میں اینٹ سے بنا مندر وغیرہ گپت زمانے کے فن تعمیرات کی مثالیں ہیں۔

مجسمہ سازی:

گپت زمانے کی مجسمہ سازی بھی ترقی کے عروج پر پہنچ گئی تھی۔ گپت مجسمہ سازی میں ملائمت، اصلیت، خوبصورتی، سجاوٹ، مجازی اور روحانیت کا دلکش مجموعہ پایا جاتا ہے۔ گپت زمانے کی عظیم فنکاری، متھرا اور سارناتھ میں موجود ہے۔ سارناتھ میں بدھ کا مجسمہ ہندوستانی مجسمہ سازی کی عظیم فنکاری میں شمار کیا جاتا ہے۔ مدھیہ پردیش کے اودے گیری میں موجود براہ کی مورت، دیوگڑھ کے لیٹے ہوئے وشنو کی مورت، آہی چھتر کی مٹی کی مورتیاں اور کوہ کا موکھ لنگ وغیرہ گپت مجسمہ نگاری کے نایاب نمونے ہیں۔

(آپ کے گھر کے پاس موجود مندر کے بارے میں غور وفکر کر کے لکھیے۔)

مصوری:

گپت زمانے میں مصوری کی بھی ترقی ہوئی تھی۔ مہاراشٹر میں موجود اجنتا کی بنیادی تصویر مصوری کی ایک زندہ مثال ہے۔ اجنتا گھپا کی تصاویر ساری دنیا میں شہرت یافتہ ہیں۔

سائنس:

گپت زمانے میں نہ صرف ادب اور فنکاری کی ترقی ہوئی تھی بلکہ سائنسی میدان میں بھی ترقی ہوئی تھی۔ ریاضی میں اعشاری نظام، صفر کا چلن وغیرہ گپت زمانے کے عطیات ہیں۔ بھارت کا طریقۂ عدد نویسی عرب ممالک میں مقبول ہوا تھا۔ یہ طریقہ یوروپ بھی گیا۔ مشہور ریاضی داں آریہ بھٹ نے ''آریہ بھٹیم'' کتاب کی تصنیف کی تھی۔ انہوں نے ریاضی اور علم نجوم میں مہارت حاصل کی تھی۔ ان کا طریقہ ریاضیاتی اعشاری نظام پر مبنی تھا۔ وہ ریاضی کو ایک خاص موضوع شمار کرتے تھے۔ ان کی رائے میں کرۂ ارض ایک سیارہ ہے اور اپنے مدار میں چکر لگاتا ہے۔

اس زمانے کے علم نجوم کے اور ایک ماہر تھے براہامہیر۔ انہوں نے ''برہت سنہیتا'' لکھا۔ انہوں نے سدھانتیکا میں رومک معلومات کے بارے میں لکھا ہے۔ اس پر یونانی اثرات کا اندازہ ہوتا ہے۔ علم طبعی کے ماہر باگ بھٹ اسی زمانے کے ہونے کا قیاس کیا جاتا ہے۔

(اڈیشا کے ایک مشہور نجومی کا نام لکھیے۔ ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔)

دورِ گپت میں صنعتِ دھات کے میدان میں بھی بہت ترقی ہوئی تھی۔ گپت زمانے کے فنکاروں نے فولاد اور کانسے کے خوبصورت مورتیاں بنائیں تھیں۔ دہلی میں مہرولی کے پاس واقع ستون گپت زمانے کی یادگار ہے۔ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ اب تک اس میں زنگ نہیں لگا ہے۔ اس سے گپت زمانے میں دھات کی علمی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ تانبے سے بنایا گیا بدھ کا ایک قد آور مجسمہ نالندہ سے دستیاب ہوا ہے۔ اس کے رنگ میں اب بھی چمک باقی ہے۔ اوپر کے بیان سے یہ پتہ چلاتا ہے کہ گپت زمانہ بھارت کا سنہرا زمانہ تھا۔

پلوّ خاندان، چالوکیہ خاندان، وردھن خاندان اور جوانگ جانگ کا بھارت کی سیاحت:

پلوّ خاندان:

پلوّ خاندان ایک پرانا شاہی خاندان ہے۔ پلوّ تامل ناڈو کے کانچی علاقے میں حکومت کرتے تھے۔ چالوکیہ سے قبل وہ جنوبی بھارت میں ایک طاقتور سلطنت قائم کر چکے تھے۔ ساتواہن خاندان کے خاتمے کے بعد چھٹی صدی عیسوی کے اواخر میں پلوّ سلطنت قائم ہوئی تھی۔ اس خاندان کے پہلے راجہ سنگھ وشنو نے دشمنوں کو شکست دے کر دریائے کرشنا سے دریائے کاویری تک اپنی سلطنت قائم کر لی تھی۔

مہندر برمن اوّل (600 صدی عیسوی سے 630 تک)

پلوّ خاندان کے پہلے شجاع راجہ ہیں مہندر برمن اوّل۔ ان کے دورِ حکومت میں پلوّ اور چالوکیہ خاندان کے درمیان دشمنی کی شروعات ہوئی تھی جو ایک سو (100) سال سے بھی زیادہ چلتی رہی۔ چالوکیہ خاندان کے راجہ پل کیشین دوم اور مہندر برمن اوّل کے مابین جنگ شروع ہوئی تھی۔ مہندر برمن بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر اور موسیقار بھی تھے۔

نرسنگھ برمن اوّل (630ء سے 668ء تک)

پلوّ خاندان کے عظیم راجہ کی حیثیت سے نرسنگھ برمن اول معروف ہیں۔ ان کے زمانے میں پلوؤں کی سیاسی قوت چوٹی پر پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے چالوکیہ راجہ پل کیشین دوم کو جنگ میں شکست دے کر چالوکیہ کی دارالحکومت باتاپی کو اپنے قبضے میں کیا تھا۔ اس لیے انہیں ''باتاپی کونڈا'' کے لقب سے نوازہ گیا تھا جس کا معنی ہے باتاپی کے فاتح۔ پل کیشین جنگ ہار کر انتقال کر گیے۔ مزید براں انہوں نے چیر اور چولوں کو جنگ میں شکست دی تھی۔ نرسنگھ برمن نے شری لنکا کے خلاف بحری فوج روانہ کی تھی۔ اس میں انہیں خاطر خواہ کامیابی ملی تھی۔ نویں صدی کے اواخر میں چولوں نے پلوّ سلطنت کو تحس نحس کر دیا تھا۔

تہذیب کی ارتقا:

جنوبی بھارت کی تہذیبی تاریخ میں پلوّ کی عطیات بے مثال ہیں۔ اس وقت سنسکرت زبان کو بہت زیادہ عزت دی جا رہی تھی۔ ان کی اکثر سنگی کتبے سنسکرت زبان میں لکھے گیے ہیں۔ پلوّ شاہی دربار میں بھاروی اور ڈنڈی جیسے عظیم دانشور تھے۔ بھاروی کا ''کیراتارجونیم'' اور ''دش کمار چریترم'' سنسکرت زبان کی دو مشہور کتابیں ہیں۔ کانچی، تہذیب اور علم کا بڑا مرکز تھا۔ راجہ مہندر برمن اوّل کی تصنیف شدہ کتاب ''مت ولاش پرہسن'' ایک سماجی ڈراما تھا۔ مذہبی نقطۂ نظر سے بھگتی تحریک وشنو اور شیو سنتوں کے ذریعے سب سے پہلے پلوّ سلطنت میں شروع ہوئی تھی۔ اس دوران جنوبی بھارت میں آریہ تہذیب کی اشاعت مکمل ہو چکی تھی۔ کانچی یونی ورسٹی آریہ تہذیب کے فروغ کا مرکز تھا۔ پلوّ خاندان کے راجہ ہر مذہب کی عزت کرتے تھے۔ چینی سیاح جوآنگ جانگ نے پلوّ سلطنت کے سیاحت سفرنامے میں کانچی پورم کا ذکر کیا ہے۔

پلوؤں کے دورِحکومت میں فنکاری اورفنِ تعمیرات میں ترقی ہوئی تھی ۔شیو اور وشنو کے مندروں کی تعمیر کرائی گئی تھی ۔ بڑے بڑے پتھروں کو کاٹ کر مہابلی پورم میں مندر تعمیر کیے گیے تھے ۔انہیں رتھ کہا جاتا ہے ۔مہابلی پورم کے پانڈو رتھ اور سمندری ساحل کے مندر پلوؤ مندروں کے اندر زیادہ مشہور ہیں ۔علاوہ ازیں کانچی پورم کا کیلاش ناتھ مندر بھی پلوؤں کا کارنامہ ہے ۔

آپ کے دیکھے گیے اڈیشا کے مندر پتھر کو کاٹ کر یا جوڑ کر تعمیر کیے گیے ہیں غور کر کے لکھیے ۔

چالوکیہ خاندان:

وندھیہ پہاڑی سلسلے سے دریا یے تنگ بھدرہ تک پھیلے علاقے کو دکھن کہا جاتا ہے ۔اس علاقے میں سات باہنوں کے زوال کے بعد ''باکاتک'' ایک مضبوط سلطنت قائم کرنے کی کوشش کررہے تھے ۔مگر وہ لوگ زیادہ دنوں تک حکومت کر نہیں پایے ۔اس کے بعد چالوکیہ دکھن میں ایک طاقتور سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہوگیے ۔خاص کر دریائے کرشنا اور تنگ بھدرہ کے درمیان میں واقع رائچور کے زرخیز علاقے میں چالوکیہ اپنی برتری کے پھیلاؤ کے لیے ہروقت کوشاں رہتے تھے ۔

پل کیشین دوّم (608ء سے 642ء تک)

چالوکیہ راجوؤں کے اندر پل کیشین دوم تھے ۔سب سے عظیم راجہ ہرس وردھن کے وہ ہم عصر تھے ۔جین شاعر روی کرتی کی تخلیق 'اہی ہول' سنگی تحریر سے پل کیشین دوم کی حکومت کے بارے میں بہت کچھ معلومات ملتے ہیں ۔ ہرس وردھن دکھن کے مہم میں آتے وقت نرمدہ ندی کے کنارے جنگ میں پل کیشین سے شکست کھا کر اپنے ملک کو لوٹ گیے تھے ۔ ہرس وردھن کو شکست دینے کے بعد چالوکیہ راجہ پل کیشین دوم نے خود کو ''دکھینا پتھ سوامی'' کے لقب سے نوازہ تھا ۔پلوؤ راجہ مہیندر برمن اوّل کو بھی انہوں نے شکست دی ۔ ان کے زمانے میں چالوکیہ سلطنت کی سرحد مغرب میں بحر العرب اور جنوب میں جدید کرناٹک تک پھیلی ہوئی تھی ۔

مگر ان کی یہ کامیابی زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہ سکی ۔ پلوؤ کے مہیندر برمن کے بعد نرسنگھ برمن اوّل نے پل کیشین کو جنگ میں شکست دے دی ۔ چالوکیہ کے دارالحکومت باتاپی کو پلوؤں نے قبضہ کر لیا ۔ کچھ سال بعد وکرمادیتہ اوّل اپنی سلطنت کی پہلی شان و شوکت واپس لانے میں کامیاب ہو سکے اور دارالحکومت باتاپی کو دوبارہ اپنے قبضے میں لے لیا ۔آٹھویں صدی کے وسط میں چالوکیہ سلطنت زوال پزیر ہوئی ۔ چالوکیہ سلطنت کا دارالحکومت باتاپی یا بادامی موجودہ کرناٹک ریاست میں اقع ہے ۔

تہذیب کی ارتقا:

دارالحکومت باتاپی ایک متمول شہر تھا ۔تجارتی تعلقات کی وجہ سے چالوکیہ کی معاشیاتی ترقی ہوئی تھی ۔ایران عرب اور بحر احمر کے مختلف بندرگاہوں کے ساتھ چالوکیہ تاجر تجارت کے لیے جاتے تھے ۔ پل کیشین نے پارس کے راجہ خسرو دوم کے پاس سفیر بھیجا تھا ۔ جوانگ جانگ کے سفرنامے سے پتہ چلتا ہے کہ پل کیشین بہت طاقتور راجہ تھے ۔

چالوکیہ سلطنت میں پہاڑ کھود کر مندر تعمیر کیے گیے تھے۔ باتاپی یا بادامی میں موجود مختلف مندروں میں وشنو، برھما اور شیو کی بڑی خوبصورت مورتیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اسی زمانے میں اجنتا کے چیتہ گرہا پہاڑ میں کھودے گیے تھے۔ ایلورا، منگوتی اہی ہول اور پٹدکل کے پاس مندر بھی چالوکیہ راج میں تعمیر کیے گیے تھے۔

وردھن خاندان:

چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں گپت سلطنت کا زوال ہوا تھا۔ گپتوں کی وسیع سلطنت کو ہون تحس نحس کر دیے تھے۔ شمالی بھارت میں بہت سی چھوٹی سلطنتیں وجود میں آئیں۔ سیاسی یکجہتی اور مستحکم حکومت کی بے حد کمی دیکھی گئی۔ آخر میں شمالی بھارت میں دو اہم شاہی خاندان کا عروج ہوا تھا۔ مثلاً تھانیشور کا وردھن خاندان اور قنوج کا موٗخری خاندان۔

ساتویں صدی کے اوائل میں پربھاکر وردھن ''مہاراجادھیراج'' کے لقب سے ملقب ہو کر تھانیشور میں ایک آزاد سلطنت قائم کیے تھے۔ راجیہ وردھن اور ہرس وردھن ان کے دو بیٹے اور اکلوتی بیٹی راجیہ شری جس کی شادی موخاری راج کمار گرہا برمن کے ساتھ ہوئی تھی۔ باپ کی موت کے بعد راجیہ وردھن تھانیشور کے راجا بنے۔

اسی دوران مالوہ کے راجہ دیو گپت نے گرہا برمن کو قتل کر دیا تھا۔ دیو گپت نے گوڑیا بنگال کے راجہ ششا نک کے ساتھ دوستی کی تھی۔ اپنے بہنوئی کے قاتل کو جنگ میں شکست دے کر لوٹتے وقت ششا نک کی سازش سے راجیہ ورھن کی موت ہوگئی۔ راجیہ شری نے وندھیہ پربت میں پناہ لی تھی۔ ایسے ایک نازک مرحلے میں صرف سولہ (16) سال کی عمر میں ہرس وردھن کو راجہ بننا پڑا تھا۔

ہرس وردھن (606ء سے 647ء تک)

بڑے بھائی راجیہ وردھن کی موت کے بعد 606ء میں ہرس وردھن تخت نشیں ہوئے۔ اسی وقت سے ہرسابد (ہرس صدی) کی شروعات ہوئی۔ ان کے شاہی شاعر بان بھٹ کی تخلیق کی گئی کتاب ''ہرس چریتم'' سے یہ ہرس وردھن کے بارے میں معلومات حاصل ہوتیں ہیں مگر یہ ہرس وردھن کی مکمل سوانح حیات نہیں ہے۔

(کسی شخص کی سوانح حیات پڑھنے سے ہم کیا جانیں گے، سوچ کر لکھیے۔)

گرہا برمن کی موت کے بعد قنوج میں کوئی راجہ نہیں تھا۔ راجیہ شری حکومت سنبھالنے کے لیے راضی نہ ہونے کی وجہ سے قنوج کا راجا بننے کے لیے ہرس وردھن کو دعوت دی گئی۔ ہرس وردھن موٗخاری سلطنت کے راجہ ہونے کے سبب تھانیشور اور قنوج کو ملا دیا گیا۔ ہرس وردھن نے اپنے دارالحکومت کو تھانیشور سے قنوج منتقل کر دیا۔ اس کے ابعد انہوں نے وردھن خاندان کے اول دشمن ''گوڑ راجہ ششا نک سے انتقام لینے کی غرض سے اس کے خلاف مہم چلائی۔ اس دوران ششا نک کے خلاف اپنی صورت حال مستحکم کرنے کے لیے کامروپ (آسام) کے راجہ بھاسکر برمن کے ساتھ صلح کر لیا۔ ششا نک کو پرش وردھن نے شکست دی یا نہیں تحقیق نہیں۔ مگر یہ تحقیق ہے کہ ششا نک کی موت کے بعد (644ء) ہرس نے گوڑ پر قبضہ کر لیا تھا۔

اپنے داماد دھرب سین کو ہرس نے بلبھی سلطنت کے تخت پر بٹھایا۔ اس وجہ سے بلبھی پر ان کی برتری ہوئی۔ دکھن کی مہم کے دوران چالوکیہ راجہ پل کیشین دوم سے شکست پا کر ہرس وردھن اپنے ملک کو لوٹ گیے تھے۔

شمالی بھارت کا اکثر حصہ ہرس وردھن اپنی سلطنت میں شامل کر لیے تھے۔ اس لیے انہیں ''سکلوتر پتھ ناتھ'' کہا جاتا تھا۔ چالیس سال تک حکومت کرنے کے بعد 647ء میں ان کی موت ہوگئی۔

حکومت اور تہذیب وتمدن:

گپت نظام حکومت میں کچھ تبدیلیاں لاکر ہرس وردھن نے اسے اپنی سلطنت میں رائج کیا۔ انہوں نے اچھی حکومت قائم کرنے کا اہتمام کیا۔ حکومت کے کاروبار کے لیے بہت سارے ملازموں کی تقرری کی گئی۔ اشوک کی طرح سلطنت میں گشت کر کے نظام حکومت کا براہ راست جائزہ لیتے تھے۔ اگائے گیے فصل کا چھٹا حصہ راجہ خزانے کے طور پر وصول کرتے تھے۔ امن وامان قائم رکھنے کی خاطر ہرس وردھن نے سخت قانون نافذ کیا تھا۔ سنگین جرم کے لیے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا انتظام تھا۔

مذہب:

ہرس وردھن ہندو اور بدھ دونوں مذہب پر یقین رکھتے تھے۔ وہ خود سورج، شیو اور بدھ کی پرستش کرتے تھے۔ زندگی کے آخری حصے میں وہ بدھ مذہب کی طرف مائل ہویے تھے۔ چینی سیاح جوآنگ جانگ کی عزت افزائی کے لیے ہرس وردھن نے راجدھانی قنوج میں ایک عظیم الشان مذہبی جلسے کا انعقاد کیا۔ ہرس ہر پانچ سال میں پریاگ (الہ آباد) میں ایک مذہبی تیوہار کا اہتمام کرتے تھے۔ اس تیوہار میں وہ سلطنت کی جمع شدہ رقم کو لوگوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ ہرس کے زمانے میں مہایان بدھ مذہب کو خاص فروغ ملا تھا۔

ہرس وردھن کو ادب سے لگاؤ تھا۔ اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ناگانند، رتناولی، اور پریادرسکا سنسکرت ڈراموں کے خالق ہرس، قنوج کے راجہ ہرس وردھن ہی ہیں۔ شاعر بان بھٹ نے ان کے دربار کا رونق بڑھائی تھی۔ ''ہرس چریتگ'' کے علاوہ انہوں نے 'کادم بری' کی بھی تصنیف کی تھی۔

جوآنگ جانگ کی بھارت کی سیاحت:

بھارت سے بدھ مذہب کی کتابیں اکٹھا کرنے اور بدھ مذہب کے بارے میں علم حاصل کرنے کی غرض سے چینی سیاح جوانگ جانگ (ہواین سانگ) 629ء میں خشکی کے راستے سے بھارت آیے تھے۔ بھارت کے مختلف مقامات کا دورا کر کے انہوں نے سی۔ یو۔ کی نامی کتاب کی تصنیف کی۔ انہوں نے اڈیشا آ کر پسپ گیری کا بدھ وہار اور چلی تالو بندر گاہ دیکھا تھا۔ وہ قنوج میں ہرس کے ذاتی دوست کی حیثیت سے کچھ دن ٹھہرے تھے۔ مورخین کا ماننا ہے کہ جوآنگ جانگ کا سیاحی مسودہ بنسبت اور کتابوں کے زیادہ معتبر ہے۔ ان کے مسوّدے میں ہرش وردھن کے زمانے کی سماجی حالات، معاشیاتی حالت، مذہب اور نظام حکومت کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان کی تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قنوج ایک بہت ہی متمول شہر تھا۔ پاٹلی پتر اور بیشالی جیسے شہروں کی عظمت میں کمی آ گئی تھی۔

جوآنگ جانگ کے مسوّدے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کی زندگی سیدھی سادی تھی۔ زیادہ تر لوگ سبزیاں کھانا پسند کرتے تھے۔ ذات پات کا نظام سخت تھا۔ شدروں کو انہوں نے کاشتکار کہا ہے۔ بدھ مذہب کے بارے میں وضاحت کے ساتھ تذکرہ کیا ہے۔ انکے مسودے سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ بدھ مذہب میں اٹھارہ فرقے تھے۔ ان میں مہایان اور ہین یان فرقے اہم تھے۔ ان کے آنے کے قبل بہت سارے قدیم بدھ مرکز تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ ہرس کے دور میں نالندہ یونیورسٹی ایک بڑا اور معزز تعلیمی ادارہ تھا۔ ملک اور غیر ملک سے دس ہزار طالب علم وہاں زیر تعلیم رہتے تھے۔ وہاں مہایان فرقہ کے بدھ فلسفے کی تعلیم دی جا رہی تھی۔ انہوں نے ہرس وردھن کو عوام کا خیر خواہ بادشاہ قرار دیا ہے۔ ہرس کے ذریعے منعقدہ قنوج کا جلسہ اور پریاگ کے مذہبی اجلاس کے بارے میں انہوں نے تفصیلی بیان دیا ہے۔ 644ء میں جوآنگ جانگ اپنے وطن لوٹ گیے۔

عروج اسلام اور عربوں کا سندھ علاقے پر قبضہ:

جتنے بھی مذاہب کا دنیا میں عروج ہوا ہے ان میں سے اسلام ایک ہے۔ اوہام پرستی کو مٹانے کے لیے جتنی راہیں دکھائی گئی ہیں ان میں سے اسلام سب سے آسان اور قابل فہم ہے۔ اتفاق، رواداری، بھائی چارا پاکیزگی اور صداقت اس مذہب کے بنیادی اصول ہیں

شمالی بھارت میں ہرش وردھن، جنوبی بھارت میں پلو راجہ نرسنگھ برمن اور چالوکیہ راجہ پل کیشین دوم حکومت کرنے کے زمانے میں دور دراز ریگستان عرب میں چھٹی صدی عیسوی کے آخر میں ایک نیے مذہب کی تبلیغ کی گئی۔ خیر البشر حضرت محمدؐ اس مذہب کے مبلغ (بانی) تھے۔

(اسلام کے علاوہ بھارت کے باہر وجود میں آنے والے دوسرے مذاہب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔)

اس مذہب کے عروج کے قبل سماج میں مختلف قسم کی توہم پرستی عام تھی۔ عرب کے باشندے متعدد بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مکّہ کے کعبہ عبادت گاہ میں وہ لوگ بت پرستی کرتے تھے۔ امراء اونچے شرح سود پر قرض دے کر غریبوں کا استحصال کرتے تھے۔ نشیلی اشیا کی چاہت بہت زیادہ تھی۔

حضرت محمدؐ 570ء میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ اوہام پرستی کے سبب ان کا دل ہر گھڑی بے چین رہتا تھا۔ جب وہ غارِ حرا میں خدا کی یاد میں مراقبے میں بیٹھے تھے تو اللہ کے فرشتے جبرئیلؑ ان کے پاس وحی لے کر حاضر ہوئے۔ اس نیے مذہب کا نچوڑ تھا: اللہ ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اللہ اصل معبود ہے اور حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جو لوگ ان کے مذہب کو قبول کیے انہیں مسلمان کہا گیا۔

اسلام کے مقدس کتاب کا نام ہے قرآن۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔ حضرت محمدؐ وحدانیت کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔

عرب تاجروں کے ساتھ بھارت کا تعلق:

200 قبل مسیح سے لے کر 200ء کے درمیان بھارت نے ایشیا کے مغربی اور مرکزی مختلف ملکوں کے ساتھ تجارتی تعلق قائم کیا تھا۔ عروج اسلام کے قبل سے عرب تاجر سلطنت روم کے مختلف علاقوں میں تجارتی کاروبار کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر نے کیرل کے ساحلی علاقوں کے ساتھ تجارتی تعلق شروع کیا تھا۔ وہاں سے بھارت کے مسالے اور دیگر قیمتی اشیا کو خرید کر مختلف ممالک کے بازار میں بیچنے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کو بھی لیا کرتے تھے۔ اس طرح عروج اسلام سے قبل بھارت کے ساتھ عرب کے تجارتی تعلق کا ابتدا ہو چکا تھا۔ اس کے بعد نیا مذہب قبول کرنے کے بعد عرب کے تاجروں نے بھارت میں تبلیغ کرنا شروع کر دیا اور بھارت کے چند باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کیرل میں ایک مسلمان برادری وجود میں آئی۔ انہیں موپلہ مسلمان کہا جاتا ہے۔ عرب تاجر اپنی سلطنت کے مختلف مقامات پر تجارتی میلے کا اہتمام کرتے تھے۔ اور بھارت کے باہر سے درآمد بہت ساری چیزیں وہاں فروخت کی جاتی تھیں۔

عربوں کا سندھ علاقے پر قبضہ:

حضرت محمدؐ کی وفات کے بعد ان کے وارث یا خلفاء نے حکومت کے توسیع کے لیے اقدامات کیے۔ مختصر وقت میں عرب کی فوجوں نے شام، مسوپوٹامیا، فلسطین، مصر، افریقہ کے مشرقی علاقے اور اسپین وغیرہ مقامات میں تبلیغ کے ساتھ کالونی قائم کی۔ توسیع حکومت کے مقصد سے آٹھویں صدی عیسوی میں خلفہ نے بھارت پر حملہ کیا تھا۔ ان لوگوں کی نظر بھارت کے مال وزر پر تھی۔ اس وقت کے سیاسی حالات نے انہیں بھارت پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا تھا۔ دو دو بار بھارت پر حملہ کرنے کے باوجود انہیں کامیابی نہیں ملی تھی۔

آخر میں خلیفہ کے حکم سے محمد بن قاسم ایک بڑے لشکر کے ساتھ 712ء میں سندھ پردیس میں داخل ہوا۔ مقامی راجاؤں سے رعایا کی ناراضگی اور خانہ جنگی کی وجہ سے محمد بن قاسم نے بڑی آسانی سے سندھ اور پنجاب کے چند علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ اس کے باوجود خلیفہ کے حکم سے انہیں سزائے موت دی گئی۔ لہٰذا عرب بھارت میں اسلامی سلطنت قائم نہیں کر پایے۔ مگر جہاں تک تہذیب وتمدن کا سوال ہے عرب بھارت سے فلسفہ، ریاضی، فن طب، سائنس، علم نجوم اور علم ہیئت وغیرہ حاصل کیے تھے۔

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) چندر گپت دوم خود کو کس لقب سے نوازا تھا۔ اور انہوں نے کس طرح سلطنت کی توسیع کی تھی؟

(ii) فاسیان کے سیاحی مسودے سے اس وقت کے لوگوں کے معاشیاتی اور معاشری حالات کیسے تھے لکھیے؟

(iii) گپت زمانے میں بدھ مذہب کا زوال اور احیائے براھمنیہ دھرم کیسے ہوا تھا؟

(iv) گپت زمانے کے حکمرانوں کے دور حکومت میں ادب، فنکاری اور فنِ تعمیرات کی ترقی کیسے ہوئی تھی؟ لکھیے۔

(v) بھارت کی تہذیب کو چالوکیوں کی عطیات کے بارے میں لکھیے۔

(vi) دکھن کی تہذیبی حلقوں میں پلوشاہی خاندان کے حکمرانوں کی عطیات کس طرح بے مثال تھیں؟

(vii) جوآنگ جانگ (ہوئن شاہ) کون تھے؟ انہوں نے اپنی سیاحت کی داستان میں کیا لکھا ہے؟

(viii) ہرس وردھن کا طریقۂ حکومت کیسا تھا؟

(ix) سمدر گپت نے اپنی حکومت کو کیسے مستحکم بنایا تھا؟

(x) گپت زمانے کو بھارت کا سنہرا زمانہ کیوں کہا جاتا ہے؟

2۔ نیچے دیے گیے سوالات کے مختصر جواب لکھیے ۔ (تین جملوں میں)

(i) چندر گپت اول نے کس خاندان کی شہزادی سے شادی کی تھی ؟ اور اس سے ان کی قوت میں کس طرح اضافہ ہوا ؟

(ii) الہ آباد ستون تحریر کے خالق کون تھے اور اسے پرشستی کیوں کہا جاتا ہے ؟

(iii) سمدر گپت کا موسیقی سے لگاؤ تھا ، یہ کیسے پتہ چلا ؟

(iv) فاسیان کے بھارت سیاحی مسؤدے میں گپت زمانے میں مجرموں کو کیسے سزا دی جارہی تھی ؟

(v) مشہور شاعر اور ڈراما نگار کالی داس کی تخلیقات کیا تھیں ؟

(vi) گپت زمانے میں سائنس کو کیسے فروغ ملا تھا ؟

(vii) حضرت محمدؐ کہاں پیدا ہوئے اور مذہب اسلام کے بارے میں انھوں نے کیا کہا ؟

(viii) خلفہ نے کس غرض سے بھارت پر حملہ کیا ؟

(ix) قبل عروج اسلام عرب تاجروں نے بھارت کے ساتھ کس طرح کا تجارتی تعلق رکھے تھے ؟

3۔ نیچے دیے گیے ہر سوال کا جواب ایک ایک جملے میں دیجیے ۔

(i) چندر گپت اوّل سے قبل موجود گپت خاندان کے دو (۲) راجاؤں کے نام لکھیے ۔

(ii) گپت خاندان کے تیسرے راجہ چندر گپت اول نے خود کو کس لقب سے ملقب کیا تھا ؟

(iii) کس سال سے بھارت میں گپتا بد کا ابتداء ہوئی تھی ؟

(iv) کون سی یگیہ کر کے سمدر گپت نے خود کو آزاد راجہ یا شہنشاہ اعلان کیا تھا ؟

(v) گپت شہنشاہ چندر گپت کاشتکاروں سے کس قسم کا خزانہ وصول کرتا تھا ؟

(vi) شنکر کے ذریعے تبلیغ کی گئی " وحدانیت " کا اثر کس مذہب پر پڑا تھا ؟

(vii) پنچتنترم کس نے لکھا تھا ؟

(viii) کالی داس کس گپت راجہ کے دربار میں تھے ؟

(ix) کون پلو راجہ " باتا پکونڈا " لقب سے ملقب ہوا تھا ؟

(x) ہرس وردھن کے باپ کا نام کیا تھا ؟

(xi) ہرس وردھن کے ذریعے لکھے گیے ڈراموں کا نام لکھیے ۔

(xii) حضرت محمدؐ کس صدی میں پیدا ہوئے ؟

(xiii) اسلام کے مقدس کتاب کا نام کیا ہے ؟

4۔ کالم ''الف'' میں موجود الفاظ کو کالم ''ب'' میں موجود مناسب الفاظ کے ساتھ لکیر کے ذریعے جوڑیے۔

کالم ''الف''	کالم ''ب''
محمدؐ	کادم بری
چندرگپت اوّل	کانچی
بان بھٹ	بھارت کے مسالے
پلوّ	نظریۂ واحدنیت
پل کیشین دوم	اہی ہول سنگی تحریر
جوآنگ جانگ	سندھ پر حملہ
عرب تاجر	سی۔یو۔کی
محمد بن قاسم	وحدانیت
شنکر	گپتابد
	موپلہ

5۔ قوسین میں سے مناسب الفاظ چن کر خالی جگہ پر کیجیے۔

(i) چندرگپت دوم نے مغربی بھارت میں..................کو شکست دیا تھا۔

(شک، ہون، یونانی، کشان)

(ii) ششانک..................ملک کے راجہ تھے۔

(گوڑ، پانچال، کلنگا، کامروپ)

(iii) راماین، مہابھارت اور پرانوں کو..................زمانے میں مکمل ترتیب دی گئی تھی۔

(موریہ، نند، گپت، ویدک)

(iv) پربھاکروردھن..................لقب سے ملقب ہوئے تھے۔

(باتا پکنڈو، مہاراجادھیراج، کویراج، گجراج)

(v) جوآنگ جانگ..................صدی عیسوی میں اپنے وطن لوٹ گیے۔

(629ء، 644ء، 570ء، 710ء)

(vi) پل کشین دوم......................خاندان کے راجہ تھے۔

(گپت، پلو، چالوکیہ، وردھن)

(vii) ہرش ہر پانچ سال میں......................کے قریب ایک مذہبی تیوہار مناتے تھے۔

(قنوج، پریاگ، تھانیشور، ایلورا)

(viii) سکلوترپتھ ناتھ......................کو کہا جاتا تھا۔

(سمدرگپت، چندرگپت دوم، ہرش وردھن، ششانک)

آپ کے لیے کام:

کالی داس کی طرح پرانے بھارت کے چند شعرا اور ڈرامانگاروں کے نام اکٹھا کر کے فہرست تیار کیجیے۔

F94YNY
علم سیاست
ରାଜନୀତି ବିଜ୍ଞାନ

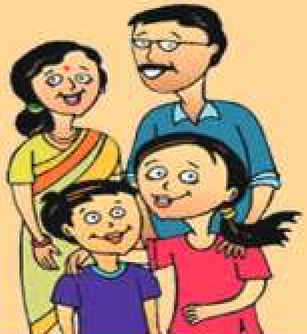

F9DUQL

ہم اور ہمارا سماج

اخبار پڑھتے پڑھتے والد نے امی سے کہا'' جانتی ہو، گذشتہ سیلاب میں کتنا جانی اور مالی نقصان ہوا ہے؟'' سیکڑوں مکانات سیلاب میں بہہ گیے ہیں۔لوگوں کو دانہ پانی میسر نہیں ہے۔ان پریشان حال لوگوں کو مدد پہنچانے کے لیے کئی سرکاری اور غیر سرکاری ادارے پیش پیش ہیں۔حکومت کی جانب سے ایک عام اپیل کی گئی ہے کہ وہ سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لیے وزیراعلیٰ کے ریلیف فنڈ میں بڑھ چڑھ کر پیسے جمع کریں۔ میں آج کچھ روپے منی آرڈر کروں گا۔امی نے کہا''ضرور کیجیے۔ یہ تو ہمارا فرض ہے۔ہم بھی تو اسی سماج میں رہتے ہیں۔لہذا لوگوں کے دکھ سکھ میں ہم کو بھی شریک ہونا چاہیے۔سارے لوگ اور سارے خاندان خوش حال ہوں گے تو ہمارا سماج اور ہمارا ملک ترقی کرے گا۔'' مطالعے کے کمرے میں بیٹھی ہوئی منی اپنے والدین کی باتوں کو غور سے سن رہی تھی۔وہ سوچ بھی رہی تھی کہ یہ خاندان اور سماج کیا ہوتا ہے؟ اور ان کے درمیان تعلق کیا ہے؟ اگر یہ سب کچھ نہ ہوتے تو کس قسم کی پریشانیاں اور مسائل پیدا ہوتے؟

آیئے! ان سب باتوں کی جان کاری حاصل کریں۔

خاندان:

ہم سب خاندان میں رہتے ہیں۔گھر یا خاندان ہمارے سماج کا ایک چھوٹا سا سماجی ادارہ ہوتا ہے۔خاندان کے سارے لوگ الگ مکان میں رہتے ہیں۔بعض لوگ کسی وجہ سے باہر رہتے ہوئے بھی خاندان سے رشتہ قائم رکھتے ہیں۔

ماں باپ اوران کی اولاد کو لے کر جو خاندان بنتا ہے اسے غیر مشترکہ یا واحد خاندان کہتے ہیں۔اور کتنے خاندانوں میں ماں باپ، بڑے ابا، بڑی اماں، چچا، چچی، پھوپھی، دادا اور دادی وغیرہ مل جل کر رہتے ہیں۔ایسے خاندان کو مشترکہ خاندان کہتے ہیں۔

آپ کے گانوں یا وارڈ کے واحد اور مشترکہ خاندانوں کی ایک فہرست تیار کیجیے اور ہر خاندان کے سربراہ کا نام لکھیے۔

خاندان کا بنیادی کام اپنی نسل کو قائم اور برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کی پرورش کرنا، بچوں کو اچھی عادت واخلاق سکھانا اور جوان ہونے پر وہ روزگار حاسل کرنے کے قابل بن سکے ایسی تعلیم دینا، ان کے مستقبل کو یقینی بنانا وغیرہ کام خاندان ہی انجام دیتا ہے۔ بچہ اپنے خاندان کے افراد سے تہذیب واخلاق کی تعلیم حاصل کر کے ایک اچھا شہری بنتا ہے۔

بچہ اپنے خاندان سے کون کون سی اچھی باتیں اور اخلاقی تعلیم حاسل کرتا ہے؟ آپ اس موضوع پر اپنے دوستوں سے بات چیت کیجیے اور اپنی معلومات تحریر کیجیے۔ مثال کے طور پر: مل جل کر کام کرنا۔

نسل یا خاندان:

آپ نے بعض مذہبی کتابوں جیسے پوران میں درج مختلف نسلوں اور خاندانوں کا نام پڑھا اور سنا ہوگا۔ مثلاً جدو اور کرو خاندان اسی طرح تاریخ میں موریہ خاندان، پلو خاندان چالوکیہ اور مغل، آریہ اور گپت خاندان وغیرہ۔ اصل میں کئی پڑھیوں یا پشت کے خونی رشتے رکھنے والے افراد کو لے کر ایک نسل یا خاندان بنتا ہے۔ جس طرح آپ کے والد، بڑے ابا اور چچا کا خاندان تمہارے دادا کے خاندان سے نکلا ہے۔ اسی طرح تمہارے دادا اور ان کے بھائیوں کے خاندان ان کے والدین سے شروع ہوا ہے۔ لہٰذا آپ لوگوں کے درمیان ایک خونی رشتہ قائم ہے۔ آپ سبھی ایک ہی نسل اور خاندان س تعلق رکھتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ ہندوؤں میں نسلی سلسلہ زیادہ تر باپ سے متعلق ہوتا ہے۔

☆ لڑکی جس خاندان میں شادی کرتی ہے وہ اسی خاندان کے نسلی سلسلے سے جڑ جاتی ہے۔

☆ ایک خاندان کا بچہ دوسرے خاندان میں سے پالک کی حیثیت سے پرورش پاتا ہے تو وہ اسی خاندان کا ایک فرد بن جاتا ہے۔

☆ ہر خاندان کا ایک شجرہ ہوتا ہے۔

☆ اس سلسلے میں اپنے دوستوں سے بات چیت کیجیے اور معلومات تحریر کیجیے۔

ایک نسل یا خاندان کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ خاندانی روایت کے مطابق مذہبی کام انجام دیتے ہیں۔ اگر خاندان کے افراد کے درمیان نا اتفاقی پیدا ہوتی ہے تو خاندان کے مربی اور اڑوس پڑوس کے لوگ جھگڑا اور فساد کو دور کرنے میں اور میل ملاپ قائم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ کسی خاندان میں کئی پشت یا نسلوں کے افراد کا ایک بڑا حلقہ بن جاتا ہے تو اس خاندان میں لوگوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ جس کے سبب زمین کی تقسیم کو لے کر جھگڑا فساد شروع ہو جاتا ہے اور مذہبی کاموں میں بھی خلل پڑتا ہے۔ جس کے نتیجے میں قریبی رشتہ رکھنے والے کئی کنبے اپنے خاندان کے اصل اور بنیادی تعلق سے الگ الگ ہو کر ایک نیا خاندان بناتے ہیں۔ اس طرح کے عمل کو تقسیم خاندان کہتے ہیں۔ لیکن اس خاندانی تقسیم کے باوجود ہر خاندان اپنے جدّ امجد یعنی کسی اولین اور محترم شخص سے جڑا ہوتا ہے۔ جس کا سبھی احترام کرتے ہیں۔ ہر خاندان کا گوتر مختلف ہوتا ہے۔ اور ایک ایک رشی منی سے وابستہ ہوتا ہے۔ جس رشی کو جس خاندان والے تعظیم کرتے ہیں وہ خاندان اس رشی کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جیسے کشیپ، بھاردواج اور ناگیہ۔

آپ کے خاندان میں کتنے کنبے شامل ہیں معلوم کیجیے۔ آپ کا خاندان کتنی پیڑھیوں سے قائم ہے حساب کر کے لکھیے۔

قبیلہ:

قبیلہ ہندوستانی سماج کا ایک اہم اور اٹوٹ حصہ ہے۔ اسے انگریزی میں Tribe کہا جاتا ہے۔ قبیلے سے متعلق لوگوں کو ہم آدی باسی یا بن باسی کہتے ہیں۔

آدی باسی ایک مخصوص علاقے میں رہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ ایک عام خاندان کے افراد ہیں۔ ایک عام قسم کی بولی ان کی زبان ہے۔ وہ مل جل کر مذہبی تہوار مناتے ہیں اور ایک ہی طرح کے کام کاج کر کے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا ہے۔ جس کا حکم سبھی مانتے ہیں۔ ہماری ریاست اڈیشا میں بنڈا، سنتھال، کندھ وغیرہ آدی باسی قبائل آباد ہیں۔

اڈیشا میں کون کون سے قبائلی لوگ صوبوں میں آباد ہیں۔ ان کی ایک فہرست تیار کیجیے مثال کے طور پر: پرجا قبیلہ: کوراپوٹ

قبائلی لوگ تعلیم اور زندگی گذارنے کے بہتر طور طریقے اور معلومات سے انجان ہونے کے سبب ترقی سے دور ہیں۔ البتہ ان لوگوں کی تہذیبی روایت اور رسم و رواج کا معیار منفرد اور بہتر ہے۔ خاص کر ان کے تہوار کا طریقہ رقص اور گیت سے ان کے ترقی یافتہ تہذیبی رکھ رکھاؤ کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان دنوں قبائلی لوگوں کی تعلیم، صحت اور روزگار میں ترقی اور سدھار لانے کے سلسلے میں کوشش کی جارہی ہے۔

قبائلی لوگوں کی ترقی کے لیے کیا کیا قدم اٹھایا جارہا ہے؟ اس کی تفصیلات تحریر کیجیے۔ جس طرح آدی باسی گاؤں میں اسکول کھولنا۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ صوبہ اڈیشا میں تقریباً 62 قسم کے آدی باسی قبائل آباد ہیں
☆ سنتھال قبیلے کے آدی باسی سنتھالی زبان بولتے ہیں۔
☆ اسی طرح چند آدی باسی قبائل کے نام اور ان کی زبان کے نام تحریر کیجیے۔

قبیلے کے نام	زبان
☆	
☆	
☆	

ادارہ، انجمن یا یونین:

بہت سے کام اور مقصد کو لے کر کئی لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں۔ جس میں ان کی مرضی اور خواہش شامل ہوتی ہے۔ اس طرح کے ملے جلے کام سے ایک ادارہ قائم ہوتا ہے۔ ہر ادارے کا ایک خاص مقصد ہوتا ہے۔ اور اس کا ایک قانون بھی ہوتا ہے۔ ادارے کے ممبر اس قانون کے پابند ہوتے ہیں۔ ہر ادارے کا ایک سربراہ ہوتا ہے۔ ادارے کے ممبر چندے کی رقم جمع کر کے ادارے کو مالی اعتبار سے مضبوط کرتے ہیں۔ اس طرح ہر ادارے کا ایک فنڈ ہوتا ہے۔

کنبہ یا خاندان کی طرح ادارہ مستقل یا دیر پا حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن بعض ادارے غیر مستقل یا عارضی ہوتے ہوئے بھی ایک عرصے تک قائم رہتے ہیں۔

آپ کو جن اداروں کے نام معلوم ہیں تو لکھیے کہ ان کے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟ جس طرح

کام اور مقصد کے اعتبار سے کئی طرح کے ادارے قائم ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر چند اداروں کے نام نیچے درج ہیں۔ آپ دوسرے اداروں کے نام سوچ سمجھ کر تحریر کیجیے۔

☆ نجی خاندانی ادارہ۔ کنبہ / خاندان
☆ مذہبی ادارہ۔ ہندو مہا سبھا
☆ ادارہ برائے گیت سنگیت
☆ مزدور سنگھ۔ ریڈ کراس وغیرہ
☆
☆
☆

رکشا چلانے والوں کا ادارہ مناسب قیمت یا کرایہ وصول کرنے کا مقصد رکھتا ہے۔

فرقہ یا برادری:

ایک مخصوص مقام میں مل جل کر رہنے والے افراد کو لے کر ایک جمعیت یا فرقہ بنتا ہے۔ یہ خود بہ خود فطری طور پر ہوتا ہے۔ اس طرح کی جمعیت یا معاشرے میں رہنے والے لوگ زندگی کے ہر موڑ پر ایک دوسرے کے مددگار اور شریک کار ہوتے ہیں۔ دیہی اور شہری جمعیت، بلد یہ وغیرہ اس کی تنظیم لوگوں کے مقاصد کو پورا کرتی ہے۔ کسی ایک علاقے میں رہنے والوں کے رسم و رواج، زبان اور چال چلن ایک جیسے ہوتے ہیں۔ یہ علاقہ یا حلقہ جس قدر چھوٹا ہوتا ہے اسی قدر لوگوں میں آپسی میل ملاپ کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بڑا علاقہ بھی اپنے لوگوں کے مقاصد کو پورا کرنے میں کئی طرح کی مدد اور سہولیت مہیا کرتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ کوئی ادارہ اپنے خاص مقصد کے علاوہ عام لوگوں کی ترقی کے لیے کام کرتا ہے تو اس کا سماجی وقار بڑھ جاتا ہے۔

☆ آج کل دیہات میں ایکتا اور یکجہتی کا جذبہ کم سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ جو ایک اچھی نشانی نہیں ہے۔ دیہات اور گاؤں میں میل ملاپ اور آپسی تعلقات کو مظبوط اور بہتر بنانے کے لیے کیا قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔ تحریر کیجیے۔

☆
☆
☆

کسی چھوٹے علاقے کے لوگوں میں خود اعتمادی دوستانہ تعلقات اور آپسی پیار، محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ بڑے علاقے لوگوں کے روزانہ استعمال کی چیزیں، سماجی تحفظ اور روزگار کی سہولیتیں وغیرہ مہیا کرتے ہیں۔

دوسرے کن میدانوں میں فرقہ اپنے افراد کی مدد کرتا ہے تبادلہ خیال کیجیے۔

سماج نسلی اتحاد وا الافرقہ :

قدیم زمانے کا انسان آزادانہ ندگی گزارتا تھا۔ لیکن اس کے بعد لوگوں کی تعداد بڑھنے کے سبب آپس میں لڑائی جھگڑا ہونے لگا اور دشمنی بڑھتی گئی ۔ اس لیے آرام اور سکون کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے انسان نے کچھ قانون بنایے۔

1938ء میں امریکہ کے ایک شخص نے انانامی ایک ایسی لڑکی کو دریافت کیا جس کو پانچ برسوں سے ایک کمرے میں قید کر کے رکھا گیا تھا۔ جس کے سبب وہ ٹھیک سے چل پھر نہیں سکتی تھی اور نہ صحیح طریقے سے بات کرسکتی تھی ۔ پھر اسے مناسب تعلیم و تربیت دی گئی ۔ تب کہیں جا کر وہ بات کرنے اور چلنے پھرنے کے قابل ہوسکی۔

لہذا اس طرح کے طور طریقے اور قانون کو مان کر چلنے کا نتیجہ سماج کی صورت میں ظاہر ہوا۔

سماج کے بغیر زندہ رہنا کسی انسان کے لیے ممکن نہیں ہے۔ انسان اپنی ضرورت کی تکمیل کے لیے سماج پر منحصر کرتا ہے۔ سماج سے بچوں کو محبت اور کئی طرح کی مدد ملتی ہے۔ اور یہی سماج بچے کے اندر میل جول اور صبر و تحمل کا جذبہ پیدا کرنے کے ساتھ اسے صفائی کی اہمیت سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ سماج لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی مہیا کرتا ہے۔ اور انسان اپنی زندگی اور مال و دولت کی حفاظت کے سلسلے میں کئی اعتبار سے سماج پر انحصار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان سماج میں رہ کرنئی باتیں اور کئی طرح کی معلومات حاصل کرتا ہے۔ ساتھ ہی وہ اپنی کوششوں اور لگن سے ترقی کی راہوں پر آگے بڑھتا جاتا ہے۔ سماج میں رواج پانے والی اچھی باتیں، اچھے کام اور چال چلن سے انسان اثر قبول کرتا ہے۔ لہذا شخصیت کی تعمیر میں سماج کافی حد تک مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جس طرح انسان سماج پر منحصر کرتا ہے اسی طرح سماج بھی انسان پر منحصر کرتا ہے۔ انسانوں کی ترقی اور کامیابی سے سماج ترقی کرتا ہے۔ انسان اپنے سماج میں تبدیلی لا کر اسے اور مضبوط اور مفید بناتا ہے۔

قدیم زمانے میں مجرموں کو جلاوطن کرنے کی سزا کیوں دی جاتی تھی؟ اس پر آپس میں تبادلہ خیال کیجیے۔

ہم نے کیا سیکھا:

☆ کنبہ یا خاندان ایک چھوٹا سا سماجی ادارہ ہوتا ہے۔ بچہ اپنے گھریلو ماحول سے عادت و اخلاق اور مختلف باتیں سیکھتا ہے۔

خاندان ایک چھوٹا سا سماجی ادارہ ہے۔ بچہ خاندان سے بہت ساری اچھی عادتیں اختیار کرتا ہے۔

☆ کوئی رشتے ناطے رکھنے والے کنبے کو لے کر ایک خاندان بنتا ہے۔

کسی خاندان کے جدامجد یعنی اولین شخص سے اس خاندان کا شجرہ وجود میں آتا ہے۔ کسی قابل تعظیم رشی کو لے کر گوتر بنتا ہے۔

☆ ایک قسم کے عام لوگوں کے چھوٹے گروہ کو قبیلہ کہتے ہیں۔

قبیلے میں رہنے والے آدی باسی لوگوں کی زبان، چال چلن، اور روزگار کے طور طریقے اور مذہبی خیالات ایک جیسے ہوتے ہیں۔

☆ ایک خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کچھ لوگ مل جل کر ادارہ یا نسلی فرقہ قائم کرتے ہیں۔

☆ سماج کے بغیر انسان کا وجود ناممکن ہے۔ انسان اور سماج ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزم ہیں۔

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

(i) انسان سماج پر کیوں منحصر کرتا ہے؟

(ii) ایک خاندان کے ذمے، کون کون سے کام ہوتے ہیں؟

(iii) معاشرہ اور ادارے کے درمیان کیا فرق ہے؟

(iv) ایک قبیلے کے لوگوں کے درمیان کیسی یکسانیت پائی جاتی ہے؟

(v) خاندانی تقسیم کی وجوہات کیا کیا ہیں؟

(vi) کسی طرح ایک سماج کی ترقی ہو سکتی ہے؟

2۔ نیچے دیے ہوئے اداروں کی نوعیت کیا ہے:

خاندان

رام کرشنا مشن

پرائمری سطح کے استادوں کا ادارہ

ریڈ کراس

3۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے

(i) ....ایک چھوٹا سماجی ادارہ ہے۔

(ii) عوامی فلاح کے لیے بعض لوگ اپنی مرضی سے مل جل کر..................قائم کرتے ہیں۔

(iii) ....نسلی فرقہ میں لوگوں کے درمیان قریبی اور مضبوط رشتہ قائم رہتا ہے۔

(iv) سنتھال قبیلے کے آدی باسی..................زبان میں بات چیت کرتے ہیں۔

(v) آپس میں خونی تعلق رکھنے والے خاندان کو لے کر..................کی تشکیل ہوتی ہے۔

4۔ صحیح نظریے کے سامنے صحیح ( ) اور غلط نظریے کے سامنے غلط (x) کا نشان لگائیے۔

(i) غیر مشترک یا واحد خاندان میں ماں، باپ، چچا، چچی اور ان کی اولادیں مل جل کر رہتی ہیں۔

(ii) معاشرہ فطری طریقے سے پیدا ہوتا ہے۔

(iii) سماج کے ساتھ انسان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

(iv) بچہ اپنے گھر سے مختلف عادت و اخلاق سیکھتا ہے۔

5۔ باہمی تعلق کو مدنظر رکھتے ہوئے خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

(i)	بیٹا:باپ کا گوتر خاندانی وارث	::	شادی شدہ بیٹی	:......................
(ii)	پرجا:کوراپوٹ	::	بنڈا	:......................
(iii)	خوراعتمادی: چھوٹا معاشرہ	::	سماجی تحفظ	:......................
(iv)	گھرانہ یا خاندان:مستقل	::	سیاسی جماعت	:......................

آپ کے لیے کام:

☆ آپ اپنے دیہاتی علاقے میں قائم کلب یا کسی ادارے کے سربراہ سے مل کر اس ادارے یا کلب کے کام اور دوسری سرگرمیوں کے متعلق جانکاری حاصل کیجیے اور اپنی کاپی میں تحریر کیجیے۔

☆ آپ اپنے خاندان کے جدِ امجد اور دوسرے لوگوں کی ایک فہرست تیار کیجیے۔ اس سلسلے میں ضرورت پیش آئے تو اپنے والد اور داد

سے معلومات حاصل کیجیے۔

☆ ٹارزن کی کہانی پڑھ کر لکھیے کہ سماج سے دور رہنے کے سبب کیسی پریشانیاں ہوتی ہیں؟

F9MQS9

ملک

جماعت میں سبق پڑھانے سے پہلے استاد نے بچوں سے ایک سوال پوچھا ''غریب رتھ'' کس کو کہتے ہیں؟ سوال سنتے ہی سمن سوربھ نے اس کا جواب یوں دیا کہ ''سفر کرنے کے لیے جس ریل میں ٹکٹ کی قیمت کم ہوتی ہے اوراس میں ایرکنڈیشن کا انتظام ہوتا ہے اسی کو ''غریب رتھ'' کہتے ہیں ۔ یہ ریل عام طور سے کسی صوبے کے راجدھانی سے دوسرے صوبے کی راجدھانی کو آتی جاتی ہے۔'' اس جواب سے استاد بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے کہا'' ریل میں سفر کرنے کی یہ سہولت اور آرام ہم سبھوں کے لیے حکومت یا سرکار نے مہیا کیا ہے۔

استاد کی یہ بات سن کر سمن سوربھ نے سوچا ملک کیا ہے؟ ملک نے ہمارے لیےاورکون کون سی سہولیتیں فراہم کی ہیں؟

ملک کا مطلب:

ملک علم سیاسیات کا اہم اور مرکزی موضوع ہے۔ ہماری سماجی زندگی میں ملک کا کردار خاصا اہم ہے۔اس لیے کہ ملک سب سے بڑا طاقتور سیاسی اور سماجی ادارہ ہے۔ انسان پیدا ہوتے ہی وہ اپنے ملک کا ایک رکن یا ممبر بن جاتا ہے۔ ملک کا آغاز کب ہوااس سلسلے میں صحیح طور پر کوئی بات نہیں کہی جاسکتی البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان کی اس دنیا میں پیدائش کے ساتھ ملک کی ضرورت کا خیال بھی پیدا ہوا ہوگا۔ ملک ایک طاقتور ادارہ ہے۔ جوعوام اوراداروں کے مختلف کاموں کے درمیان رابطہ قائم کرتا ہے۔۔

کیا آپ کومعلوم ہے؟

☆ ارسٹوٹل یعنی ارسطو نے کہا تھا'' گھر خاندان اور گاؤں کی آبادی کولیکر ملک کا آغاز ہوا ہے۔

☆ ہروفیسر گارنر کا خیال ہے کہ'' ایک مستقل علاقے کے مالک ومختار باشندے، باہری دباؤ قبضے سے آزاد اورعوام کی خواہش اورحمایت سے منظر حکومت کا دعویدارزیادہ تر لوگوں کے گروہ یا فرقوں کو ملک کہا جاتا ہے۔

ہر شہری کی ترقی میں ملک کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے اس لیے ملک اپنے عوام کی ترقی وخوش حالی کے لیے طرح طرح کے فائدہ مند منصوبے بنا کر انھیں عملی شکل دیتا ہے۔ وقت کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ملکی کاروائی میں بدلاؤ آتا ہے اور ملک کا طرز عمل بھی بدل جاتا ہے۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایک صحت مند سماجی زندگی گزارے۔ اسی خیال کی بنیاد میں ملک کے بننے اور اس کے آغاز وابتدا کی وجہ اور راز پوشیدہ ہے۔ ملک ایک مستقل ادارہ ہونے کے سبب سبھوں کو اسکی ضرورت ہوتی ہے۔ ملک کا قانون سماجی زندگی کو پرامن ضابطے کے اندر مستحکم کرتا ہے۔ انسان کی خواہش اسے اپنے ملک میں رہنے سہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ لہذا ملک کو ایک انتہائی ناگزیر یعنی ضروری ادارے کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

ملک کی اہمیت اور اس کے اجزا یا عناصر:

ملک کے چار خصوصی اجزا ہوتے ہیں :(الف) لوگوں کی تعداد یا آبادی (ب) رقبہ (ج) حکومت (د) خود مختاری

(الف) لوگوں کی تعداد / آبادی :

کیا آپ جانتے ہیں:

☆ افلاطون کا خیال ہے کہ ملک کے عوام کی تعداد 5040 ہونی چاہیے۔

☆ روسو نے کہا تھا ''ملک کے عوام کی تعداد 10,000 ہونی چاہیے۔

ملک کی تعمیر یا اس کے قیام کے لیے لوگوں کی باشندگی آبادی کا ہونا ضروری ہے۔ اس لیے کہ انسانوں سے خالی ریگستان، سمندر اور جانوروں کے رہنے کی جگہ جنگل کو ملک نہیں کہا جا سکتا۔ انسان آبادی کے بغیر ملک کا تصور نا ممکن ہے۔ کسی ملک میں لوگوں کی خاص تعداد یا اس کی کوئی حد متعین نہیں ہوتی ۔ یہ چین اور بھارت کی طرح کثیر آبادی والا یا پھر مونکو اور سن میرینو کی طرح کم سے کم آبادی والا ملک ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ کسی ملک کی آبادی یا عوام کی تعداد اس ملک کے رقبے اور وسائل کے مطابق ہونی چاہیے۔

(ب) رقبہ: عوام کی تعداد کی طرح ہر ملک کے لیے متعین کیا ہوا زمینی رقبہ نہایت ضروری ہے۔ یہ نہ ہو تو ملک قائم نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے ایک خاص حد کا ہونا بھی ضروری ہے۔ پانی، خشکی آسمان، ندی، جھیل، جنگل اور معدنی اشیاء سے مالا مال مقامات کو لے کر ملک کی سرحد متعین ہوتی ہے۔ ملک کے لیے ایک زمینی علاقے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس علاقے کا رقبہ کتنا وسیع ہونا چاہیے، ایسا کوئی قانون یا پابندی نہیں ہے۔ یہ روس، امریکہ اور چین کی طرح بہت بڑا بھی ہو سکتا ہے یا مونکو اور سن میرینو کی طرح اس کا رقبہ چھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔

ملک کا رقبہ بڑا ہو تو اس سے کیا کیا فائدہ ملتا ہے؟ اس موضوع پر اپنے دوستوں سے تبادلۂ خیال کر کے اپنی معلومات تحریر کیجیے۔

(ج) حکومت / سرکار:

حکومت یا سرکار، ہر ملک کا اہم ترین حصہ ہے۔ زمین کے کسی مخصوص حصے ہیں۔ لوگوں کی ایک بڑی آبادی ہو لیکن وہاں کوئی سرکار

یا حکومت نہ ہو تو وہ ملک نہیں کہلائے گا۔ حکومت یا سرکار ایک سیاسی ادارہ ہے۔ جس کے سامنے ملک اپنی خواہش اور مطالبات پیش کرتا ہے۔ اور بہت سارے وعدوں اور منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا تقاضا کرتا ہے۔ سرکار کے ذریعہ ملک کا ایک حقیقی روپ سامنے آتا ہے اگر سرکار نہ ہو تو ملک کو چلانے کا کام انجام نہیں پا سکتا۔ اس لیے حکومت اپنے ملک کی تمام طاقتوں کو استعمال میں لاتی ہے۔ عوام کی سماجی زندگی کو کنٹرول کرتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت، قانون کے تحت ایک باضابطہ پر امن نظام حکومت قائم کرتی ہے۔ حکومت کے بغیر ملک، سماج اور عوام بد امنی کا شکار ہو کر بکھر جاتے ہیں۔

(د) خودمختاری:

خودمختاری ملک کا سب سے اہم جز ہے۔ اسے ملک کی روح کہا جا سکتا ہے۔ اس وقعت وطاقت کے سبب ملک، دوسرے سبھی اداروں سے مختلف قسم کا ادارہ نظر آتا ہے۔ خودمختاری ہی ملک کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ جسے سب طاقتوں پر برتری حاصل ہے۔ ملک اپنی اسی قوت یعنی خودمختاری کے بل بوتے پر ملک کے عوام، ادارے، مختلف فرقے وغیرہ کو ایک نظام کے تحت کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ آزادطور پر غیرملکی قانون اور طرزِ حکومت کا ڈھانچہ تیار کرتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ خودمختاری (Sovereignty) ایک لاطینی لفظ ''سوریِنس'' سے بنا ہے جس کا معنی ہے مختارکل۔

☆ خودمختاری کو دوحصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی اندرونی خودمختاری اور بیرونی خودمختاری۔

☆ اندرونی خودمختاری کے تحت ملک، کسی فردشہری، فرقہ اور اداروں پر حکم جاری کرتا ہے۔

☆ بیرونی خودمختاری کے زور پر ملک اپنا غیرملکی قانون اور نظام حکومت بناتا ہے۔

ملک کا آغاز اور ترقی:

ملک کب اور کس طرح وجود میں آیا اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے۔ اس کے وجود میں آنے کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے وہ محض گمان وخیال ہے۔ لیکن ملک کے آغاز وابتدا کے بارے میں ایک قدیم خیال ہے کہ ملک کو ایشور نے قائم کیا ہے اور اس پر حکومت چلانے کے لیے ایشور نے راجاؤں کو بھیجا ہے۔ اور یہ راجا ایشور کے نمائندے ہیں۔ اسی خیال کے تحت پرانے وقتوں میں کئی راجا ایسے بھی ہوئے جنھوں نے اپنی مرضی کے مطابق رعایا پر حکومت کی اور ظلم وستم ڈھایے۔

☆ عیسائیوں کی قدیم مذہبی کتاب اور ہندو مذہب کی منوسمرتی اور مہا بھارت جیسی کتابوں میں کہا گیا ہے کہ ملک خدا کے ذریعے قائم ہوا ہے

☆ ملک خدا کے ذریعے قائم ہوا ہے اس نظریے کو خدائی تخلیق کا نظریہ کہا جاتا ہے۔

راجا اپنی مرضی کے مطابق حکومت چلایے تو لوگوں کو کیسی پریشانیاں ہوتی ہیں اس کی ایک فہرست بنایے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ جنگ اور طاقت سے ملک قائم ہوا ہے اس خیال کو نظریہ وقت کہا جاتا ہے۔

☆ اس طرح کا رواج قدیم زمانے میں رائج تھا۔

ایک دوسری رایے کے مطابق جنگ اور طاقت کے ذریعہ ملک قائم ہوا۔ ماضی میں گروہ یا جماعتوں کے سردار اپنی طاقتوں کے زور پر دوسری جماعتوں کو اپنے اختیار میں لے لیتے تھے۔ اس طرح طاقتور ملک کمزور ملکوں پر چڑھائی کر کے انہیں شکست دے کر اپنے ملک کی سرحد میں شامل کر کے اپنی حکومت کو وسیع کرتے تھے۔ اس زمانے میں ''جس کی طاقت اس کا ملک'' اسی خیال کے تحت سماج کا نظام چلا کرتا تھا۔ اس لیے جنگ یا قوت کے استعمال سے ملک کی تخلیق ہوئی ہے، یہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے خیال کیا جاتا ہے کہ ملک، جنگ اور طاقت کے اصول پر قائم ہوا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ماں باپ کے طور طریقے اور چال چلن سے ملک کا ڈھانچہ بنا ہے۔ اس خیال کے مطابق کچھ تاریخی ثبوت بھی ملتا ہے۔ یعنی قدیم ترین زمانے میں بعض علاقے میں باپ اپنے خاندان کا

سربراہ ہوا کرتا تھا اور کسی علاقے میں ماں خاندان کی حاکم و مربی ہوا کرتی تھی۔ اس طرح ماں اور باپ دونوں کو خاندانی برتری حاصل تھی۔ اس اعتبار سے گھر اور خاندان سے ایک بڑا کنبہ اور کنبے سے ایک بڑی جماعت یا گروہ پیدا ہوا۔ اسی گروہ اور فرقے سے ملک قائم ہوا۔ اسی لیے ملک کا ماں باپ کے کردار وعمل کا دوسرا روپ کہا جاتا ہے۔

☆ ماں باپ کے کردار وعمل کے زیر اثر ملک پیدا ہوا ہے۔
اس خیال کے مطابق باپ اور ماں دونوں کو خاندانی برتری و بزرگی حاصل تھی۔

آپ کے گھر میں والد اور والدہ کیا کیا کام کرتے ہیں کاپی میں تحریر کیجیے۔

ملک کی ابتدا اور اس کے قیام کے بارے میں کچھ لوگ مختلف رائے دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ملک کا قیام سماجی سمجھوتے سے ہوا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دنیا کے ابتدائی زمانے میں کوئی سماج یا ملک نہیں تھا۔ اس وقت کے قدیم لوگ انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ رہن سہن کی ایسی حالت کو انسان کی فطری حالت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کے درمیان جھگڑا فساد شروع ہوا۔ پھر انھوں نے ''جس کی طاقت اس کا ملک'' جیسا رویہ اختیار کیا۔ جس کے سبب ان کی زندگی کٹھن ہوگئی۔ ان کو ہر قدم پر دکھوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آگے چل کر حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ جس کا سبب قدیم زمانے کے لوگوں نے اپنی زندگی اور مال و اسباب کی حفاظت اور سکون کے ساتھ زندگی گذارنے کے لیے سماجی سمجھوتے کی مدد سے ملک قائم کیا۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟
☆ ملک کا قیام انسان کے آپسی سمجھوتے سے ہوا ہے۔
☆ انگریز سیاح ہابس اور لاک اور فرانسیسی سیاح روسو سماجی سمجھوتے کے اس نظریے کی تائید کرتے ہیں۔

ملک کے آغاز اور قائم ہونے کے سلسلے میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ملک مختلف مرحلے میں آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہوا وجود میں آیا ہے۔ نتیجے میں اسی کے متعلق مزید باتیں تحریر کی جارہی ہیں۔

خونی رشتہ:

ملک کی بتدریج ترقی میں گھر اور خاندان کا کردار خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جس طرح خونی رشتے ناطے کے سبب خاندان کو بڑھاوا ملا اسی طرح آگے چل کر کنبہ اور فرقے کی بنیاد پڑی اور اس کے بعد ہی فرقہ ملک میں تبدیل ہوگیا۔

مذھب:

قدیم ترین عہد میں لوگ مذھب کی مدد سے میل جول اور اتحاد و اتفاق پیدا کر کے ایک مقررہ علاقے میں مل جل کر رہتے تھے۔ لہذا کہا جاسکتا ہے کہ اسی مذھبی اتحاد اور اتفاق کے سبب ملک کا قیام عمل میں آیا ہے۔

طاقت:

گزشتہ زمانے میں طاقت وقوت کے بل بوتے پر چند ملک بنایے گیے تھے۔ راجا اپنی جنگی طاقت سے اپنے ملک کی سرحد (سیما) کو وسیع کر کے حکومت کیا کرتے تھے۔ اس وقت طاقت ہی ملک کی حالت اور اس کی حیثیت کو اپنے کنٹرول یا اختیار میں رکھتی تھی۔

ذاتی دھن و دولت:

انسان پہلے خانہ بدوش تھا۔ پھر ایک وقت آیا اس نے بنجارے کی زندگی ترک کر دی اور ایک جگہ رہ کر ذاتی مال دولت کا مالک بنا۔ اس کے ساتھ ہی انسانوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ پھر انسان کے اندر اپنے ذاتی مال و اسباب کی حفاظت کے لیے ایک ملک کی ضرورت کا احساس پیدا ہوا۔ لہذا ملک کے آغاز اور قیام میں ذاتی مال و اسباب کا کردار خاصا اہم ہے۔

سیاسی خیالات:

ملک کے قائم ہونے کے سلسلے میں سیاسی فکر و خیال کو ایک اہم جز مانا گیا ہے۔ اسی خیال اور خواہش کے تحت ملک کا قیام عمل میں آیا ہے۔ زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان کے سیاسی خیالات بھی ترقی کرتے گیے۔ جس کے سبب انسان کو ترقی حاصل ہوئی۔

لہذا ملک مختلف مرحلوں میں ترقی کرتا ہوا آج کے جمہوری نظام تک پہنچا ہے۔ جس کے تحت بہت سارے ملکوں کی کاروائیاں جاری ہیں۔

ملک کا کام:

موجودہ دنیا میں زیادہ تر ملک خود کو عوام کے حق میں فلاح و بہبودوی والی ملک کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ایسے ملک عوام کی ترقی کے لیے ترقیاتی منصوبے بناتے ہیں۔ ان کے کاموں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱) لازمی کام (۲) رضا کارانہ کام

(۱) لازمی کام:

☆ ملک کے درمیان امن و امان قائم رکھنا اور عوام کی زندگی اور ان کی دولت و اسباب کی حفاظت کا انتظام کرنا۔

☆ ملک کو باہری حملوں سے محفوظ رکھنا۔

☆ کارآمد اور بہترین غیر ملکی منصوبے بنا کر دوسرے ملکوں کے ساتھ خوشگوار تعلق پیدا کرنا۔

☆ لوگوں کو مناسب انصاف دلانے کے لیے قانونی عدالت کا انتظام کرنا۔

> **کیا آپ کو معلوم ہے؟**
>
> ملک کے استحکام، عوام کے جان و مال کے تحفظ اور ملک کی آزادی کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں جو کام انجام دیے جاتے ہیں وہ سبھی ملک کے لیے ناگزیر اور لازمی کام ہیں۔

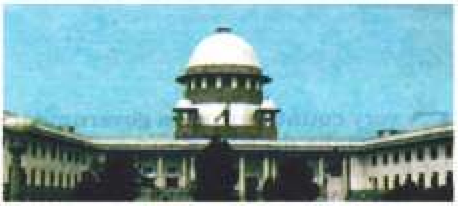

رضا کارانہ کام:

☆ صنعتی اداروں کو کنٹرول کرنا۔ کاشت کاری کو جدید انداز دینا آب پاشی کا بہتر انتظام اور مختلف اداروں کی ترقی میں مدد دینا۔

☆ انتہائی ضروری چیزوں کو مناسب قیمت پر مہیا کرنا اور فروخت کا انتظام کرنا۔

☆ تعلیم اور صحت کی ترقی کے لیے مختلف منصوبے بنانا اور ان کو عملی شکل دینے کی طرف توجہ دینا۔

☆ لوگوں کی آمدورفت اور رابطے کی سہولت مہیا کرنا۔

☆ اقتصادی منصوبوں کے ذریعہ انسانی مال و دولت کا صحیح سرمایہ کاری کرنا۔

☆ غریب اور کمزور طبقے کے لوگوں کے لیے سماجی اور معاشی سہولت فراہم کرنا۔

☆ ضیعف، یتیم و نادار اور معذور لوگوں کو سماجی تحفظ فراہم کرنا۔

☆ انسان کے حقوق کو یقینی بنانا وغیرہ۔

آپ کے علاقے میں سرکار کی طرف سے کیا کیا کام ہوئے ہیں

اس کے بارے میں دوسروں سے تبادلہ خیال کیجیے ۔

ملک، لوگوں کی ترقی کے لیے کئی طرح کی اسکیمیں بناتا ہے۔ جو لوگوں کی ضرورتوں اور وقت کے تقاضے کے مطابق مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ اس وقت مختلف ممالک تعلیم، صحت، معیشت اور سماجی نوعیت کے منصوبوں کو اہمیت دے رہے ہیں۔ اس منصوبوں سے کامیابی اور ترقی کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ جن سے عام لوگوں کو زندگی کے ہر میدان میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔

ہم نے کیا سیکھا:

☆ راشٹر یا ملک، علم سیاسیات کا اہم اور مرکزی موضوع ہے۔

☆ ملک کے ذریعہ ہر ایک شخص کو مناسب ترقی حاصل ہوتی ہے۔

☆ لوگوں کی تعداد، رقبہ، سرکار اور خودمختاری، ان چار اجزا سے ملک بنا ہے۔

☆ ملک کے آغاز اور اس کے قائم ہونے کے بارے میں کہا جاتا ہے یہ کہ خدا، طاقت، سماجی سمجھوتہ اور والدین کے عملی طور طریقے اور مرحلہ اور تبدیلیوں سے وجود میں آیا ہے۔

☆ ملک کے کام کو عام طور سے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً (۱) لازمی اور بنیادی کام (۲) رضا کارانہ کام۔

مشق

1۔ نیچے دیے گیے سوالوں کے جواب دیجیے:

(i) ملک کو علم وسیاسیات کا اہم موضوع کیوں کہا جاتا ہے؟

(ii) ملک کو انتہائی اہم اور ضروری ادارہ کہنے کا مطلب کیا ہے؟

(iii) ملک کن اجزا سے بنا ہے؟

(iv) خودمختاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ یہ ملک کے کن کن کاموں کا احاطہ کرتی ہے؟

(v) طاقت کے استعمال سے ملک کا آغاز کیسے ہوا؟

(vi) سماجی سمجھوتہ کیا ہے؟ ایسا سمجھوتہ کیوں کیا جاتا ہے؟

(vii) ذاتی یا انفرادی مال واسباب کا ملک کے قایم میں کیا کردار رہا ہے؟

(viii) ملک کے کاموں کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور وہ کیا کیا ہیں؟

2۔ خط کشیدہ لفظ کو تبدیل کیے بغیر جملہ اگر غلط ہے تو صحیح کیجیے۔

(i) ملک ایک معاشی ادارہ ہے۔ (ii) موناکو ایک کثیر آبادی والا ملک ہے۔

(iii) حکومت ایک مذھبی ادارہ ہے۔ (iv) فرقے سے خاندان پیدا ہوا ہے۔

(v) صنعتی اداروں کو کنٹرول کرنا ملک کا لازمی کام ہے۔

3۔ خط کشیدہ لفظ کو بدل کر غلط جملے کو صحیح کیجیے۔

(i) ملک ایک عارضی علاقہ ہے۔ (ii) سرکار مختلف رسموں کے ذریعہ چلتی ہے۔

(iii) ملک کی ابتدا کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ سبھی سائنسی معلومات پر مبنی ہے۔

(iv) قدیم زمانے کی سیدھی سادی زندگی کو انسان کی مصنوعی یا بناوٹی حالت کہا جاتا ہے۔

(v) مذہب سے بھید بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔

(vi) ملک میں امن وسکون قائم کرنا ایک رضاکارانہ عمل ہے۔

آپ کے لیے کام

☆ آپ کے علاقے میں سرکار کی طرف سے غریبوں کی ترقی کے لیے کیا کیا کام ہو رہے ہیں اس پر ایک مضمون لکھیے۔

☆ مختلف ملکوں کے اداروں کی تصاویر جمع کر کے ایک البم تیار کیجیے۔

تیسرا باب

سرکار

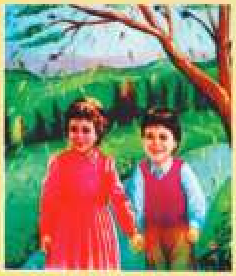

وشوجیت اور مونیکا، بھائی بہن ہیں۔ مونیکا بڑی، وشوجیت چھوٹا۔ ایک دن صبح سویرے ماں نے کہا، آج تمہارے ابو گھر میں نہیں ہیں۔ تم دونوں بازار سے مچھلی لے آؤ۔ دونوں بھائی بہن بازار آیے، راستے میں چلتے چلتے وشوجیت ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس نے مونیکا سے کہا۔ ''آپا! ہمارے گاؤں میں تو اتنا اچھا اور خوبصورت راستہ نہیں ہے۔ اتنا اچھا راستہ کس نے بنایا ہے؟'' مونیکا نے کہا'' سرکار نے بنایا ہے''۔ یہ سن کر وشوجیت سوچنے لگا سرکار کیا ہے؟ اس کے اور کیا کیا کام ہیں؟

سرکار کیا ہے؟

سرکار یا حکومت، ملک کا ایک ناگزیر یا اٹوٹ حصہ ہے، اس کے ذریعہ ملک کی حکمرانی کا کام انجام پاتا ہے۔ سرکار، ملک کی ترقی کے لیے کئی طرح کے منصوبے مثلاً آمدورفت کے لیے راستہ بنانا، راستے کی مرمت کرنا، شہر اور گاؤں میں بجلی کا انتظام، لوگوں کو کاشتکاری اور تجارت کے لیے قرض مہیا کرنا اور اسکول کے لیے عمارت تیار کرنا وغیرہ کو عملی شکل دیتی ہے۔ ایسے کاموں کی بدولت ملک کے عوام ترقی کرتے ہیں۔

سرکار، ملک کی سرحدوں سے ملک کو محفوظ رکھتی ہے، دوسرے ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کر کے اپنے ملک کو ترقی دلاتی ہے۔ ان کاموں کے علاوہ سرکار یا حکومت عوام کے لیے مناسب اناج اور کھانے پینے کے دوسرے سامان اور لوگوں کے علاج وصحت کے لیے اسپتال کا انتظام کرتی ہے۔ حکومت قدرتی آفات مثلاً زلزلہ، طوفان، سیلاب اور قحط سالی کے وقت عوام کو مدد دے کر ان کی زندگی

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ سرکار کے ذریعہ حد درجہ غریب و نادار لوگوں کے لیے گھر کا انتظام کیا جاتا ہے۔

☆ سبھوں کو کام مہیا کیا جاتا ہے۔

☆ مذہب اور ذات پات کے کسی فرق کے بغیر سبھوں کے تحفظ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

☆ قیمت مقرر کیا جاتا ہے۔

☆ آپ سرکار کے جن دوسرے کاموں سے واقف ہیں ان کی ایک فہرست تیار کریں۔

☆

☆

☆

اور مال و دولت کی حفاظت کرتی ہے۔ اس طرح کچہری اور عدالت کے ذریعہ لوگوں کے مختلف جھگڑوں کا حل کر کے لوگوں کو امن و چین کے ساتھ زندگی گذارنے کی سہولت مہیا کرتی ہے۔

☆ اڈیشا کے مختلف ضلعوں میں سیلاب اور قحط کے سبب لوگوں کا کافی نقصان ہوتا ہے۔ اس آفت و مصیبت کے وقت سرکار کی جانب سے لوگوں کو مدد دی جاتی ہے، جس کے سبب لوگوں کی ہمت بندھتی ہے اور وہ قدرتی آفات کا جرأت و حوصلے کے ساتھ سامنا کرتے ہیں۔ اگر حکومت نہ ہوتی تو لوگوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کے علاقے میں عوام کر فائدے کے لیے حکومت کیا کیا کام انجام دے رہی ہے اس کی ایک فہرست تیار کیجیے۔

حکومت لوگوں کے فائدے کے لیے قانون بناتی ہے۔ جیسے عوامی جگہوں میں سگریٹ نوشی نہ کرنا، گاڑی چلاتے وقت اپنے پاس لائسنس رکھنا اور ہلمیٹ پہننا وغیرہ۔ جو لوگ اس طرح کے قانون کو نہیں مانتے حکومت ان کو سزا دیتی ہے اور قانون کو ہر طرح سے برقرار رکھتی ہے۔ اگر ملک میں قانون نہ ہو تو فساد اور بدامنی کے سبب ملک میں انتشار پھیل جاتا ہے، جسکی وجہ سے ملک کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

حکومت کی جانب سے اور کون کون سے قانون جاری ہیں اپنے دوستوں سے تبادلہ خیال کر کے معلومات تحریر کیجیے۔

مختلف کاموں کو صحیح طور سے انجام دینے کے لیے حکومت نے پوسٹ آفس، اسکول عدالت اور فرقہ یا جماعت کی ترقی کا محکمہ وغیرہ قائم کیا ہے۔ جن کے ذریعہ سرکاری کام بہتر طریقے سے انجام پاتے ہیں۔ اور ان کاموں سے عام لوگوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ کئی طرح کے کام سرکار کے ذریعہ انجام پاتے ہیں، لہٰذا ملک کے قیام کے سلسلے میں سرکار کی ضرورت اور اس کا کردار کتنا اہم ہے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں سیاسی اور معاشی نقطہ نظر سے حکومت یا سرکار بنتی ہے۔ یہ حکومت کئی قسم کی ہوتی ہے، جیسے پارلیمانی، صدارتی، یک جماعتی یا مرکزی، شاہی، ملکی ادارہ جاتی اور جمہوری وغیرہ۔

پارلیمانی حکومت:

بہت سارے ملکوں میں پارلیمانی طرز کی حکومت قائم ہے جس کے تحت انتظامیہ اور ملکی امور کے ادارے آپسی صلاح و مشورے کے مطابق کام انجام دیتے ہیں۔ علمی امور کے ادارے، انتظامیہ کا خاص جز و ہوتے ہیں، جو اپنے کاموں کے سلسلے میں انتظامیہ کے روبرو جواب دہ ہوتے ہیں۔ انتظامیہ یعنی پارلیمنٹ کے ممبر عوام سے براہ راست منتخب ہوا کرتے ہیں جو عوام کے مختلف کاموں کی انجام دہی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بھارت اور جاپان میں اسی طرز کی حکومت چلتی ہے۔

آپ کے علاقے کے ایم۔ پی (ممبر آف پارلیمنٹ) کون کون سے فائدہ مند کام انجام دے رہے ہیں؟ اپنے دوستوں سے اس موضوع پر بات چیت کیجیے اور کاپی میں اس کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

آپ کے علاقے میں کون کون سے سرکاری ادارے قائم ہیں؟ ان کے نام اور ان کے کام کاپی میں تحریر کیجیے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ پارلیمانی طرز حکومت میں صدر آرائشی طور پر سربراہ ہوتا ہے۔

☆ وزیر اعظم کی سرپرستی میں قائم وزارت ہی دراصل حکومت کی سربراہ ہوتی ہے۔

☆ ہر وزیر اپنے عہدے کی کارروائی کے سلسلے میں ذاتی اور مجموعی طور پر پارلیمنٹ کے روبرو جواب دہ اور ذمہ دار ہوتا ہے

صدارتی حکومت:

اس طرح کی حکومت میں صدر، ملک اور سرکار کا سربراہ ہوتا ہے۔ ان کے نام پر حکومت چلا کرتی ہے۔ صدر، انتظامیہ کا حاکم و سربراہ ہوتا ہے، جو لوگوں کے ذریعہ براہ راست منتخب ہوتا ہے۔ صدر مختلف وزیروں اور عہدیداروں کو متعین کر کے ان ہی کے ذریعے حکومت کا کام انجام دیتا ہے۔

ملک کی حکومت کے تمام اہم عہدوں کی طاقتیں صدر کے پاس ہوا کرتی ہیں۔ اس طرح کی حکومت میں پارلیمنٹ اور انتظامی امور کے محکمے الگ الگ طور سے اپنے کاموں کو سرانجام دیتے ہیں۔ صدر اور ان کے ذریعہ منتخب عہدیدار پارلیمنٹ کے روبرو جواب دہ نہیں ہوتے۔ امریکہ، فرانس، شری لنکا اور برازیل وغیرہ ملکوں میں
اس طرح کی صدارتی حکومت چل رہی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ صدارتی حکومت میں صدر پارلیمنٹ کا ممبر نہیں ہوتا۔

☆ صدر کے ذریعہ منتخب عہدیدار اپنے کارکنان کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔

☆ ایسی حکومت میں پارلیمنٹ صدر اور اس کے عہدیداروں کو برخواست نہیں کر سکتی۔

صدر کے پاس ملک کی تمام قوتیں ہوں تو اس میں فائدہ اور نقصان کیا ہے؟ دوسرے سے تبادلہ خیال کر کے اپنی رائے تحریر کیجیے۔

یک جماعتی مرکزی حکومت:

جس ملک میں ساری طاقتیں ایک ہی سرکار یا مرکزی سرکار کے پاس رہے اس طرح کی حکومت کو یک جماعتی مرکزی حکومت کہتے ہیں۔ایسی حکومت کے کاموں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ مند بنانے کے لیے ملک کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، اور ہر حصے یا علاقے میں علاقائی حکومت بنانے کا انتظام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت ان علاقائی حکومتوں کو کچھ طاقت واختیار دیتی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ اٹلی، بیلجیم، جاپان اور ایران وغیرہ ملکوں میں یک جماعتی یا مرکزی حکومت قائم ہیں۔اس طرح کی حکومت اور کہاں قائم ہے؟

☆

☆

☆

علاقائی حکومت، مرکزی سرکار کے حکم کے مطابق حکومت کے کام انجام دیتی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ اور فرانس وغیرہ ملکوں میں اس طرح کی حکومت قائم ہے۔

ملکی ادارہ جاتی سرکار:

اس طرح کے نظام حکومت میں دوطرح کی سرکار ہوتی ہے۔ملکی سطح پر مرکزی سرکار اور صوبائی سطح پر صوبائی سرکار قائم کی جاتی ہے۔ مرکزی اور صوبائی سرکار میں اپنے ملک کے دستور کے مطابق آزادانہ طور طر پر حکومت کے کام انجام دیتی ہیں۔ ساتھ ہی انتظامی حکومت کے کام اور قانونی طاقتوں کو بروئے کار لا کر مختلف کاموں کو انجام دیتی ہیں۔ بھارت اور روس میں اس طرح کی سرکاریں قائم ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ ملکی قانون کے مطابق ادارہ جاتی یا متحدہ محاذ سرکار بناتی ہے۔

☆ مرکزی اور صوبائی حکومت کے درمیان محکمے اور قانون کی تقسیم میں ایک مخصوص طریقہ کار اپنایا جاتا ہے۔

شاہی حکومت:

شاہی حکومت سب سے قدیم اور پرانی طرز کی حکومت ہے۔ایسی حکومت میں خاندانی وارثوں یعنی بادشاہ کے پہلے فرزند کو بادشاہ بنایا جاتا ہے۔ بادشاہ کے پاس حکومت ساری طاقتیں ہوتی ہیں۔لیکن ملک کے تمام قانون کو بادشاہ یا راجہ تسلیم نہیں کرتے۔شاہی طرز کی حکومت میں بادشاہ کے فرمان وحکم کو ماننا ضروری ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ بادشاہ یا راجہ خود قانون بنا کر ملک میں جاری کرتے ہیں۔ جو ان کے قانون کو نہیں مانتے انہیں سزادی جاتی ہے۔جمہوری طرز حکومت کی طرح راجا عوام کے سامنے اپنے مختلف کاموں کے لیے جواب دہ نہیں ہے۔ پہلے زمانے میں فرانس اور ترکی میں اس طرح کی حکومت قائم تھی۔

اگر آپ راجہ بنیں گے تو عوام کے لیے کیا کام کریں گے؟ اس کی فہرست بنائیے۔

جمہوری حکومت:

آج کل کے جدید دور میں جمہوری طرز کی حکومت کافی مقبول ہے۔ یہ حکومت اصل میں لوگوں کی اپنی حکومت ہوتی ہے۔ اس میں ملک کا ہر بالغ شہری کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کو اپنی پسند کے مطابق ووٹ دے کر منتخب کرتا ہے۔ اس طرح جس سیاسی جماعت کے زیادہ نمائندے ووٹ کے ذریعہ کامیاب ہوتے ہیں وہی جماعت سرکار بناتی ہے۔ ووٹ میں فتح حاصل کرنے والے نمائندے یا لیڈر اپنے تمام کاموں کے سلسلے میں عوام کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔ اس وقت بھارت، پاکستان وغیرہ ملکوں میں جمہوری طرز کی حکومت قائم ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

☆ جمہوریت (ڈیموکریسی) یہ لفظ دو یونانی الفاظ ڈیموس اور کرائس سے بنا ہے۔

☆ جمہوریت لوگوں کی اپنی حکومت ہے۔

☆ جمہوری حکومت میں ساری طاقتیں اور اختیار لوگوں کے پاس ہوتا ہے۔

☆ اگر سرکار ٹھیک طرح سے حکومت کا کام انجام نہیں دے پاتی تو لوگ آئندہ چل کر حکومت تبدیل کر دیتے ہیں۔

☆ جمہوری حکومت میں ذات، مذہب اور فرقے سے بالاتر کر سبھوں کو یکساں حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

اگر آپ کو ووٹ دے کر منتخب کیا گیا تو آپ عوام کے لیے کیا کام کریں گے؟

مختلف ملک میں مختلف طرز حکومت ہونے کے باوجود ہر ایک طرز حکومت میں کچھ نہ کچھ خوبیاں اور خامیاں موجود ہیں۔ اس کے باوجود روایت اور لوگوں کی ضروریات کو بنیاد بنا کر مختلف ملکوں کے حکمرانوں کا طریقہ حکومت الگ الگ ہوتا ہے۔

ہم نے کیا سیکھا:

☆ سرکار یا حکومت، ملک کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔

☆ ملک میں نظام حکومت قائم کرنے کے لیے سرکار بنائی جاتی ہے۔

☆ سرکار کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام انجام پاتے ہیں۔

- ☆ مختلف منصوبے بنا کر انہیں عملی شکل دینا۔
- ☆ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے طرح طرح کے کام انجام دینا۔
- ☆ قدرتی آفات کے وقت ملک کے عوام کی جان و مال کی حفاظت کے سلسلے میں قدم اٹھانا۔

☆ طرح طرح کے قانون اور اسکیم کو عملی جامہ پہنانا۔

☆ دوسرے ملکوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور تعلق پیدا کر کے ملک کو ترقی دلانا۔

☆ مختلف سرکاری ادارے مثلاً اسپتال، اسکول، کلکٹریٹ، سکریٹریٹ اور ہائی کورٹ وغیرہ قائم کر کے لوگوں کو مختلف عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں فائدے پہنچانا۔

دنیا کے مختلف ملکوں میں جس طرح کی حکومتیں قائم ہیں۔ نیچے میں ان کی تفصیلات دی جا رہی ہیں۔

☆ پارلیمانی حکومت ـ بھارت، جاپان

☆ صدراتی حکومت ـ ریاست ہائے متحدہ، فرانس

☆ یک جماعتی یا مرکزی حکومت ـ متحدہ صوبے، فرانس

☆ ملکی ادارہ جاتی حکومت ـ بھارت، روس

☆ شاہی حکومت ـ برونئی

☆ جمہوری حکومت ـ بھارت، پاکستان

مشق

1۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

(i) سرکار کس لیے بنائی جاتی ہے؟

(ii) سرکار کے ذریعہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے جو کام انجام دیے جاتے ہیں، ان میں سے چند کی مثالیں دیجیے۔

(iii) پارلیمانی حکومت کا اصل اور مرکزی مقصد کیا ہوتا ہے؟

(iv) صدراتی حکومت اور یک جماعتی یا مرکزی حکومت کے درمیان جو فرق یا یکسانیت پائی جاتی ہے ان کا آپس میں موازنہ کیجیے۔

(v) جمہوری حکومت کیسی ہے؟ اور یہ لوگوں کے کیا کام انجام دیتی ہے؟ لکھیے۔

(vi) ملکی ادارہ جاتی حکومت اور شاہی حکومت میں سے آپ کو کون سی حکومت زیادہ پسند ہے اور کیوں؟ لکھیے۔

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب ایک یا دو جملے میں تحریر کیجیے۔

(i) ملک کی ترقی کے لیے مختلف قسم کے قوانین کون بناتا ہے؟

(ii) یک جماعتی حکومت میں سارے اختیار کس کے پاس ہوتے ہیں؟

(iii) صدراتی حکومت میں انتظامیہ کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

(iv) جمہوری سرکار میں دو طرح کی سرکاروں کا نام لکھیے۔

(v) جمہوری حکومت میں حکومت کا کام کس کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے؟

3۔ خط کشیدہ لفظ یا الفاظ کو بدل کر غلط جملے کو صحیح کیجیے۔

(i) خاندان ایک سرکاری ادارہ ہے۔

(ii) پارلیمانی حکومت میں عاملہ عدالت کا حصہ ہوتا ہے۔

(iii) صدراتی حکومت میں اعلیٰ عہدیداروں کا تقرر انتظامیہ کرتی ہے۔

(iv) جمہوریہ متحدہ میں صدراتی حکومت قائم ہے۔

(v) یک جماعتی یا مرکزی سرکار میں سارے اختیارات مقامی سرکار پر منحصر ہوتی ہیں۔

(vi) ملکی ادارہ جاتی سرکار میں تین طرح کی سرکاریں ہوتی ہیں۔

(vii) ہندوستان میں ووٹ دینے کے لیے ایک شخص کو کم از کم بیس سال کا ہونا چاہیے۔

4۔ ہر سوال کے لیے نیچے دیے گیے چار جوابات میں سے صحیح جواب چن کر لکھیے۔

(i) ملک میں حکومت قائم کرنے کے لیے کیا بنائی جاتی ہے؟

خاندان	سماج
ادارہ	سرکار

(ii) موجودہ دور میں کون سی حکومت مقبول ہے؟

جمہوری	یک جماعتی
ملوکیت یا شاہی	صدارتی

(iii) صدراتی حکومت میں ملک کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

عملہ	انتظامیہ
صدر	سکریٹری

(iv) سب سے قدیم نظام حکومت کون سا ہے؟

جمہوری	شاہی
عوامی	عام نظام حکومت

5۔ صحیح جملے پر صحیح کا نشان ( ) اور غلط جملے پر غلط کا نشان (x) لگائیے۔

(i) اگر سرکار نہ ہوتو قانون اور امن وامان قائم نہیں رہ سکتا۔

(ii) پارلیمانی حکومت میں عملہ صدر کے روبرو جواب دہ ہوتا ہے۔

(iii) سری لنکا میں یک جماعتی حکومت ہے۔

(iv) صدراتی حکومت میں صدر بالواسطہ منتخب ہوتا ہے۔

(v) جمہوری حکومت، لوگوں کی حکومت ہوتی ہے۔

آپ کے لیے کام

آپ کے گرام پنچائت / میونسپلٹی میں سرکار کے جتنے کام انجام دیے گئے ہیں ان کے اخراجات کی ایک فہرست تیار کیجیے۔

آپ کے علاقے میں موجود کسی سرکاری ادارے کا جائزہ لیجیے اور وہاں جو کام انجام دیے جاتے ہیں ان کی تفصیلات لکھیے۔